



1) 0960



اب نواب مفتی الملک بہادر اہم قتلہ

شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل

مع ضمیمہ بنی شل بہ عدیل موسوم بہ

۱۲۱۱

ہدایت السبیل

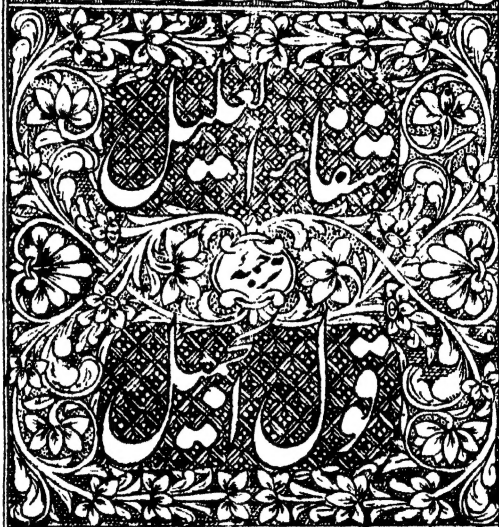
کہ دران جوابات اعتراضات کہ تشریفین ظاہر یہ برین کتاب نمونہ  
واقع زیر ادایت کہ منکرین نامیہ از ابوبی ابون لب کہ شودانہ

در مطبع نظامی کا بنو مطبع گریو





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا وَكُنَّا لَهُ كَاثِرِينَ

فهرست فوائد فصول شفا علی بن حرب قول بحلیل که شتمن یازده فصل است				
صفحه	فوائد فصول	صفحه	فوائد فصول	صفحه
۷	فصل اول	۳۰	مراقبه حضور حق تعالی	۴۹
۸	استدلال بحجت	۷	طریق بحجت	۷
۱۱	فوائد فصل دوم	۷	مراقبه تسکینیه	۵۱
۷	سنیت بحجت	۳۰	مراقبه نمنا	۵۲۰
۱۲	حکمت بحجت	۲۹	کشف قانع آینه	۷
۱۳	شرائط مرشد	۳۰	طریقه کشف ارواح	۵۵
۱۸	شرائط مرید	۷	برای حصول امور مشکله	۵۶
۷	اقسام بحجت صوفیه	۷	برای انشراح خاطر و رفع بلایا	۵۷
۱۹	حکم تکرار بحجت	۳۱	برای شفای مرض و غیره	۵۸
۲۳	فوائد فصل سوم	۷	فوائد فصل پنجم	۷
۷	طریقه تربیت تعلیم مرید	۳۲	ذکر حبلی و خنی	۵۹
۲۵	تفصیل گناه کبیره	۳۴	پاس انفاس	۶۰
۲۹	تفصیل شعب ایمانیه	۳۵	ربط قلب بشیخ	۷
۳۱	فوائد فصل چهارم	۳۶	مراقبه حیثیه	۶۱
۷	اشغال قادریه	۷	شرائط طه نشینی	۷
۳۳	طریقه ذکر نفی اثبات	۳۷	کشف قیور استغاثه	۷
۳۴	دوره تداریه	۳۸	صلوة معکوس	۷
۳۵	ذکر پاس انفاس	۷	صلوة کرن فیکون	۶۲
۳۶	طریقه مراقبه	۳۹	فوائد فصل ششم	۶۳
			طریقه تاثیر طالب	



[illegible]

کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جلتے ہیں تو  
 پوچھتا ہوں کہ وہ بے در و کار احوال نگاہ ہست جانا کر  
 اونٹنے کیلئے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں  
 کہ ساتھ تالی اور بڑائی کے یاد کرتے ہیں بجا اور تعریف کرتے ہیں تیری باری سبحان  
 اللہ اکبر اللہ مستکتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں تیری یعنی لاجعل پرستے ہیں پس فرمانا کہ  
 اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہو اور مھوئے نے بجا عرض کرتے ہیں فرشتے کہ نسیم ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَمْدُ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ  
وَالْآخِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَوَحْيِهِ وَأُولِيَاءِ أَمَّتِهِ أَجْمَعِينَ

فہم عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ حرم علی عفا عنہ خدمات اہل دین میں  
 پایا ہے کہ بعض خلص اجاب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب قول الجلیل فی  
 التوسیل تصنیف عالم ربانی وفاضل حنفی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ  
 علیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کر کے تازہ ماہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہو رہی

۱۔ بیعت حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے

مترجم سبب کو برہمائی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذکر میں اس

وہے طریقت کے اشتغال میں ہر لیاقت نہیں رکھتا لیکن بھجواے اس حدیث  
بجوابوہرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل فکر کو تلاش  
رتے ہیں بھر جب ذکر میں کو بیٹے پہنچی اوکھو اپنے ربوں سے اول آسمان تک چھالیں

ہاں میں کہتا ہوں  
میں نے یہ سب کچھ  
کہا ہے اور اب  
میں نے یہ سب کچھ



نیز میری رسم سے مجبور ہوا اور ترجمہ اور تصانیف میں اس کے نام کی کتاب کی بابت فائدہ مند کیا کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّلْفَيْضَانِ الْأَنْوَارِ مَهَيَّةً  
بَلَدِيَّةً لِّلْعَارِفِينَ وَلَا تَشْرِبُ سَبَقُ تَرْفِيفِ سِدِّ جَنَّةِ بَنِي آدَمَ كَيْدُ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
مُسْتَعِدَّ بِنَايَاوَرِ تَقْوِيصِ مَعَارِفِ دَارِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ لَانِ تَهْمَرِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
الْأَخْيَارِ أَدَايَيْنِ وَهَلَاكِيْنِ إِلَى طُرُقِ الْكَيْسِ هَيَا بِالنَّطَاعَاتِ الْأَذْكَارِ وَهَيَا بِالنَّيَامِيَا كَزَيْدِ  
أَخْيَارِ كَوْدَاعِي وَأَوْدَادِي بِنَاكِ كَرَمَاعِ وَأَوْدَادِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ لَانِ تَهْمَرِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ وَارَةً يَتَّقُونَ مِّنْ بَعْلِهِمْ وَرُسُلَهُمْ مِّنْ الْعِلْمَاءِ الرَّاسِخِينَ فِي الْأَشْيَارِ  
يَهْرَقُ تَعَالَى فِي الْأَنْبِيَاءِ كَيْدِ وَارْتِ تَهْمَرِ لَانِ تَهْمَرِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
وَرَبِّهِمْ قَرْنِ قَامُ رَكْبِيْنِ لَا تَرَكَالْ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَائِمِينَ عَلَى الشَّيْءِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنَ خَدَّاهُمْ  
مِّنْ الْأَشْيَارِ وَلَا رَحْمَتُهُ تَقِيْمَتِ وَأَمِيرِ سَبَقُ تَرْفِيفِ سِدِّ جَنَّةِ بَنِي آدَمَ كَيْدُ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
جَوْشَرِ كَيْدِ مَعَارِفِ دَارِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ لَانِ تَهْمَرِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
إِلَى قُرْبِ الْجَبَّارِ وَأَوْحَى تَعَالَى فِي الْأَنْبِيَاءِ كَوْدَاعِي وَأَوْدَادِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
تَارِكِيُونِ مِيْنِ لُوكِ رَاهِ بَاتِي فِي خَدَّ كَيْدِ وَارْتِ تَهْمَرِ لَانِ تَهْمَرِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
شَهِيدِ فَقَدْ رَسَدَ وَلَكِ الْعِلْمُ الْيَقِيْنُ وَالْجَنَاتُ وَالْأَنْهَارُ سُبْحَانَكَ يَا بَارِيَاوَرِ وَتَهْمَرِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُصْطَفَيْنِ  
سَادِ هَيَا بِالنَّطَاعَاتِ الْأَذْكَارِ وَهَيَا بِالنَّيَامِيَا كَزَيْدِ وَأَخْيَارِ كَوْدَاعِي وَأَوْدَادِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
وَأَوْحَى تَعَالَى فِي الْأَنْبِيَاءِ كَوْدَاعِي وَأَوْدَادِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
رُوكِ دَانِي وَأَوْحَى تَعَالَى فِي الْأَنْبِيَاءِ كَوْدَاعِي وَأَوْدَادِ سِرِّ كَيْدِ وَاسْطِ فَيْضَانِ وَلَا تَرْفِيفِ  
مَدَّكَ رَنِيْنِ مُحَمَّدٌ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ وَكَسْبَتِيْنِ  
أَعْمَلْنَا مَن يَهْدِي اللَّهُ فَلَامُضِلٌ لَمْ يَضِلْ فَلَا هَادِي لَهُ وَشَهِدْنَا أ  
أَلَا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَشَهِدْنَا أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ





اَتَمَّيْنَا بِعُنَا اللّٰهِ بِدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَاَتَمَّيْنَاكَ عَلَى نَفْسِهِ  
 وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْنَا اللّٰهُ فَسَيُثَوِّبُهُ اَجْرًا عَظِيْمًا عن تعالیٰ نے فرمایا مقرر ہو لوگ  
 بیعت کرتے ہیں تجھے اور محمد وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اس کا پاتھ اور نیکے ہاتھوں پر ہر سو جو نیک  
 کرتا ہو تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہو اور جس نے پورا کیا اس کو جو یہ اللہ سے عہد کیا تھا غفور  
 ہو سکو اور عظیم غایت کرے گا وَاسْتَفَاضَ عَنْ عَزَّ وَجَلَّ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّ  
 النَّاسَ كَانُوْا یُعَیْقُوْنَ نَارَ عَلَیْہِ فَوَالْجَحْدِ وَنَارَ عَلَیْہِ اَقَامَ اَدْوَارًا اَمْثَلًا  
 وَنَارَ عَلَیْہِ النَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرِکَةِ الْكُفَّارِ وَنَارَ عَلَیْہِ التَّمْسَادِ بِالْاَسْنَدِ الْاَحْمَدِ  
 سِتْرَ الْاَلْبَدِ عَرَاوِجْہِمْ عَلَی الطَّاعَاتِ كَمَا اَحْمَدُ اَنْكَرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِالْاَسْنَدِ  
 مِنْ اَكْثَرِ اَنْصَارِہٖ عَلَی اَنْ لَا یُخْشَیْ اَوْ اَحَادِیْثَ مَشْهُورَیْنِ یَنْقُولُ ہوا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی  
 صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت الرضوان لو کبھی سنت نبوی  
 تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے طریق اور شائق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہو  
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی انصاریوں کی عورتوں سے نو خدا کی پرورداری ان  
 مَا جَعَلَ اَنَّهُ بَايَعَ نَاسًا مِنْ اَعْرَابِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلَی اَنْ لَا یَسْأَلُوْا النَّاسَ شَيْئًا كَمَا كَانَ  
 اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ سَوْطًا فِیْ نَزْلِ عَنْ فَرَسٍ فَاِذَا خَلَا وَلَا یَسْأَلُ اَحَدًا وَاِنْ اَبَانَ جَانِبَ رَءِیْسِ  
 کہ آنحضرت نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں ہوا ان میں سے  
 کسی شخص کی یہ حال تھا کہ اس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھایا تھا اور کسی  
 کوڑا اٹھادینے کا بھی سوال نہ کیا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِیْہِ وَلَا شُبْہَہٗ اَنَّہٗ اِذَا اَنْتَبَی عَنْ  
 رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَعَلَ عَلَی سَبِیْلِ الْعِبَادَةِ وَلَا اِلَہَ اِلَّا ہُوَ یُنَکِّتُ  
 فَاِنَّہٗ لَا یَنْزِلُ لِحَسَنٍ كَوْفِہٖ سُنَّةٌ فِی الدِّیْنِ اَوْ جَمِیْنٍ كَیْفَہٗ شَكَّ وَشُبْہَہٗ نِیْمَہٗ ہ یہ ہے کہ جب  
 ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور استہام کہ نہ میں عادت تو وہ فعل

سنت دینی سے کہ تو نہیں ف اور چونکہ بیعت لینا سورہ کورہ کا بطریق عبادت کمال اہتمام تھا اور  
 بیعت مسنون ہوئی اسباب کچھ شکا و شبہ نہیں بقی اُنہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ انت  
 خلیفۃ اللہ فی الارضہ و عالمائنا اُنزلہ اللہ تعالیٰ من القرآن والحکمۃ علیہما  
 للکتاب والسنة وقریکما الامۃ فما فعلہ علی ہذا الخ لا فترہ کان سنة للامۃ  
 وما فعلہ علی اجمۃ کونہ معلما للکتاب والحکمۃ وقریکما الامۃ کان سنة  
 للعلماء والراشخین باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں  
 اور عالم تھے اس کے جوابہ تعالیٰ نے اوپر قرآن اور حکمت کو اتارا اور علم اس تھے قرآن اور حدیث کے  
 اور امت کے پال کر لئے والے تھے جو فعل کہ حضرت نے برابر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت  
 ہو گیا اور جو فعل کہ کجبت بعد کتاب و حکمت کے اور ترک کیا اس کے کیا وہ علمائے راخیر کے واسطے  
 ہوا ف علماء راخیر سے وہ مازین جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فلنخبت من البیعة  
 من آتی قسم ہی فظن قوم انہما مضمون ثانی علی قبول الخ لا فترہ وان الذی فی بعض  
 الصوفیۃ من مبايعۃ المتصوفین للنسب شیء وھذا اظن فایسذا لیساذک وناور  
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یباع ثارہ علی اقامۃ اذکان الاسلام وناور  
 علی المساک بالسنۃ وھذا اصحیح البخاری شاہدا علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اشترط علی جبریر عند مبايعتہ فقال والنعم لکل مسلم وانہ بایعہ فوما قرأ فی بعض  
 فاشترط ان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لایم ویقوا لوبا حتی حیث كانوا فکان احدہم  
 یجاءہ امرءا واما لولک بالاردی والاککار وانہ صلی اللہ علیہ وسلم بایعہ فسنوہ من  
 الا نصار واشترط الاجنباب عن التوحۃ الی غیر ذلک وکل ذلک من باب  
 التذکیۃ والا کر بالمعروف والنہی عن المنکر تو ہمکو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ  
 کون قسم میں سے ہو سونے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ بیعت منحصر ہو قبول خلافت و سلطنت پر  
 وہ جو صوفیوں کی عادت ہو یا ہر اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرط کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے

[illegible]









حضور اقدس ﷺ کو اس وقت میں غیظ پایا کہ پیری مری میں علم کا ہونا بوجہ ضرورت نہیں بلکہ علم و توحید کو  
 مفسر اور واسطے کہ شریعت پہ اور ہی اور طریقت کچھ اور حال ان کے صوفیان قدیم کے کتب و لغزعات نام  
 مثل توحید القلوب و عوارف اور احیاء العلوم و کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین  
 تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ صاف صعب ہو کہ علم شریعت شرط طریقت و تصوف کی بھی  
 جہات کی شامت ہو کہ جن مشہور و فکانام مع شامہ مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام  
 بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں قَدْ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ لَا يَحْتَكَمُ عَلَى النَّاسِ  
 إِلَّا مَنْ كَتَبَ الْحَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَرَفَعَ بِرْ شَيْخٍ لَمْ يَشْخَعْ لِقَوْلِ بَيْهَقٍ وَظَكَرَ لَوْ كُنْ  
 شخص جسے کتابت حدیث کی جو معنی روایت کی ہوا ساتھ اور جسے قرآن کو پڑھا ہوا اللع  
 لَا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ مَحْبُوبٌ الْعُلَمَاءُ لَا يَقْبَلُوهٗ دَقْرًا اَلْحَقُّ لَا وَتَأْدَبُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ  
 مَسْجِدًا عَنِ الْحَاكِلِ وَآخِرُ امْرِؤًا فَاعْبُدْ كِتَابَ اللَّهِ وَسُئِلَ سُلَيْمَانُ عَنْ تَرْكِ تَكْوِيْنِ  
 حِلْيَاتِ وَاللَّهِ اَعْلَمُ كَيْفَ نَسِينُ بِنْتِ بَارِ خَدَا يَكْرِهُ كَرِهَ اِيْسَامُ دُہو جسے متقی علما کی بہت تائید تھی  
 کی ہوا اور جسے آپ کیا ہوا اور حلال اور حرام کا شخص جو اور کثیر الوقت ہو کتابت اسلام و سنت سوال  
 نزدیک ہی قرآن اور حدیث سکڑ جائے گا ہوا اور اپنے افعال و اقوال اور حالات کو کتابت و سنت کے  
 موافق کر لینا ہو تو امید ہے کہ اس قدر معلومات بھی ہاں ہو گئی کہ اسے در صورت عدم علم و عدم علم  
 وَالشُّرْطُ الثَّلَاثُ الْعَدَالَةُ وَالْقَوَايِ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُحْتَسِبًا عَنِ الْكِبَارِ عَزَّ وَجَلَّ  
 عَلَيَّ الصَّغَارِ اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو وجہ ہے کہ بزرگنا ہون  
 یہ بزرگ نہ کہتا ہو اور صغیر و گناہوں پر اڑ نہ جاتا ہو مولانا عبدالحق رحمہ اللہ حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ  
 مرشد کا حق و شرط ہو کہ بیت شریع ہو ہی ہو واسطے صفایا باطن کے اور نہان مجموعہ  
 اپنے بنی نوع کے اقتدا سے افعال اور صفایا باطن میں حفظ قون و دن کل کے کفایت نہیں کر سکتا  
 مرشد کہ اعمال خیر سے نصف نہ ہو حفظ ربانی تقریر دن پر کفایت کرتا ہو وہ شخص علت بیعت کا جزم نہ  
 وَالشُّرْطُ الثَّلَاثُ أَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا لِلَّهِ ذَاكَرًا غَيْرًا فَالْخَيْرُ مَوْظِعًا عَلَى الصَّالِحَاتِ

[illegible]

بہ نسبت سے بڑی اور بڑی بہ نسبت سے بڑی



السُّوْلَةُ وَلَا ذَكَارَ الْمَأْتُوْرَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِي حِكْمَةِ الْحَادِثِثِ مُوَظَّفًا عَلَى تَعْلُقِ  
 الْقَلْبِ بِاللَّهِ لِحُكْمِهِ وَكَانَ يَأْذُرُ أَشْثَ لَهُ مَلَكَةٌ رَاسُخَةٌ أَوْ تَمِيسِي شَرْطِ بَعِثِ لَيْسَ وَابِ  
 یہ ہرگز دنیا کا ناکر ہو اور آخرت کا راغب نہ ہو طاعت ہو طاعت ہو کہ وہ اور ان کا نزول کہ کا جو صحیح حدیث ہو  
 مذکور ہیں ان تعلق دل کا اسد پاک سے رکھتا ہو اور یاد دہشت کی مشق کامل و سکو حاصل نہ کر سکتا ہو  
 یاد دہشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ أَنْ يَكُونُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَافِعًا لِلْعَمَلِ  
 مُسْتَدْلًا بِإِسْرَافِهِ لَا مَعْنَى لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ وَلَا فَرْذٌ أَوْ رُوَّةٌ وَتَعْقِلُ تَأْمُرُ لِيَعْتَمِدَ  
 عَلَيْهِ فِي كُلِّ مَا يُؤْمَرُ بِهِ وَيَنْهَى عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَمَّنْ يَخْضَعُونَ مِنَ الشُّهَدَاءِ  
 فَمَا ظَنُّكَ لِمَا جِئَ بِالسَّيِّئَةِ أَوْ بِجَوْهَرِ شَرْطِ يہ کہہ بیٹھ لیٹنے والا امر کرنا ہو مشرع کا  
 اور خلاف شرع سے روکنا ہو عقل چو اپنی اسے پر کہہ مروہر جائی ہر مخالی ہو کہ نہ اسے ہو اور  
 نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تاکہ اوپر اعتماد کیا جاوے اس کے بتائے اور روکے  
 فعلی حق تعالیٰ سے فرمایا کہ گواہی اذنی قبول ہر جن کو ابھوں کو تم پسند کرو کیا یہ امکان ہو  
 صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جیسا ہوں میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے مرشد میں بطریق  
 اولی عدالت اور تقویٰ شرط ہو گا ف مولانا نے فرمایا کہ یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور نهي عن الرئی غیر  
 ہونا قبول شہادت کی شرط ہو تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہیے کہ صاحب جہت  
 بھی شرط ہو بلکہ جہل سلال آیت قرآنی کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا  
 اور اختیار پر موقوف کیا ہو جو کہ رضا منحصر ہے لہذا اس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اعتبار  
 عمر الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کہ تعیین اس کی علامات ظاہرہ  
 مذکور سے ہوئی تو امور مذکورہ کا شرط ہونا مرشد میں بطریق اولی ہو گا وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ  
 أَنْ يَكُونَ صَحْبَ الْمَشَافِقِ وَنَادِبَ يَهْدِيهِمْ طَوْلًا وَأَخَذَ مِنْهُمْ النُّوْرَ الْبَاطِنَ  
 وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا لِأَنَّ سُنَّةَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ لَا يُطْعَمُ إِلَّا إِذَا دَأَى الْخَلِيفَ كَمَا  
 أَنَّ الرَّجُلَ لَا يُطْعَمُ إِلَّا بِسُنَّةِ الْعُلَمَاءِ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ غَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ أَوْ

سنن ترمذی

سنن ترمذی

(توضیح)

یا پانچویں شرط یہ ہے کہ بعیت لینے والا مرشد و ن کامل کی صحبت میں ہا ہو اور افسے اسکیجا ہونا یا نہ کرنا ایک اور اوستے باطن کا نوز اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یعنی صحبت کا طیس اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت آئی یوں جاری ہوئی ہو کہ مراد نہیں ہستی جب تک مراد پائے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم حاصل ہو گیا تاکہ علم کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور بیٹے یعنی جیسے آہنگری تون صحبت آہنگریا بخاری مدونیت سنجار کے نہیں آتی **ف** مولانا نے ارشاد کیا کہ جریان سنت اسد کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہو کہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدا ہوتے ہیں اور کسی نہایت کمتر ہیں چنانچہ یہ حیوانات میں پیدا ہوتے ہیں کمال ہوا اور انسان کو بدون کسی نہیں آتا **و** لا یستطیع فی ذلک ظہور الکرامات والکرامات فی اللہ لا یستطیع الا بالکتاب لان اول شکرہ الحامدات لا یستطیع الیکمال والکمال فی الخلق للشیع ولا یقتربہ افعالہ المفلو یون فی احوالہم لکن اما ثنوا لافنا عہ بالاقلیل والاکثر من الشہات او شرط من میں یعنی بعیت لینے میں ظہور کرامات و نوزات عادات کی اور نہ ترک یہ مشورہ کی اسواسطے کہ ظہور کرامات و خوارق عادات شمرہ ہر مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیش کا مخالف شرع کے ہو اور دھوکا کھانا ہو اس جو درشر مغلوب الاحوال کو میں یعنی جو صاحب حال اسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور ان کے فعل کو میں نہ کرنا ترک کسب پر بقول تو ہی ہو کہ تمہارے پر قناعت کرنا اور شہادت پر میر کرنا یعنی مال شہتہ اور پیشہ کردہ اور مشتبہ سے بچنا ضروری ہوا لانے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ہے پس اختیار کرے یعنی عبادات شاقہ کا اپنا اور لایم کرنا چنانچہ صوم و ہر تمامات کا کھانا اور گشتہ گیری نہایت کرنا اور طعام لذیہ کا کھانا اور بیکل یا بہار و ن پر رہنا چنانچہ ہمار وقت کے علوم اسکو شرط کمال کی جانتے ہیں اسواسطے کہ یہ اسوۂ شدہ و فی الدین اور شدہ مد علی نفس من اجل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ کر پڑ واپنی جانوں کو تو اسد کو سخت کرے گا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام میں جاری نہیں **و** اما المستلکۃ الذابۃ کا علم لانا نہ چاہیے **م** کی کو

الْمُسَابِقُ بِالْيَتَاعِ وَلَا رَغْبًا وَقَدْ جَاءَنِي الْحَدِيثُ أَنَّكَ عَرَضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا لِيَتَابِعَهُ فَتَمَسَّحَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَا لَكَ بِالْكَرَةِ وَلَمْ يَتَابِعْهُ وَأُرْسِلَ جَوَابُ بَنِي  
 جَانِ كَمَا جَبَّ بِكَ بَيْعَتُكَ كَرْنَهُ وَالْأَجَانُ بِشَارِ غَيْبَتِ وَالْأَجَانُ وَرَقَرُ حَدِيثِ بَيْنَ أَيْمَانِ نَبِيِّ صَلَّي اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَامَةً أَيْكُ الْإِكْرَامِ كَمَا كَرَبَ سَمَ بَيْعَتِ كَرْنَهُ وَحَضَرَتْ أَوْ سَمَ سَمَ بِهَا تَهْمُ الْوَرَاكَةِ سَمَ  
 بَرَكَتِ كِي دَعَا كِي وَبَيْعَتِ نَدَى فَمَوْلَانَا نَفَرْنَا بَالِغَ أَوْرَعًا لَمْ يَنْبَغِ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ  
 نَابَلِغَ أَوْرَعًا مَجْنُونِ خُودَا يَمَانِ كَا كَلَفَ نَعِينَ تَوْفَقُوِي أَوْرَجَهْتُمْ فِي الطَّاعَاتِ كَا أَوْ سَمَ سَمَ سَمَ كِي كِي  
 هُوَ وَمِنْ التَّسَابُحِ مَنْ يَجْعَلُ بَيْعَةَ الصَّغَارِ بَيْنَ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا  
 لَوْ كَانِ كِي بَيْعَتِ كُو جَانِ رَكْعَتِهِ مِينَ بَابِ رَكْعَتِ أَوْرَنِيكَ نَابِ كِي وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا  
 تَجْوِزُ بِرَبِّكَ سَمَ كِي حَدِيثِ كِي  
 سَامَتِ يَأْهُرُ بِرَبِّكَ سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي  
 بَيْعَتِ كِي وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا  
 وَجُوْهُ أَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْعَصَايِ وَالثَّانِي بَيْعَةُ التَّوْبَةِ فِي سِلَاسَةِ الصَّغَارِ  
 بِمَنْزِلَةِ سِلَاسَةِ إِسْنَادِ الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّلَاثُ بَيْعَةُ تَاكَلِ الْعَرِضَةِ  
 عَلَى الْحَجَرِ كَمَا مَرَّ اللَّهُ وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا  
 الْإِصْلَ أَوْ رِسَالِ يَأْخُذِينَ كَا جَوَابُ بَنِي جَانِ كَمَا جَبَّ بِكَ بَيْعَتُكَ كَرْنَهُ وَحَضَرَتْ أَوْ سَمَ سَمَ سَمَ  
 طَرِيقِ يَأْخُذِينَ بِطَرِيقَةِ بَيْعَتِ تَوْبَةٍ بِرَبِّكَ سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي  
 صَاحِبِينَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ سَمَ  
 بَيْعَتِ تَاكَلِ عَرِضَتِ بِرَبِّكَ سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي سَمَ كِي  
 وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا وَتَهْمُ كَا  
 فِيهِمْ مَا تَكْرَمُ الْكِبَارُ وَعَدَمُ الْخَصَرَارِ عَلَى الصَّغَارِ وَالْمَسْكَ بِالطَّاعَاتِ  
 الْمَذْكُورَةِ مِنَ التَّوَابِعَاتِ الْكِبَارِ وَالْمَسْكَ بِالْخَصَرَارِ فِي مَا ذَكَرْنَا أَوْرَعًا

جواب سوال نمبر ۱۸

جواب سوال نمبر ۱۸

جواب سوال نمبر ۱۸

جواب سوال نمبر ۱۸

اور دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبارت ہو ترک کیا کہ اس سے اور نہ اڑ جانا صغائر اور طاعا  
 مذکورہ پر شکل مانا از قسم واجب اور مکولہ سنتوں کے اور عمدہ شکی عبارت ہو غلط فہمی سے اور میں  
 جھکوئے مذکور کیا یعنی انتخاب کیا اور اصرار علی الصغر اور طاعا سے بعد منو یا بیعت شکی ہو  
 وَأَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَقْفُ عَلَى الْبَقَاءِ عَلَى هَذِهِ الْجُمْلَةِ وَالْحُكْمُ بِهَذِهِ يَكُونُ مُشْتَقًّا  
 مِنْ تَوَرُّطِ الشَّيْءِ وَبِصَيْرَةِ ذَلِكَ بِذَلِكَ وَخَلْقًا وَحِيلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ لَا يَخْتَصُّ فِي  
 مَا بَالَحَهُ الشَّيْءُ مِنْ الْأَدَاتِ وَالْأَشْيَاءِ بِبَعْضِ مَا يُخْتَارُ إِلَى طَوْلِ الشَّيْءِ  
 كَالَّذِي لَيْسَ وَالْأَشْيَاءُ وَالْكَتَبُ لَا خِلَالَ فِي ذَلِكَ أَوْ تَبَعٌ مِنْ بَوَارِكُنَا  
 بیعت کا عبارت ہو دائم ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن  
 ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اس کی عادت اور خواہش ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت نزدیک  
 کا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہو اور میں جھکوئے نے مباح کیا ہو از قسم لذات کے اور شفعہ ان معنی کے  
 بعضے اور کاموں میں جن میں طول کی طرف حاجت ہو تو جیسے درکنر علوم میں کام اور قضا  
 اور بیعت شکی عبارت ہو اس کی غلط اندازی سے قبل از نورانیت دل کے وَأَمَّا السُّنَّةُ السَّادَةُ  
 فَأَعْلَمُ أَنَّ تَلَوَّارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَرَّكُ وَكَذَلِكَ  
 عَنْ الصُّوفِيَّةِ أَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ يَطْلُو خِلَالَ فِي مَعْنٍ بَالِغَةٍ فَلَا بَأْسَ  
 وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غَلَبَتِ الْهَيْعَةُ وَأَمَّا بِلَا عِلَلٍ فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةَ  
 وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيُصَوِّرُ فِي لَوْنِ الشَّبُوحِ عَنْ تَعْلِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَرَبُّهُ  
 سوال کے جواب میں معلوم کر لیا کہ بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو اور اسی طرح  
 حضرات صوفیہ سے لیکن یہ بیرون سے بیعت کرنا اور اس سبب ظہور خلل کے ہو اس پر میر میں جس  
 بیعت کر چکا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اس کی صورت کے بعد یا اس کی غیبت منقطعہ کے  
 بعد کہ اس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلا عذر تو دوسرے مشد سے بیعت کرنا شاید ہو  
 کہیں کے اور یہ جگہ بیعت کرنا بہت کم ہو گا اور مشدوں کے دلوں کو اس کی تعلیم اور تہذیب

مذکور

تو یہاں تک کہ

مذکور

مذکور

تکلیف

نصرت و مروتی

عبد الرحمن  
بن عبد  
لہ  
عبد  
الرحمن  
بن عبد  
لہ

بھیجا تو اسدا علم یعنی اسکو ہر جانی اور ہر مخفیانی سمجھا اور یہ سفات نہیں تھے بین و اما المسئلة  
السابعة فاعلم ان اللفظ الماتور عن السلف عند البيعة ان يختص الشيخ  
الخطبة المستوفاة ورسا توین سوال کا جواب معلوم کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے وقت  
یہ کہ مرشد خطبہ سنون پڑھے وہی الحمد لله حملة وتسلية وتغفر  
وتعوذ بالله من شرف النفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهد الله فلا مضل له  
ومن يضل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبدا  
ورسوله صلى الله عليه وسلم وصحبه وبارك وسلم وخطبه سنون یہ ہر معنی احمد  
آخر تک ترجمہ اسکا یہ ہر سب تعریف اسکو ہم و کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت  
اوس سے چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اسکی اپنے نفسوں کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی  
برائیوں سے جسکو اسنے ہدایت کی اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں و جسکو اسنے ہجایا اوسکو کوئی راہ  
بنانے والا نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اس کے اور اسکی کہ محمد  
بندہ و رسول اسکا اور اسکا رسول حمت بھیجے اسدا و پسر اور اسکی آل پر اور اسکے اصحاب پر اور بہت  
کرے اور سب سے عنایت فرماوے ثم ليقتلوا ليمان او ليمان فيقول قل امست بالله  
وبما جاء من عند الله على امر الله وامنت برسوله وبعثاء من عند رسول  
الله على امره رسول الله صلى الله عليه وسلم وتبعنا من جميع الاذيان وجميع  
العصيان واسلمت الان واقول اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبدا  
ورسوله يخرج خطبة مذكوذہ کے مرشد و مدبر کو ایمان اجائی یقین کرے سو یوں کہے کہ کہہ ایمان  
لایا میں اسدا پر اور جو اسد کے نزدیک سے آیا اسد کی طرف پر اور ایمان لایا میں رسول اسدا پر اور جو  
رسول اسد کے نزدیک سے آیا رسول اسد کی طرف پر صلی اسدا علیہ وسلم اور نیز ہوا میں سب سے نور ہے  
سوا اسے اسلام کے اور نیز رہو اسب گناہوں سے اور میں اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا  
او کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اسے اسد کے اور گواہی دیتا ہوں

فی محمد وکتابہ ہر اور اسکا رسول تھے یقول قل یا یعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 یواسطہ خلفائہ علیہ السلام شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ و  
 ولقائم الصلوٰۃ ورائۃ الزکوٰۃ ووصوۃ رمضان وجمع البیت ان استطعت الیکم سبیلاً  
 پھر مشرکے مریدے کہ کہیں بیعت کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکے خلفائے واسطے سے  
 یا بیع امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور مقرر محمد رسول اللہ کا اور  
 نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگرچہ استطاعت  
 ہوگی اوکی راہ کی استطاعت پہل سے مراد اور راہ لے کر تھے یقول قل یا یعت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواسطہ خلفائہ علیہ السلام ان لا اشرک الا باللہ سدیداً ولا  
 اسرق ولا اذنی ولا اکل ولا اتی بیہتان اقر یہ بین یدئی ورجلی ولا اءصیب  
 فی معترضہ پھر مشرکے مریدے کہ کہیں بیعت کی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ  
 خلفائے حضرت ابوبکر شریک نہ کرونگا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور جو میری نکر وں کا اور نہ مکر وں کا  
 اور قتل نہ کروں گا اور بہتان کو نہ تلاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے  
 او سکوا فرما کرے اور نافذانی رسول کریم کی نکر وں کا اور شرع میں سے اس نعمت کی بیعت  
 قرآن مجید میں مخصوص ہونے میں لا یتین یا مھا الذی انت یقول انقول اللہ  
 وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ان الذین  
 یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق انیدہم فمن نكث فاما  
 نکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاہد اللہ فیسویئہ اجر عظیم  
 پھر رمضان کو پڑھے یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی ایوان والوڑ واسطے اور  
 تلاش کرو اللہ کی طرف سے وسیلہ اور جہاد کرو اسکی راہ میں تاکہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت  
 کرتے ہیں تجسے اونہی وہ جہاد کرتے ہیں اللہ سے اللہ سچانے کا دست قدرت اور رحمت و  
 ناکھون پر جو جسے بیعت کو توڑا وہی بات ہو کہ او سننے اپنی ذات کی نصرت کے واسطے عینک



[illegible]





وہ علی الخصوص اس ثبات کرا تا آخرت کی اتباع کا واجب ہونا جس میں کہ اپنے اکیلا اور نہی کی اور تصدیق یا نگی  
 جمیع اخبار میں ایسی ہیچید صفات ربانی اور عادیسانی اور بیت اور نارا اور شہر اور حساب اور رویت الہی  
 اور قیامت اور عذاب نرا و سوائے انکے اور امور میں چنانچہ عوض کوثر اور سراط اور میزان جسکی نقل حضرت  
 سے ثابت ہے۔ روایت و سکی صحیح ہے تَعْمِيْنًا وَهُوَ النَّظَرُ فِي الْجَنَابِ الْكِبَارِ وَالْكَبَارِ وَالْكَبَارِ مِنَ الصَّغَائِرِ  
 یہ صحیح ہے عینا کے نظر لاحق ہو کر باریک البصائر اور غایت سے شرمندہ بننے میں وَالْحَقُّ أَنَّ الْكَبِيرَةَ  
 أَكْلَ ذَنْبٍ أَوْ عِدَا عَلَيْهِ يَأْتِيَارِ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ  
 الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سَمِعِي مَرْكَبَةً كَأَنَّ الْقَوْلَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّلًا  
 فَقَدْ لَهَرْتُ مَلِكًا وَابْنِ الشُّرَيْكِينَ الصَّلَاتِ مَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ وَأُشْرِعَ عَلَى  
 مَرْكَبِهِ حَدَّ كَالزَّانَةِ السَّرِقَةِ وَقَطَعَ الصَّرْفَ وَشَرِبَ خَمْرًا أَوْ كَانَ مُسَاوِيًا أَوْ الْكَذَّ  
 شَرَّاهُ هَذِهِ الْمَذْكَرَاتِ فِي حُكْمِ بَدَاهَةِ الْعَقْلِ وَجَنِّ بِرُكْبِهِ وَهُوَ كَنَاهُ بِرُكْبِهِ عَيْنِ  
 وفتح کی یا عذاب شہید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اصل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اسکے ترک کو  
 کافر ہو یا جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جسے نماز کو عمدہ ترک کیا وہ کافر ہو اور دوسری حدیث میں ہے کہ فوج  
 مابین سلیمان اور بامین مشرکین کے نماز پر سو جہنم کو سکو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جسکے ترک کتب شرعیہ میں  
 مد و تقدیر ہو چنانچہ زنا اور جوہری اور زانی اور شراب کا پینا یا وہ کنا و برابر یا زانیہ و مہربانی میں کبار و کبیر  
 سے صحیح عقل کو مبین فَمِنْهَا الْإِشْرَافُ بِاللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرِّقِّ وَالشِّقَاءِ  
 وَغَيْرِهِمَا وَآلِ التَّوْبَةِ مِنْهُمْ الْإِشْرَافُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِيَّاكَ لَعَبْدٌ أِيَّاكَ  
 لَسْتُ عَيْنٍ سَوْجِدًا لَكَ الْكِبَارُ الْإِشْرَافُ بِلَاغٍ بِرُكْبِهِ عَيْنِ خَدِ كَ سَاحِدًا جَعَلَ عِبَادَتِ بْنِ أَوِ  
 اسْتَعَانَتِ بْنِ عَيْنِ غَيْرَ اسْتَعَانَتِ رُوزِی اور شفا وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توجہ کی  
 طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ایاک نعبد و ایاک نستعین مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں  
 فرمایا کہ مد و مانگنی روزی اور شفا میں ہمارے رُوزِی میں شائع ہے یہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم  
 کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خدا کے واسطے مخصوص ہیں

مفصل کتاب

تشریح

اگر کوئی غفلت سے اسے کرتا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسیکو مسجد رکنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے  
 ذکر کرنا یا قبول کر کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اہل کے اور یہ جو فرمایا کہ ایک ایک نعلین  
 میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستغاثۃ کی توجہ کا اشارہ ہو اسکی وجہ یہ کہ تقدیم مفعول کی غفلت  
 مفید ہے تخصیص اور جہر کو یعنی خاص کرتیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد  
 چاہتے ہیں پھر جب عبادت اور استغاثت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سولے خدا کے اور وہ کی  
 عبادت کرنا کسی سے مدد مانگی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جہل نہیں ہے جب اختصاص عبادت کی غفلت  
 ہو اور وجہ اختصاص استغاثت کی یہ ہو کہ مدد کرنا تین صفت پہ تو توفیق ہو ایک علم دوسری قدرت تیسری  
 رحمت اسواسطے کہ جو غیری حاجت کو نہ جائے کیونکہ اسکی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح  
 روانگی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر رعایت کا  
 ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص خدا سے عینم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استغاثت غیر خدا سے جائز  
 نہیں لیکن گویا پرست گتے ہیں کہ اولیاء حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہو تو ان سے استغاثت  
 کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہوگا اگر تم پہنچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجل امت سے ثابت کرو  
 کہ اولیاء اسکو ایسا علم محیط ہو کہ دور و نزدیک اور غیب اور شہادۃت کے نزدیک ابھرے ہر لمحہ سائے علم کی  
 حاجات سے مطلع ہیں اور شکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سوا اسکا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان  
 کی بجنون کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرمائے اور  
 کج روی اور کج نہی سے بچاؤ آمین و مہربان تصدیق الکاکہین اور منجملہ کبار تصدیق  
 کرنا ہی کاہن کا ف کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کے اخبار غیبی لوگوں کو  
 بتاتے تھے اور گراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہی تھم اور مال اور زحار اور شامین کی تصدیق  
 کرتا اسواسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہو جو اسکا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور  
 اجماع کے مجتہد ہو و مینہا سب الرسول و القرآن و الملائکہ و انکسارھا و الاستیفاء  
 یھا و کذا انکار صوفیائے الیقین اور منجملہ کبار کے پیرو قرآن و حدیث و اجماع سے کہنا اور انکار

تفسیر کا بیان

الکاکہین کا بیان

اور مسکھ کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات میں کا انکار کرنا **ف** مولانا نے فرمایا ضروریات میں  
 وہ امور میں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں وہی **ف** میںہا ترک الصلوات  
 والذکوۃ والصلوات الخ اور منجھا کبار نواز اور زکوۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہو **ف** قتل النفس  
 حق و مین قتل لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه اور منجھا کبار ہی جان ناحق قتل کرنا اور قتال حق  
 میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو زہنی جان کا قتل کرنا داخل ہے **و** میںہا التی تاد اللواطہ و شرب  
 المسکر و الشرقة و قطع الطریق و الغصب و الغلول و شہادۃ الزور و الیمین العین  
 وقد ذلت انحصارہا اکل مال الیمین و عقوق الوالدین و قطع الرحم و تخفیف الکیل  
 و التوین و الزیادۃ لفرار من النحی و الکذب علی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم  
 و الریشوع فی الحکم و فساد السحابۃ القیادۃ باین الرجال و النساء و السحابۃ  
 عند السلطان لیقتل او ینهب و ترک الخیر من دار الکفر و موالاتہ الکفار و اللہ  
 و السخی فکل ذلک من الکبائر اور منجھا کبار نہا ہو اور اہلام اور نسب والی چیز کا دنیا اور چوری  
 اور ہرنی اور غصب و غنیمت کا مال چورانا اور جھوٹی گواہی دینی یا اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن  
 عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی او کئی خدمت کرنی اور حق  
 نہ ادا کرنا اور ناپ و تول میں کمی کرنا اور زائد دینا اور بیجا کھانا اور جہاد میں کفالتی صفت جنگ سے  
 بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور حالات فیصلہ کرنے میں شتو لینا اور  
 محارم سے کھل کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کھنساں کرنا اور حاکم سے چلن خودی کرنا اور  
 قتل کرے یا لوٹ لے اور دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہجرت کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا اور  
 خیر خواہ ہونا اور جو اکیلنا اور جاد و کرنا سو یہ کبار ہیں **ف** داخل ہیں **ف** مولانا نے فرمایا  
 کہ ابن عباس نے کہا کہ کبار عشر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سیاق سے کہ میں اور  
 انسب ہے کہ کبار کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ مفسدہ پر تو اگر اقل مفسدہ سے کہ ہو تو مفسدہ  
 ہو اور نہیں تو کو یہ مفسدہ تقریر یا م غزالہ بن سلام ہو اور شیخ ابو طالب کی نے فرمایا کہ میں نے

ترک نماز وغیرہ

مقتل حق

اور ذوق لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه

اور ذوق لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه

اور ذوق لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه

اور ذوق لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه

اور ذوق لک ولا ذوق لک الا انسان نفسه



ظاہر و جہت بدون سستی اور بے کروی کے ثمر بعد ذلک النظر فی الاذکار الممکرة والافکار  
 من الصباح والمساءة ووقت النوم وغيرها وتهدیب الاخلاق من الریاء والعجب  
 والحسد والحقد والمواظبة علی التلاوة و ذکر الاخرة والمواظبة علی  
 تجنب الیسر العلم وحلق الذکر والمساجید فاذا تادب بهذه الاداب حان ان  
 تشتغل بالاشغال الباطنة ویجهد فی تطلیق القلب بالله عز وجل دائما والنظر  
 الیه ببصر القلب وانما امرکنا بیان هذه الامور المقدمة استیکثار الہا و  
 اعتمادا علی فهم الطالیب الصالحین المتتبعین للکتاب والسنة والفقه والکتب  
 المتوسطة فی السلوک مثل ریاض الصالحین والمختصر فی العقیدة و  
 کالعقائد العبدیة ومن لم یتکسر له تتبعها فلیأخذها من عالم الله اعلم  
 پھر بعد وریات معاش وغیر کے نظر کرنا چاہیے اور ان کا رین جوامع مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور  
 وقت خواب وغیر ذلک میں مامورین پھر نظر کرنا چاہیے اس کی اخلاق میں از قسم یا اور سپرد اور حسد  
 اور کینہ وغیر ہائے اور مطلب اور دام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور  
 ذکر اللہ کے معلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکور کے ساتھ کتاب ہو گیا تو اب وقت  
 آیا اشغال باطنی کے اشتغال کا اور ہمیشہ اسد عزوجل کے ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اس کے  
 تاکے پہنے کلال کی چینی سے اور پھر تو امور بعد کے کا بیان علی وجہ تفصیل اور کسوبت جان کر چھوڑ  
 دیا اور طالب صادق کے فہم پر پھر سو اس کے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ  
 سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصر عقائد مانند عقیدہ عصفیہ کا وقت اور مجلس علم اور  
 جس کو متبع اور علم ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے درایت کو نہ لے سکتا مولانا نے فرمایا کہ  
 جن امور کو مولف قدس سرہ نے اکثر بیان کر کے کیا اور کون کون سے علماء بیان کر کے ہیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ان کی مشر اور چند شاخیں ہیں اور علم دیان بیان سے شروع اور آخرت کا  
 مراد ہو تو سالک کبر اعانتان شعب یمانہ کی ضرورت پڑنا چاہیے اور کتب بیان یوں ہو کہ مذہب بیان لا ہوا

صفات پر اور اس کے غیر کو حادث جانتا اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور  
تقدیر پر اور پچھلے دن ایمان یا کفر تعالیٰ محبت کھنی اور غیر محبت محبت با بغض اللہ کی واسطے رکھتا ملاو  
نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کھنی اور ان کی تعظیم کا حقد نہ بننا اور وہ پورے سنا حضرت کی تعظیم کی  
میں داخل ہونا حضرت کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور نہ کسی یا اور غرض  
اخلاص ہی میں داخل ہونا خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں کو توبہ کرنے سے نہ  
اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں سابر رہنا اور نقص  
ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توبہ بزرگ کی اور زحمہ درد پر اور گھٹن اور پندار کا  
ترک کرنا اور جس دور کہنے کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہونا اور توحید ربانی کا  
ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پر ہستے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کثرت تہ تہ تلاوت کا دس تین ہین  
اور متوسط تہ تہ تلاوت تین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا عملی رستے میں داخل ہی  
اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور دعا کر رہنا اور ہتھکڑیاں دیکر ہی میں داخل ہو اور  
نفس سے دور رہنا اور جستی اور کجی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے اطمینان ہی میں داخل ہی  
اور شکر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض کو قہور نفل صدقہ ادا کرنا  
اور زکوٰۃ غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنی سخاوت ہی میں  
داخل ہونا اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ  
اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور روزہ بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین  
نہ قائم ہو سکے اور اسی میں ہی بیت بھی داخل ہو اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم  
و غیر کے غلام کیا داکرنا اور نکاح کے پارسی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا  
اور یارن باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور لڑکا کو تربیت کرنا اور بزرگی کا حق ادا کرنا اور بیوی  
غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور  
انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان ملکوں کی اطاعت کرنی

۴۰  
تربیت و تعلیم مریدین  
طریقہ توحید

اور ضیق میں اصلاح کرتے رہنا اور خواجہ احمد بالغیوں کا قتل تو اصلاح جین الناس میں داخل ہوا اور انہیں پر مدد کرنا اور اہل المعروف اور نئی عن المسلمین کی اعانت میں داخل ہوا اور حدود کو جاری رکھنا اور بھلاؤ کرنا اور ہر اہل یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جو ابھی میں داخل ہوا اور امانت کا ادا کرنا اور محسن کر دینا اور اسے امانت میں داخل ہوا اور ضعیف لیستہ بشر ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور حاملہ اچھا رکھنا یعنی عیقاہت بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی کرنا اور محسن حاملہ میں داخل ہوا مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے حق پر اور ترک تہذیب و سرافت یعنی خلاف شرع بہرہ مال کو بر باد کرنا اور غنائم الممالک فی حقہ میں داخل ہوا اور سلام کا جواب دینا اور جھگڑنے والوں کو علیٰ خیر دینا اور چاہیے برائی سے لوگوں کو بچانا اور نہ پہنچانا اور اہل و ولعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا اور ترجمہ کرتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعبہ ایسا نیکی کی تفصیل فقہاء العلوم میں فرمائی ہے اور اس کا عالم

فِي أَشْغَالِ الْمَسْكِينِ الْجَمَلِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ أَمَامِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ  
 أَبِي مُحَمَّدٍ عَمِّي الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَمَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُ عَمُّ مُحَمَّدٍ  
 يَهْ نُصَلِّ شَيْخِ بِلَابِيهِ بِمَعْنَى قَادِرِ كَ الْأَشْغَالِ مِنْ تَقَارِيرِهَا طَرِيقَتِ شَيْخِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَمِّي الدِّينِ  
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجَمَلِيِّ كَيْ مَرِيدِ بْنِ خَلْدُونِ هِيَ أَوَّلُ سَبْعِ تَابِعِينَ  
 مُصَنَّفَاتِهِ أَنْتَابُهَا مِنْ تَقَارِيرِهَا طَرِيقَتِ شَيْخِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَمِّي الدِّينِ  
 غَوْثِ الْأَعْلَمِ كَيْ تَصْنِيفِ هِيَ أَوَّلُ عِبَارَاتِهَا طَرِيقَتِ شَيْخِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَمِّي الدِّينِ  
 مُفَصَّلُ مَوْجُودِهَا أَوَّلُ مَا لَيْقُونَهُ الْجَمْعُ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَمْرُ بِهَذَا  
 الْجَمْعِ كَمَا تَعْلَمُ الْمَرْطَبَةُ مَنَاقِبُهُ وَبَيْنَ مَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ لَا يَبْعَا عَلَى النَّفْسِ كَمَا لَا تَلْزَعُونَ

قدس سرمد



اَحَمَّ وَلَا عَائِبًا الْحَدِيثُ سَوِيًّا شَغْلُ حَسْبُو مُشَلِّحٍ قَادِرٍ يَتَّقِينَ كَرْتِهِ بَيْنَ كَرَامَتِهِ وَجَهْرِ  
 یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور اداس جہ سے یہ کہ افراط سے نہ تو اس تقریر سے کچھ مخالفت  
 نہ رہی اس کے جواز میں اور وسعین جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال  
 اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پہچانتے ہو الی آخر الحدیث  
 ف پوری حدیث یوں ہے روایت ابو موسیٰ اشعرى کہ تم سب اور بعیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے  
 ساتھ ہو اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہوا نہ کی گردن سے انتہی یہ تمہیں ہم شد  
 قرب سے والا حق تعالیٰ جیل الوری سے بھی قریب تر ہو شجر اتصالی بے تکلیف بے قیاس +  
 ہست رب الناس! با جان ناس! کہ فی الحاشیۃ الغریبۃ فَمِنْهُ اسْمُ الذَّاتِ اِمَّا لِيُضْرَبَ  
 وَاحِدَةً وَصِفَتُهُ اَنْ يَقُولَ اللَّهُ يَا لَشِدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْدِ يَقْوَةُ الْقَلْبِ وَالْحُلُوتِ  
 جَمِيعًا ثُمَّ يَكْتُبُ حَتَّى يَمُوتَ اِلَيْهِ يَنْفُسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَهَكَذَا اسْوِ مِثْلِهِ دُرُجَتِ  
 اسم ذات ہو خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک ضربی نہ کہ یہ کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی  
 اور بلندی سے دل اور حلق و دونوں کی قوت کے ساتھ کہ پھر ٹھہر جائے یہاں تک کہ اگر کسی  
 سانس اپنے ٹھکرنے پر آجائے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے وَ اِمَّا لِيُضْرَبَ ثَلَاثِينَ وَصِفَتُهُ  
 اَنْ يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلَاةِ وَيَضْرِبَ اَلْحَمْدَ لَذَمِّهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى وَمَرَّةً  
 فِي الْقَلْبِ وَيَكْرِزُ ذَلِكْ بِاَلْفِضْلِ وَيَتَّبِعِي اَنْ يَكُونَ الصُّرْبُ لَا سِيَّمَا الْقَلْبُ  
 يَقْوَةُ وَشِدَّةً لِيَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَيُخَيِّمَ الْخَاطِطُ مَخَاهِدُ وَكَرْدُ وَضَرْبُ هُوَ وَسُكْرُ طَبِيعِيہ  
 کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار دہنے زانو میں ورد و سری بار دل میں ضرب کرے  
 اور اس کو بار بار بلا فصل کرے اور مناسب یہ کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ  
 ہو تا دل پلٹے ہو اور خاطر کیسہ ہو جائے پریشان خاطر ہو اور وسوساں منفع ہو اِمَّا لِيُضْرَبَ  
 صَرَبَاتٍ وَصِفَتُهُ اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا لِيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى وَمَرَّةً  
 فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلَكِنْ لِّلثَالِثِ اَسَدٌ وَاجْهَدُ خَوَاهُ ذَكَرُ

سہ ضربی ہوا اور اسکا طریقہ یہ ہر کہ چار انویٹھے تو ایک بار دہنہ زانوین آور دوسری بار بائیں زانوین  
 اور تیسری بار دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو واما باریع صبرا  
 وَصِفَتُهُ أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الشَّرَكَةِ الثَّمَنِيَّةِ وَمَرَّةً فِي الشَّرَكَةِ الثَّلَاثِيَّةِ  
 وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً أَمَامَهُ وَلَكِنَّ الرَّابِعَ اسْتَدَّ وَأَجْهَضَ خَوَاهُ دَرَجَاتٍ ضَرْبِي هُوَ اسْكَطَر  
 ہر کہ چار انویٹھے اور ایک بار دہنہ زانوین آور دوسری بار بائیں زانوین آور تیسری بار دل میں  
 یہ چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَصِفَتُهُ الثَّمَنِيَّةِ  
 الْأَثْبَاتُ وَهِيَ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلَاةِ  
 سَتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَيَقْبِضُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَجْهَضُ مِنْ مَرَّتِهِ ثُمَّ يَمْدُهَا حَتَّى  
 يَبْلُغَ إِلَى الْمَسْكِبِ لَا يَمِينُ يَقُولُ اللَّهُ كَانَهُ ثُمَّ يَجْهَضُ مِنْ أَمِّ الدِّمْلَجِ ثُمَّ يَضْرِبُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 لِسِتَّةِ وَالْفَوْزُ لَا يَحْظُ نَفِي النَّحْوِ بِهَذَا أَوْ الْمَقْصُودُ بِهَذَا الْوُجُودُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى  
 إِنْبَاتُهَا كَاتِبًا وَتَعَالَى أَوْ بِخِيَارِ دُرْجَتِہی کے نفی اور اثبات ہر اور و لا اله الا الله کا  
 سہ ہر اور طریقہ اسکا یہ ہر کہ بطور نماز و قبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کرے اور لاکے گویا اپنی ناک سے  
 بسکو کالتا ہر پھر اسکو کھینچے یہاں تک کہ دہنہ موڑے تک پونچھے پھر اللہ کہے گویا اسکو داغ کی  
 جلی سے کالتا ہر پھر لا اله الا الله کو دل پر شدت اور قوت سے رب کرے اور مجبوبیت یا مقصوبیت یا وجود کی  
 می غیر حق ملاحظہ کرے اور اثبات اسکا ذکر مقدس میں حیوان کرے **فہو مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور**  
 اعتبار میں اگر ایک مختلف ہو یعنی بتدی نفی مجبوبیت کی تصور کرے اور متوسط نفی مقصوبیت کی اور  
 تہی نفی وجود کی **وَالْعَلَّامُ يَقُولُ مَا الْحَكْمُ فِي إِشْرَاطِ الظُّرُوبِ وَالشَّيْءُ يَدُلُّ وَمُرَاعَاةُ**  
**الْهَمَّا قَا قَوْلُ جَبَلٍ الْإِنْسَانِ عَلَى النَّحْوِ إِلَى الْحَيَاتِ الْأَصْغَارِ إِلَى انْقِلَاعِ النَّصَائِدِ وَلَنْ تَذْ**  
**يَحْسِبَ الْأَحَادِيثَ وَالْخَطَرَاتِ فَوْضَ هَذَا الْوَضْعِ سَلَالَتِي جِبْرِ الْغَرِيبِ نَفْسِي وَبَعَا عَنْ مَخْطُوعِ**  
**مُطَلَبَاتِ الْخَارِجَةِ لَيْتَ لَا جَرَمَ مِنْهُ إِلَى قَصْرِ النَّحْوِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَوْ شَيْءَ كَرَمِ**  
 یہ اسکا کہ کیا حکمت ہر ضربات اور تشہیدات کے شرط کرے میں اور کیا فائدہ ہر ایک حکمت

طریقہ زانوین و شفا

کی ملاقات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق پر جماعت مخلصہ کی طرف متوجہ ہو کر  
 اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبور ہو کر کہ اس کے دل میں بائیں اور خطرات گھٹا کر میں  
 تو علم اس طریقہ سے یہ طریقہ نکالا اپنے غریبی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات میری  
 کے آنے سے ہانڈ رکھنے کا آتا ہے مستمات ہے اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اس کا دھیان فقط یہ  
 پاک سے لگ جاوے مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور یہ طریقہ پیشوایان طریقت میں جلست  
 اور بیات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے ہیں مناسبات مخفیہ کے سبب جبکہ درحالی الذین  
 اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کہ نفس ہی تو اور بعضی جلسے میں نشوونما  
 اور بعض میں جمعیت خلط اور رفع وسواس پر تو اور بعض میں نشاط ہی اسی جمید کی جہت سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے پر ہاتھ لکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل کی شکل پر ہوتا  
 کہ ایسی ہی بات میں اکثر کابل اور متور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافق ہی سرگرمی عبادات کا تو اس کو یاد  
 رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف خرم یا داخل بات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کو فہم  
 سمجھتے ہیں وَیَتَّبِعْنَ اَنْ یَّحْجِیْتُمْ اَهْلَ السُّلُوٰی حَلَقَةٍ بَعْدَ الْغُیُوۡۤۃِ الْعَصْرِ یَذْکُرْنَ اللّٰہَ  
 تَعَالٰی عَلٰی وَجْہِ الْجَمْعِیَّةِ فِیْ ذٰلِکَ قَوَائِدُ کَا تُوْجَدُ فِی الْوَحْدَیۃِ اور لائق ہو کہ اہل  
 سلوک جمع ہوں ملکہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کہ اس  
 اجتماع میں فوائد میں جو تمنائی میں حاصل نہیں ہوتے قَاذَا ظَہَرَ عَلَی الطَّالِبِ اَنْ هٰذَا الَّذِیْ  
 الْمَجْلٰی وَشَوْہِدُ فِیْہِ تَوْرٰۃُ اِمْرٍ بِالذِّکْرِ الْخَفِیِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَلَا تَشَاعُلُ الشَّیْءَ  
 قَالِیْمِنَا الْقَلْبِیۃِ بِاسْمِ اللّٰہِ وَانْتِظَاۃَ اَحَادِیْثِ النَّفْسِ وَانْتِظَاۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ  
 مَا عَدَا کَ اِیْمَرِ حَبِیْبِ الْمَالِ بِرَاسِیْ فَرَحِی کَا اَنْظَرُ اَمْرًا وِیْہِ اَوْرَاسِکَا نَوْرًا وِیْہِ کَہَا نِیْہِ تَوَاوُسُکَا ذِکْرِ  
 خَفِیِّ کَا حَکْمَ کَیَا جَاوے اور ذکر ملی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنی شوق کَا بھرا اور اُن کا خدا  
 دل میں ہیں اُن کا اور احادیث نفس یعنی وسوس کَا دور ہوا اور حق تعالیٰ کو اس کا واسطہ یہ کہ  
 وَمَنْ ذَا کَلَبَ عَلٰی ذِکْرِ اِسْمِ الذِّکْرِ فِی کُلِّ نَعَامٍ وَنِکَاۃٍ اَمْرًا وِیْہِ کَا اَنْظَرُ اَمْرًا وِیْہِ تَوَاوُسُکَا ذِکْرِ





مَحْتَقِی السَّیْفِ اِنَّ فِیْهَا وَتَقَعُ ذُھُولٌ عَمَّا سَوَّاهَا وَاِرَاقَبْہُ تَوْبِرْکَانَ طَرَفَیْہِ  
 نزدیک بہت اقسام پر تواریج اور جامع اور ان اقسام کی شرحہ کا ایک امر یہ ہے کہ ایک بیت قرآنی یا کوئی کلمہ  
 زبان سے کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا  
 کیونکر ہو اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہو پھر اسی صورت پر بغاظر کو جمع کرے اس طرح ہر کہ سو  
 اس کے کوئی خطر نہ آئے یہاں تک کہ اس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی رپورڈ اور غفلت  
 اس کے باسوسے حاصل ہو ترجمہ کتابی خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سو  
 اس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اس کو مراقبہ کہتے ہیں وَالْاَصْلُ فِیْہَا قَوْلُہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمُ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللہَ کَاَنْ تَرَہُ اَوْ اَنْ لَّمْ تَرَہُ فَانَّہُ یَرَاکَ اور اصل  
 مراقبہ کی وحدت یہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اس کی  
 گویا تو اس کو دیکھ رہا ہو سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو دیکھتا ہے قَدْ تَلَفَّظَ السَّالِکُ  
 اللہَ حَاضِرِیَّ اللہَ نَاطِلِیَّ اللہَ مَعِیْ اَوْ یَتَخَلَّلُ فِی الْاَحْکَامِ ثُمَّ یَتَصَوُّوْهُمْ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَ  
 نَظَرُہٗ وَ مَعِیَّتَہٗ تَصَوُّوْہُمْ لِحَبْلِ اُمْسْتَقِیْمًا مَعَ تَلْزِیْمِہٖ عَنِ الْجَہَةِ وَالْمَکَانَ حَتّٰی  
 یَسْتَعْرِیْ فِیْ ہٰذَا النَّصُوْرَہٗ تَوَسَّلَ اِلٰی بَنِیْ زَبَانَہٗ سَمْعَہٗ اَلِہٖ حَاضِرِیَّ اللہَ نَاطِلِیَّ اللہَ مَعِیْ  
 یا اس کو دل میں خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اسکی معیت یعنی ساتھ  
 ہونے کو خوب مفہوم تصور کرے باوجود پاک ہونے اور ذات مقدس کی محبت اور مکان و زمانہ کی  
 تصور کو جاکے کہ اس میں وجہ و اسباب و ہوا و محکمہ آیتنا لَنْتَمُوْہُ وَتَتَصَوُّوْہُمْ مَعِیَّتَہٗ قَائِمًا اَوْ قَائِمًا  
 وَ مُضْجِیًّا اَوْ اَحْلُوْہُ وَاَحْلُوْہُ الشُّغْلُ وَالذَّعٰۃُ یَا سَلٰتِیْ کَا تَصَوُّوْہُمْ وَہُوَ سَلَامٌ اَیْمًا  
 لَنْتَمُوْہُمْ یعنی حق تعالیٰ کے ساتھ ہر جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ ہونے کو دھیان کر کے کلمے اور  
 بیٹھے اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں اور مشغولی اور بیکاری میں اَوْ یَتَلَفَّظُ اَیْمًا اَوْ تَوَلَّوْہُ  
 فَتَمُوْہُ اللہَ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمَ یَا اَللہَ یَزٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ  
 اَللہُ یَحْلُ شَیْءٌ مُّحِطٌ اَوْ اِنِّیْ مَعِیْ رَبِّیْ سَیْہِلُ بِنِ اَوْ ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ

مراقبہ حضوری و تبارک و تعالیٰ

حلقہ تربیت

تیسرا مرقبہ و تبارک و تعالیٰ



وہ طریقہ سکھایا جس سے بندہ محسوسات سے حال مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے  
 لَمْ يَأْتِ الْحَاشِيَةَ الْخَوَافِيَةَ وَكَذَلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْكٌ أَفَتَكْتُمُونَ أَسْمَاءَ  
 تَكُونُوا يَدْرِكُكُمْ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشِيدَةٍ أَوَلَمْ يَرْسُ الْطَرِيقَةَ مَكْرُوهَةً أَسْمَاءَ  
 مَرَقِبَةٍ سَتِي كَمَا بَعَثَ إِيَّانَ الْمَوْتَ الَّذِي آخِرَ آيَاتِ نَكَبٍ لِمَنْ مَقَرَّ جَسَدُ مَاتَ سَتِي كَمَا بَعَثَ  
 وَهُوَ تَكُونُ لَمْ يَأْتِ الْحَاشِيَةَ الْخَوَافِيَةَ وَكَذَلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْكٌ أَفَتَكْتُمُونَ أَسْمَاءَ  
 فَإِذَا جَلَّ هَذَا أَتَى الْمَوْتَ الْقَبْرَ فِي الطَّالِبِ شَوْ هَذَا نُوذِرُ أَمْرًا بِالْتَّوْحِيدِ الْأَعْيَالِ بِحَرْفِ جَلَّ هَذَا  
 طَالِبِ مَنِ الْخَاهِرِ يَوْمًا وَرُؤُوسًا نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ كَالْمَرْكَبِ جَاءَ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 بِهِيَ مَرَقِبَةٍ فَفَصْلُ كُجُوعِ الْعَالَمِ مَنِ الْخَاهِرِ وَنُفُودِ الْبَابِ سَتِي سَتِي نَزِيدُ أَوْ رُؤُوسًا نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ كَالْمَرْكَبِ جَاءَ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 وَاعْلَمُوا أَنَّ الشَّاعِرَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَغَبٌ وَحَدَّثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ الشَّاعِرَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 الْمَرَادُ مِنْهُ مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ عَلَى الْفِكْرِ وَالْمَرَادُ مِنْهُ الْمَرَقِبَةُ أَوْ بَابُ الْخَوَافِيَةِ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ كَالْمَرْكَبِ جَاءَ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 أَوْ رُؤُوسًا نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ كَالْمَرْكَبِ جَاءَ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ  
 عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ أَنْ تَعْتَلِفَ الطَّالِبُ فِي خَلْقِهِ وَيَتَسَلَّلَ وَيَلْبَسَ أَحْسَنَ لِبَاسٍ وَيُطَيِّبَ  
 وَيُغَيِّسَ عَلَى السَّجَادَةِ وَيَصْبِرَ مَصْحُفًا مَقْتُونًا عَلَى عَيْنَيْهِ وَمَصْحُفًا مَقْتُونًا عَلَى عَيْنَيْهِ وَمَصْحُفًا  
 كَذَلِكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَصْحُفًا كَذَلِكَ خَلْفَهُ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَكْتَسِفَ عَلَيْهِ الْوَأَقْدَ الْفَلَانَةِ  
 بِمُحَمَّدٍ مِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ الْعَيْنِ بِمُحَمَّدٍ مِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ  
 وَمِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ الْعَيْنِ بِمُحَمَّدٍ مِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ  
 يُعَاظِبُ عَلَى السَّجَادَةِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوِهَا مَعَ الْحَلَقِ فَإِنَّهُ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ الْبَدَنُ فَلَمَّا قِيلَ  
 وَفِي قَالِي مِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ الْعَيْنِ بِمُحَمَّدٍ مِمَّنْ يَكْتَسِفُ عَلَيْهِ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ عَيْنِ عَمَلٍ  
 تَجَرُّوْكَ يَوْمًا وَقَالَ آئِنْدَهُ كَيْفَ كَسَفَ هُوَ نَزِيدُ أَوْ رُؤُوسًا نُوذِرُ شَاهِدَهُ هُوَ تَوَاوَسُكُو تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ كَالْمَرْكَبِ جَاءَ وَفِ تَوْحِيدِ الْأَعْيَالِ



غسل کرے اور پانچ عمر لباس پہننا اور خوشبو لگانے اور مصلیٰ پر بیٹھنے اور بھلا ایک مصحف اپنے دامن میں رکھنے اور بھلا ایک مصحف اپنے بائیں طرف اور اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں فلاں واقعہ کو اوپر نظر کر کے پھر ہم ذات کو کرین شروع کرے بدو آن کچھ بند کرنے کے تو ایک بار مانگے مصحف پر ضرب لگاؤں اور ایک بار مانگے اور ایک بار چھو اور ایک بار آگے ضرب لگاؤں یہاں تک اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاؤں اور سات دن اور رات نہ اسکے اس پر ہر اوست کرے خلوت ساتھ تلو اللہ اور کشف حال ہو گا مین کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہو کہنے والوں نے اور میرا دل میں اس کچھ تردد ہی اس واسطے کہ میں نے ابلیس مصحف مجھ کے ساتھ والدی اختارہ سید الوالد فی ہذا الباب ان یدکر اللہ تعالیٰ یھدیہ الی السواء یا علیہم کامیدین یا حکیمو مع مراعاة الشروط الحمد کوردہ اصاحما وصفنا فی الذکر یہو ربنا و احدہ او قبلت خبریات واللہ اعلمہ اور کشف افتخار آمد و من جو طریقہ ہائے والدہ نے پسند کیا ہو یہ جو اسطیٰ ذکر کر کے ان اسمائے ثلاثہ سے یا علم یا سبین یا غیر شریعت و طہنہ کو مری مراعات ساتھ یا اس طرح جیسا ہم نے ذکر کیا ضربی میں بیان کیا ہو یا اس طرح جیسا ذکر فرمائی میں امد علم مولانا نے فرمایا شرط مذکور سے خلوت اور لباس وغسل اور خوشبو لگانا اور مصلیٰ پر بیٹھنا بدو مصحف رکھنے کے بعد اور وقالوا امین احسن بنا لکشف الامور و اخرج بہذہ الشرط الحمد کوردہ و ان فی الحجاب الامین سبوح و فی الامیر قد و فی السماء رب العالمین و فی القلب والہویر اور مشائخ قادریہ کہا ہو کہ جو طریقہ کشف رواج کے وسط ہمارا مجرب ہو شریعت و طہنہ کوردہ ساتھ و یہ ہر کہ دہنی طہنہ سبوح کی ضرب لگاؤں اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں ہر ملائکہ کی ضرب لگاؤں و دل میں الروح کی قابلیت تحصیل الامور المہتممہ الصعبہ بطریقہ الشفاء ان یسئل فی الدلیل ما یدکرہ ثم یقریب فی الامین یا سبوح و فی الامیر یا وہاں یفعل ذلک الف مرتبہ ہر سو مرتبہ شک کے حاصل کرنے کے واسطے انھیں شریعت و طہنہ کوردہ کے ساتھ طریقہ ہر مہج کی مہربانہ سے جس قدر اس کے واسطے مقدہ ہو چھوڑ دینی طریقی کی ضرب لگاؤں اور بائیں طرف یا اطہر

یہ طریقہ کشف حال کے لئے ہے

یہ طریقہ کشف حال کے لئے ہے

یہ طریقہ کشف حال کے لئے ہے



تَعَالَى وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 وَأَسْمَعُ مِنِّي كُلَّ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
 وَعَلَى سَمْعِهِ ثُمَّ قَالَ عَلَيَّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِي صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ ثُمَّ لَعَنَ عَلَيَّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَحْسَنَ النَّبِيِّينَ وَهَكَذَا اسْتَحْيَا وَصَلَّ  
 إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَاهُ عِنْدَ أَهْلِ الْأَشْجَارِ وَعَلَى قَوْمَيْنِ أَهْلِ  
 الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ مَشَائِخِ حَشِيثِيَّةٍ نَفَرُوا بِمَا كَامِلُ الْأَوَّلِيَّةِ عَلَى مَنْ تَضَى نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَأْتِي فِي سَوَاقِ رَسُولِ اللَّهِ مَجْلُودُهُ رَاهُ بَلَاءٍ جَرَسَتْ أَرْوَاحُهَا زِيَادَةً تَزْفَرُ بِهَوَا سَلْبِ طَرَفٍ وَرَوَاهُ  
 أَفْضَلُ مَوْضِعٍ فِي زِيَادَةِ رَوَايَةِ بَدْوَنَ بِرَأْسَانِ تَرْتَبُوهَا نَحْفُزُ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ فِي فَرَايَا كُنْ  
 أَوْ بِلَا زَمَانٍ كَرَمَ مِلَّةً دُرُكِي خُلُوتٍ مِثْلَ سَوَاقِ كَرَمِ اللَّهِ وَهَرِيَّةٍ كَمَا كُنْزُ دُرُكِي رَوَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ فَرَايَا  
 كَمَا بَنَى أَكْهَمُونَ كَوْنَهُ كَرَامَةً مَحْسَبَةٍ سَنَ تَبِينُ بَارِسُوا نَحْفُزُ فِي تَبِينِ بَارِسُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ عَلَى مَنْ تَضَى  
 تَحْتَهُ بِحَرِّ تَضَى فِي تَبِينِ بَارِسُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا أَوْ نَحْفُزُ أَوْ سَكُو سَمْعُهُ تَحْتَهُ بِحَرِّ تَضَى فِي تَبِينِ  
 حَسَنَ بَصَرِي كَوَيْطِمْ كَمَا أَسَى طَرَحُ دَرَجَةٍ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ بَدْوَنَ  
 فَطْطَانِ مَشَلِ حَشِيثِيَّةٍ كَمَا بِاسْ يَأْتِي أَوَّلِ حَدِيثِ كَقَوَانِينِ بِتَوَالِيهِمْ طَوِيلٌ بَحْثُ هُوَ كَمَا  
 فَرَايَا بَحْثُ كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا  
 حَسَنَ بَصَرِي كِي عَلَى مَنْ تَضَى سَبْعَ عَشْرَةَ رَأْسَ كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا  
 فِي الْوَاقِعِ كَتَبَ سَامِرُ الرِّجَالِ سَبْعَ عَشْرَةَ رَأْسَ كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا  
 حَسَنَ طَلِمْ سَكُو مَقْضَى بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا  
 أَبُو حَنِيفَةَ وَأَمَّا الْكَلَامُ فِي زِيَادَةِ مَشَارِعِ رُفَاتِ حَدِيثِ مَرْسَلٍ بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا كِي بِهَوَا  
 أَنْ تَلِيَنَّ تَلِيَنَّ أَمْرًا أَنْ يَصُومَ نَبِيُّ مَا فَإِنْ كَانَ نَبِيُّ الْخَيْسِ فَهِيَ أَوَّلَى نَبِيِّ أَمْرًا  
 يَا لَا سَنَعَقَا رِعْشَمَ مَرَاتٍ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ  
 يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَدْ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ



میں باطنی

میں باطنی و اقلیہ خلقک فتنفس نفسا اخر فاصرف الاله فی القلب الشد  
 و القوی اور طریق مذکور بطور شست نما کر و بقول حضور دل سے بہت کو مجتمع کر کے بھر کہ لا الہ  
 الا اللہ معنی لو کہ شید کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لا کا ساتھ نکال اور اسکو جو  
 دہے موند سے نکال اور لفظ الہ کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور کو یا تو بغیر خلی محبت  
 ایشاند سے نکال اور اسکو نبی یحییٰ علیہ السلام کے دھرم سے سو الہ اللہ مکمل میں منتی اور قوت  
 ساتھ کر کے لایط السندی نفی السعوی دیکھ من خیر اللہ تعالیٰ و المتعین لک فی القلوب  
 و المنتہی نفی الوجود اور اس نفی اور ثبات سے مبتدی لاطحہ کر نفی معبود کا غرض سے  
 اور متوسط نفی معبودیت کا اور منتی نفی وجود کا و الشرط الاعظم فی هذا الذی کجہم الکفر  
 و فہم السعوی و یبغی بعبادہ لا یحلی ان لا یقل الطعام حید ایل یکیفہ ان  
 یحلی ربع الوعدہ و یبغی ان یا کل شیئا من الدسم لئلا یشتقش دیمانہ و اخر  
 اعظم اس میں بہت کا صبر کرنا و مرضی کا جو جہاں اور ذکر چل کرے طے کو لایں کہ یہ کہانے کو نہایت  
 کم کر کے لایا اسکو کافی ہو کر جو خالی پیش خلی کے اور مناسب ہو کہ کچھ جہانی طلیکے تاکہ اسکو  
 میری شان پر خوشی کے سبب و ایہ امرات پاس انقاس فکن مستفیظا و ایفا علی انقاس  
 فکما حق بہ النفس فقل مع خیر و جہ لا الہ الا اللہ فخر جہ محمد فقل فی سبیل اللہ  
 من باطنیہ و اذ دخل النفس فقل مع خیر لا الہ الا اللہ کا لک شد دخل و ثبت محمد اللہ  
 فی قلبک اور جب تاسا لکس انقاس کا اور کہ توبہ اور اپنے دھرم پر واقع ہو جا چر جب  
 دھرم کو بخیر تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الہ کہ گو تاہر جہ کی محبت کو سولہ نکال اپنے باطن سے نکالنا  
 اور جب ہم نفس کی طرف سے توبہ کے متعلق حرف کے ساتھ لا الہ کہ گو تاہر جہ کی محبت کو سولہ نکال اپنے باطن سے نکالنا  
 ایت کہ اپنے دل میں قالوا انزل الہ اعظم ربنا القلب الشیخ علی و صلی اللہ علیہ و آلہ  
 و سلم لکھ متون قلت ان خیر علی مظاہر لکھ لکھ فاما من علی عینا کان او کیک  
 الا و قد ظهر جہد لکھ صا و شوق الہ فی مرتبہ ہر جہ لکھ الشیر فی القلوب باستقبال

۴  
 کا جو جہاں اور مرضی کا جو جہاں اور ذکر چل کرے طے کو لایں کہ یہ کہانے کو نہایت کم کر کے لایا اسکو کافی ہو کر جو خالی پیش خلی کے اور مناسب ہو کہ کچھ جہانی طلیکے تاکہ اسکو میری شان پر خوشی کے سبب و ایہ امرات پاس انقاس فکن مستفیظا و ایفا علی انقاس فکما حق بہ النفس فقل مع خیر و جہ لا الہ الا اللہ فخر جہ محمد فقل فی سبیل اللہ من باطنیہ و اذ دخل النفس فقل مع خیر لا الہ الا اللہ کا لک شد دخل و ثبت محمد اللہ فی قلبک اور جب تاسا لکس انقاس کا اور کہ توبہ اور اپنے دھرم پر واقع ہو جا چر جب دھرم کو بخیر تو اس کے نکلنے کے ساتھ لا الہ کہ گو تاہر جہ کی محبت کو سولہ نکال اپنے باطن سے نکالنا اور جب ہم نفس کی طرف سے توبہ کے متعلق حرف کے ساتھ لا الہ کہ گو تاہر جہ کی محبت کو سولہ نکال اپنے باطن سے نکالنا ایت کہ اپنے دل میں قالوا انزل الہ اعظم ربنا القلب الشیخ علی و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لکھ متون قلت ان خیر علی مظاہر لکھ لکھ فاما من علی عینا کان او کیک الا و قد ظهر جہد لکھ صا و شوق الہ فی مرتبہ ہر جہ لکھ الشیر فی القلوب باستقبال

کے



الحق

اَمْرًا بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الْقَبْرِ سُمِّيَتْ بِهَذَا الْاِسْمِ لِانَّ الْعَالِمَ السِّرَّ اقْبَرُ  
 قَلْبُهُ اَوْ قَرِيبُ اللَّهِ كَمَا أَنَّ اللَّهَ يَرِاقِبُهُ فَيَقُولُ بِلِسَانِهِ اَوْ يَخْتَلِ بِقَلْبِهِ اللَّهُ حَاضِرٌ  
 اللَّهُ تَاخِرِي اللَّهُ شَاهِدِي اللَّهُ مَعِي اَوْ اَلَا اللَّهُ كُلُّ شَيْءٍ مُحِيطٌ اَوْ كَمَا تَسْمَعُ حُضْرُ  
 كَيْفِيَّتِكَ وَبَيْنَ الْقَبْرِ تَشَاهُدُ اَلْجَمْعُ حَبْلُ الْبُكَيْنِ هُوَ جَانِبُ ذِكْرِ كُنُوتِ تَوَدُّ شِدَّةً وَاسْمُهَا رَجُلٌ  
 اَمْرٌ كَرِهَ اَوْ قَرِيبٌ مَعْنَى مَحَافِظٍ اَوْ رَجُلَانِ سَيَسْتَقْبِلُ سَيَسْتَقْبِلُ سَيَسْتَقْبِلُ سَيَسْتَقْبِلُ  
 بَعْضُ مَرَقَبَاتٍ مِنْ بَيْنِ دَلِّ كَيْ مَحَافِظٍ وَرَجُلَانِ كَرِيبٌ بَعْضُ مَرَقَبَاتٍ مِنْ اَسْتَعَالَى كَامَرِ قَبْرِ تَاخِرِ  
 جِيسَا اَسْمَا وَكَيْ حَافِظَاتٍ كَرِيبٌ تَوَدُّ قَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ السَّطَرِ  
 كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 مَشَاهِدُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 الصِّيَامُ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيلُ الْكَلَامِ وَالْعَامُ وَالْمَنَامُ وَالْفَصْحَةُ مَعَ اَلَا تَامَ لَوَا  
 عَلَى الْوُضُوءِ فِي حَالِ الْمَقْطَعَةِ وَعِنْدَ النَّامِ وَرَبُّ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْءِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ  
 الْفَعْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لَمِنْ اَلْحَاكِمِ فَادْخُلْ فِي الْحُجْرِ قَرِيبُ الْيَمْنِ تَوَدُّ  
 وَتَمْنَى وَفَرَّ اسْوَدَّ النَّاسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْبَيْتَ قَالَ اَللَّهُمَّ اَنْتَ  
 اَلْيَمْنُ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ كُنْ لِي كَمَا كُنْتَ لِجَعْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَزَلْ يَجْعَلُ  
 اَللَّهُمَّ اَنْزِلْ فِي حَبْلِكَ وَاسْخُلْ فِي حَبْلِكَ اَلْجَعْلُ مِنْ التَّخْلِصِ اَللَّهُمَّ اَنْزِلْ فِي حَبْلِكَ  
 اَللَّهُمَّ اَلْاَيْمَنُ مَنْ لَا اَيْمَنَ لَهُ رَبٌّ لَا تَنْزِلْ فِي حَبْلِكَ اَلْاَيْمَنُ مَنْ لَا اَيْمَنَ لَهُ رَبٌّ لَا تَنْزِلْ  
 فَرَا كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 قِيَامُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 مَلَائِكَةُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ  
 تَوَدُّ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ كَرِيبُ

الحق

الحق





اور اوسکو آسمان میں ضرب کرے اور یاروح الروح کی اہل میں ضرب کرے یہاں تک کہ کشائش اور نور  
 پائے پھر منظر ہے اوسکا جسکا میضان صاحب تہ سے ہوا اسکے دل و لیلۃ صلیۃ  
 شمس صلیۃ المتکونین کم یجد من السنة ولا اقوال الفقہاء ما تشد ہا یہ  
 کلہا لک صد فنا ہا والعلوم عند اللہ اور چشتیوں کی بیان ایک نماز ہو جسکو صلوۃ العکس  
 کہتے ہیں جسے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہاء سے ایسی اصل و سکی نہیں باقی جس سے ہم  
 اوسکی تقویت کریں اسی واسطے ہم نے اوسکو ذکر کیا اور علم اوسکے جواز اور عدم جواز کا خلاصہ نزدیک  
 ہو و لعلہ صلوۃ شمس صلوۃ کن میکنون اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہو جسکو صلوۃ کن میکنون  
 کہتے ہیں و صلوۃ کن میکنون اسواسطے کہتے ہیں کہ طلب آری میں و سلی تاثیر نہایت جلد  
 اور قوی ہو قالوا من اعترضت لہ حاجۃ صعبۃ فلیکرم کل لیلة من لیا الا لیلۃ  
 کا تخیل و الجمعة رکعتی یقرانی الاولی الفاتحة مرة والاخلاص مائة مرة  
 و فی الثانیۃ الفاتحة مائة مرة والاخلاص مرة و یقول مائة مرة آئی آسان کنند  
 دشواریاوی روشن کنند تا یکبار مائة مرة و یستغفر اللہ مائة مرة و یصلی  
 علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائة مرة و یدعو اللہ عزوجل یحبیب القلی فاذ انما  
 الثالثة فعل هذا ثم حمدا للامة عن راسہ و جعل کمة فی عنقہ و بکود عا  
 اللہ ان حاجتہ یحسن مرة فانه لا بد ان یستجاب لہ و اللہ اعلم مشائخ چشتیہ نے  
 صلوۃ کن میکنون کی بیان میں لکھا کہ جسکو سخت حاجت پیش آئے تو پچاس بار اوسکو لیلۃ یعنی چار شنبہ  
 اور پنجشنبہ اور جمعہ کی باتوں میں دو رکعتیں لکھے کہ پہلی رکعت میں رۃ فاتحہ یکبار اور قل مولد سوار پڑھے  
 اور دوسری رکعت میں قل مولد سوار اور قل مولد یکبار اور سوار یون کہے آسان کنند دشواریاوی  
 روشن کنند و تا یکبار سوار اور دشواریاوی سوار اور درود پڑھے سوار جو حق تعالیٰ دعا کرے بخیر و ب  
 پھر چہ تیری لات ہو تو بھی ہی کہ جو مذکور ہو پچہ گری یا تو پی کو کہے اوسکے اور اپنی ہستیں کو اپنی  
 گردن میں لے اور اللہ جو حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالفرد انشاء اللہ تعالیٰ دعا اوسکی مستجاب

صلوۃ متکونین

صلوۃ کن میکنون



سر کی طرف جھکا دے اور ہاتھ اوس کے الہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں متعجبی سے کہ اے اللہ کی  
**ف** مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل السنہ چار باب میں فرمایا کہ بادی سلوک میں اہم بات  
 ہی ہر روز بارہ بار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک بار ایک بار موانعت کرنا اتار عجیب و غریب کا شمری کا لہ  
 مَحْبَسِ النَّفْسِ حَاصِيَةً عَجِيْبَةً فِي كَيْفِيَةِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَرْشِيَّةِ وَهِيَ كَالشَّقِ  
 وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَتَنَكُّجِ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا تَقْلُ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمَقْلُ  
 قَبِيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْحَبْسُ كَيْفِيَّةُ تَوَانٍ بَاتِيٍّ نَقْشَبَنْدِيَّةٍ فَرَايَا كَرَجَسِ نَفْسٍ بِعَيْنِ دَمٍ  
 رُو كُنْ كِي عَجِيْبَ حَصِيَّتِ بِوَاطِنِ كَرَمِ كَرُونِي اَوْ رَحْمِيَّتِ غَزْمِيَّتِ اَوْ عَشْقِ كَرَمِ اَوْ اَبْجَاسِ اَوْ  
 و سادس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اوپر گران نہ ہو جاوے  
 اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مظم اور جو جسکی نوبت حضرت تک  
 نہ پونچھے تو نقشبندیہ کے حبس دم میں اور اوس حبس دم میں جسکو جوگی بتاتے ہیں فرق بعید ہو  
**ف** مصنف قدس سرہ فرمایا رباعی حاشا کہ اکابر رہ جو گیتہ رو نہ اثبات مقالات رباعین  
 بکنتہ حبس نفس و حبس نفس و در فرق و حبس نفس است انچه نشان جنہ نہ و کذا لک لک لک  
 الْوَيْحَاصِيَّةُ عَجِيْبَةً فَيَقُولُ اَوْ لَا هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ اَحَدٍ ثُمَّ يَقُولُ  
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ اَحَدٍ وَهَكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ اِلَى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاطَا  
 عَلَى عَدَدِ الْوَيْحِ اَوْ حَبْسِ دَمٍ كَمَا تَنْدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ اِلَى اَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاطَا  
 ایک بار ایک دم میں گئے پھر تین بار ایک دم میں گئے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی مشق میں ایک سو تک  
 پونچھ طاق عدد کی طرعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار  
 پانچ بار اور چوتھی بار سات بار و علی ہذا القیاس و الشَّرْطُ لَا غَطْمَ وَلَا خَطْمَ نَفْسِي الْمَحْبُوسَةِ  
 اَوْ اَلْمَقْمُوسَةِ بِرَبِّهِ اَوْ اَلْوَجُوحِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ اِثْبَاتِهَا لَ تَعَالٰی عَلَى وَجْهِ التَّكْوِيْنِ  
 وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ لَا تَكْمِيْدُ وَ دُرِّي النَّفْسِ مِنْ اَلْخَطَرَاتِ الْاَكَاوِيْنِ اَوْ شَرْطِ غَلْمِ اَوْ اِثْبَاتِ  
 فکر میں ملاطفت کرنا ہی نفسی معبودیت یا نفی منقذیت یا نفی وجود کا غیر احد تعالیٰ سے اور اثبات

معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بوجہ تاکید اجتماع خلطہ و اس طرح جیسے دل میں خطر آ  
 اور باتوں کے خیالات گھومتے پھرتے ہیں دَنْ كَلْبَعِ اِلَى اِحْدَى وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَكَتَبْتُهُ  
 لَكَ بَابٌ مِنَ الْجَدِّبِ وَالْصِّدْقِ الْمُبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی وَحَبِّهِ لَا شَيْفَالِ بِاسْمِهِ الْفَقْرُ  
 عَنْ الْكَشْفَالِ الْكَلْبَعِ فَلْيَعْرِفْ اَنْ كَعْمَلُكُمْ يُقْبَلُ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهَذِهِ الشَّرْطِ مِنْ  
 التَّكَلُّفِ اِلَى اِحْدَى وَعِشْرِينَ اور جو شخص کہ کہیں یا تاک پونہچا اور اسکے واسطے جذب یعنی  
 کشش یا فی اور خدا کی طرف رغبت یا طبع کا دروازہ کھلا تو اسکو اسکے ہم کی مشغولی و وجہ فی او غیرت  
 اشغال گری سے لازم آئی تو چاہیے کہ وہ معلوم کرے کہ اسکا عمل مقبول نہوا تو بشرط مذکورہ اسکو پھر  
 از نو توبہ سے شروع کرنا چاہیے کہیں یا تاک مِّنْهُ لَا ثَبَاتُ الْبُحْرُوكَا تَهْنِئَةُ عِنْدَ الْمُتَمَرِّدِينَ  
 اَوْ اَلْمَا اَسْتَفْجَحَ خُصَا حَبَّ مُحَمَّدٍ بَاقِي اَوْ مَن يَفْرُبُ مِنْهُ فِي التَّرْمَا نِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاسْمُہ  
 ذکر کے اثبات مجوز یعنی فقط اسد کا لفظ ذکر کرے بدون نفی و اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر مستقیم  
 نقشبندیہ کے نزدیک تھا اسکو خواجہ محمد باقی نے لیا اور ان کے کسی قریبیا العصر نے نکالا اور اسد علم ف  
 مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجوز نسبت میں کہیں ثابت نہیں اسواسے کلمات بحت کا تصور عدم کو ممکن نہیں  
 بلکہ شروع میں سب کلمات بعض صفات یا بعض محاورہ کے ساتھ یا بعض دوسرے ساتھ وار و ہوا ہی سمع  
 سیدی اَلْوَالِدِ يَقُولُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَمِيدُ السُّلُوْكِ وَالْاِثْبَاتُ الْمَجْرُوْدُ اَمِيْدُ الْاِثْبَاتِ  
 میں نے اپنے والد مرشد سے سنا کرتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تری اور اثبات مجوز  
 جذبہ کوشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہو دیکھتے ان کو مخرج لَفْظَةُ اللّٰهِ مِنْ شَرْطِهِ بِالْاِسْمِ الْمُنَا مِ  
 وَيَكُنْ مَا حَاصِلُ يَصِيْلُ اِلَى اَمْرِ دِي مَا غَلِمَ الْحَبْرُ الْكَلْبَعِ فِي الرِّيَاذَةِ سَخِي اَنْ مِّنْهُمْ مَّنْ  
 يَّقِيْلُ لَهَا فِي نَفْسٍ مُّجَلِّدٍ اَلْفَ مَرَّةً وَقَدْ رَاَيْتُ اَمْرًا مِّنْ مَّخْلَصَاتِ سَيِّدِ الْوَالِدِ يَقُولُ  
 اَلْفَ مَرَّةً فِي نَفْسٍ مُّجَلِّدٍ اَلْفَ مَرَّةً فِي اَلْفِ اَيْضًا اور طریقہ اثبات مجوز کا یہ ہے کہ اسد کے لفظ کو  
 اپنی ذات مجتہدہ تمام نکالے اور اسکو کہیں بیان تک اس کے دماغ کی جھلی تک پونہچے جس دم کے سمجھ  
 اور اندک اندک زیادہ کر جاوے یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اسکو بار بار کہتے ہیں اور الہیہ

نہج

یہ سچ ایک عورت کو جو مرد والد کے مریدوں سے تھی بچا کہ ہم ذات کو ایک میں ہزار بار کرتی تھی اور اس سے اکثر بھی وسیعت سیدی لوالہ قدس سرہ بھیجی عن نفسه انا کان فی البکالۃ لیکول النفی والافبات فی نفس واحد ما انی مکررہ واللہ اعلم اور میں اپنے والد رحمہ سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک میں دو سو بار کہتے تھے واسطہ علم و تانیہ المراقبہ اور دوسرے طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہر صنف قدر نے حاشیہ منہ میں فرمایا حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد ان باشندہ است کہ توجہ قوت ذکر کہ باقبال تمام بسو صفات حضرت حق نمودن یا بسو حالت الفکال روح از جسد یا مثل آتیا کہ عقل و ہم و خیال جمیع حواس تابع آن توجہ گرد و او پر محسوس نیست بمنزل محسوس نصب العین گرد و صفت ہاں یچیس النفس تحت الشرک حبس اکسیر الترقیۃ بجمیع ادراکہ الی المعنی العجود البسیط الذی یتصور کل احد عند اطلاق اسم اللہ ولکن قل من یجوزہ عن اللفظ فلیجہد هذا الطالب ان یجوزہ هذا المعنی عن الفاظ و یقول الیہ من غیر مزاحمہ الخطرات والتوجہ الی الغایہ من الناس من لا یمکنہ هذا الکھم من الذکر الیہ من المتساخین من یأمر مثل هذا بالدعاء وصفته ان یکرر یدعو اللہ بقلیہ یقول یا رب انت مقصود منی قد تبارأت الیک عن کل ماسواک و نحو ذلک من المناجاة و منہم من یأمرہ بتخیل الخلق العجود والنوار البسیط فیتلای الطالب من هذا التخیل الی التوجہ المدکور او طریقہ مراقبہ کا یہ کہ دم کو بند کرناف کے نیچے تھوڑا سا پھر نیچے جمیع حواس منکر سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اس نام کی وجہ سے وقت تصور کرتا ہو لیکن ایسے لوگ اکثر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں جو طالب تہذیب کے کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو بلکہ تحت خطرات اور التقات اس میں کے اور بعض لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہو سو بعض مشائخ تو ایسے شخصوں کی طرح کی ہوا کرتے ہیں جو طریقہ اس میں دیکھتے ہیں کہ ہمیشہ دل سے کیا کریں گے اور یہی یہ مقصود ہیں ہزار بار کیا کرتے

فیقینہ مراقبہ بوجہیکہ

مراقبہ بوجہیکہ

خیر کے ماسوا سے اور مانند اسکے کوئی اور مناجات کرے اور بعضے مشایخ شخص کو کہہ کر خلا مجرب یا نور سبط  
 کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو علم الباس تحمل سے توجہ نہ کر کی طرف تدریج ہو چکا ہو یا مترجم کہتا ہو خلا  
 مجرب سے یہ مراد ہو کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور سبط  
 سادہ رو مشغی سے عبارت ہو **ذُنَا لَهَا السَّائِبُ لَا يَشِيخُ** اور یہ طریقہ وصول الی اللہ کا  
 رابطہ اور اعتقاد کامل بہ پونچھنا ہوا اپنے مرشد کے ساتھ **ف** مولانا نے فرمایا حق یہ ہو کہ سب ہو  
 یہ لہ زیادہ تر قریب ہو گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو او سکی فرید محبت مرشد اوس میں تصرف  
 کرتا ہو تشلیح طریقت سے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت  
 رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبد الرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشایخ طریقت کے  
 کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک تہہ ہوئی ذاتی  
 اطلال سے تاکہ تعلق کو زمین سے خلع حاصل ہو جاوے سو اگر یہ ہو سکے تو ان کو گونج تعلق بہم پہنچانا چاہیے  
 جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پا گئے ہیں اور اس  
 آیت قرآنی میں **كُونُوا مَعَ الْغَادِقِينَ** یعنی سچوں کے ساتھ ہو ایک طرح کا اسمین اشارہ ہو رہا مرشد کا  
 اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا حاصل ہو تو او سکی توجہ سے اللہ کے ہائی میں داخل ہوتا ہو جو سالہا سال  
 محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے شمع اگر کہ بتیر زیارت یک نظر از شمس میں بمعنی  
 زندہ بردہ شمع کہ نہ بر جلد و نہ شمعہا آن یکو ن الشیخ فوہا التوجہ داتہ الیاد داشت فاذا  
 صحبہا خلی نفسہ عن کل شیء لا یحببہ و یبذیر لہما یفرض مینہ و یقیم عینہ آقا  
 یقہما و یبطل بین عینی الشیخ فاذا آقا ض شئی فلیتبعہ بیجا مع قلبہ و لکھا فظ علیہ  
 و اذا عاب الشیخ عنہ یجھل صو رتہ بین عینہ یو صرہ العجبہ و التظیم فتفہی صورتہ  
 ما یقید صحبہ اور رہا بعد مرشد کی شرط کا یہ ہو کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد دہشت کی مشق و تہمتی  
 رکھتا ہو پھر جسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر خیال کے تصور اور خیال سے خالی کرے اسو او سکی محبت  
 اور او سکا منظر ہر جہاں او سکی طرف فیض کے اور دونوں انھیں بند کرے یا ان کو محمول سے اور

مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں تکی لگانے پر جب کسی چیز کا فیض آئے تو اس کے چھوڑ دینا اور اپنے دل کی جھنجھکاؤ اور چاہیے کو اس فیض کی مخالفت کرے اور جب شدت ہو سکے پھر اس سے ترواد کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کو سیران خیال کر لے اس پر بطریق محبت و تعظیم کے تو اس کی خیالی حضور و فنا ہو دیگی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی وہ سوائے ان کے بلیا مرشد کی شرط یہ ہے کہ وہ سب کا مقام شاہد ہو اور نورانی تجلیا ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو جو بجا میں حدیث صحیح کے **مَنْ لَزِمَ الْإِسْلَامَ وَادَّكَرَ اللَّهُ** یعنی اولیاء را در وہ میں جھنکا دیکھنے سے فنا یا پڑے اور جن کی صحبت خواہر صحبت کے مفید ہو جو بجا میں حدیث صحیح کے **مَنْ جَلَسَ إِلَى اللَّهِ كَلَّمَ اللَّهُ** اور اولیاء را جلس میں جن کی صحبت سے فنا حاصل ہو جس سے **مَنْ لَزِمَ الْإِسْلَامَ وَادَّكَرَ اللَّهُ** یعنی اولیاء را جلس میں تو ہم ہر جھنکا جلس میں اور ہم صحبت بد بخت نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی خواہر نقشبند مرتبہ اعلیٰ علیہ السلام جو بجا میں حدیث **مَنْ لَزِمَ الْإِسْلَامَ وَادَّكَرَ اللَّهُ** کی علامت بتائی اس قبل میں رباعی **بَاکِرُ کَرَمَتِی وَنَشْرُ جَمْعِ دِلَتِ** روز تو زبید محبت آج گلت زہنا ز صحبتش گریزان مباحش + ورنہ نگند روح غریبان بگلت + خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت دینا ہو اور ہر طریقہ دل کو حضرت حق سے متعلق ہو جائے تو اس کی صحبت اور محبت اگر عظیم ہو اور جب دنیا دل سے نہ منقطع ہوئی تو تنصیف اوقات ہو اس کی صحبت تو تنہائی بہتر ہے اور جب ہو کہ غلو عوام پر جو کما نہ کھائے ہر شیخ سے بیعت کر لے بلکہ طریقت کی محبت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی لایک علامات ظاہر اور باہر ہوں جو کوئی روم علیہ السلام نے فرمایا شہزادی بسا البلیس دم ردی بہت + پسین دہشی نشاید داد دست + اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن با فراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی فراط بھی بہتر نہیں جیسے صورت پرستی کی نوبت پہنچا اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے تو تعالیٰ ہر امر میں خط مستقیم پر قائم رکھے آمین **يَسْمَعُ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَقُولُ يُحِبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ** اِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَيْءٌ مِمَّنْ هَذَا الْمَعْنَى اَنْ لَا يَغْيِرَ نَبَاكَ اَلْهَيْئَةُ فَلَا تَكُنْ قَائِمًا اَلْمَرْقُوعًا وَانْ كَانَ قَائِمًا اَلْمَرْقُوعًا اَوْ رَاكَ اَلْمَرْقُوعًا مِنْ سَنَاءٍ مَا تَرَى تَحْتِ سَائِلِكِ وَجِبْ بِهٖ جِبْ كَشَيْءٍ سَلْ اَوْ رِبَآتٍ پُر ہوا اور سلا بکارت کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ دل الپس اگر کھڑا تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو نہ کھڑا ہو جاوے و مِّنَ الْمَسْأَلَةِ مِنْ يَدِ امْرِئٍ يَخْتَلِ الْعَلَمَ يَسْأَلُكَ عَلَيْهِ اَمَامُ اللَّهِ يَدُلُّ





۳۔ خلوت در محراب ۵۔ یا کر دہ ۶۔ بزرگشت ۷۔ نگہداشت ۸۔ یادداشت توبہ ۹۔ طہ کلمات خواجہ عبدالغنی  
 غجدانی سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین صلاہین خواجہ نقشبندیہ سے مروی ہیں اور قوف مانی  
 ۴۔ وقوف قلبی ۵۔ وقوف بدوی ۶۔ اٹا ہوش حرم ۷۔ معنہ الذیقطنی کل نفس ۸۔ کل نفس  
 مُتَبَقِّطاً مِّنْ نَّفْسِهِ ۹۔ فی کل نفس هل هو غافل ۱۰۔ وذا کہ خدا اطرواق التلیخ  
 الی دوام الحضور و هذا للمبتدئی فاذا اتوسط فی السُّلُوک فلیکن متعصباً عن نفسه  
 فی کل طائفة من الزمان مثل ان یتأمل بعد کل ساعة هل دخلت علیه فیها  
 غفلة او لا فان دخلت غفلة استغفر وعن علی اثر کہا فی المستقبل مکنذا  
 حتی یصل الی الدوام ویستشی هذا الاکابر یوق زما ۱۱۔ واستحجہ خواجہ نقشبندیہ  
 لیمار ای ان التوجه الی علیہ العلم فی کل نفس لیشوش حال المتوسط فاما الالاق  
 بہ الاستغفار فی التوجه الی اللہ یحدث لا یراحہ علمہ هذا التوجه توشوش دوم  
 کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہر دم کے ساتھ توشوش بیدار و توجہ سے اپنی ذات سے ہر س  
 میں کہ وہ غافل ہی یا ذرا ذریعہ طریقہ ہر تہیج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور سطح کی ہوشیاری  
 کے واسطے مخصوص ہر کچھ جب کے بڑے اور سلوک کے درمیان میں آئے تو چاہیے کچھ کرتا ہے  
 اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت میں سطح کو کامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت  
 آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوٹے کا ارادہ کرے  
 اسی طرح بلام توقف کرتا ہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طرق کی ہوشیاری  
 مسمیٰ بوقوف زما ۱۲۔ اسکو خواجہ نقشبندیہ نے استخراج کیا اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ توجہ  
 ہونا علم اعلم یعنی انست کہ دیانت کرنا ہر دم میں سلک تو وسط کے حال کو پریشان کرنا ہر دم کے  
 تو متغراق ہو جو جالی اند میں سطح کہ اسکو اپنے متوجہ ہونے کی دانست بھی مازم حال خوف  
 سرجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہر ہوش دوم سے سوئے بندہ کی کے مناسب ہر دم تو وسط  
 اور قد سے مدت کا محاسبہ جب کا نام وقوف زما ۱۳۔ ہر لائق ہر تہیج تو وسط ہی بولانا ہے فرمایا کہ وقوف

ہوش دوم

یانی کو مہر و مہاسبہ کہتے ہیں حدیث میں راوی کہ ہوشیار و متفحص ہو جس نے اپنے نفس کو باہر اور باہر تو  
 کے واسطے عمل کیا اور ایسے لوگوں میں غم فاروقی نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اسکے کہ تم سے  
 حساب لیا جائے اور انکو زندہ کرو قبل اسکے کہ زندہ کیے جاؤ اور مستعبر ہو جاؤ غرض اگر کریم علیہ السلام یعنی خدا کا سامنا ہو  
 فیما بعد میں گا اور میں تم سامنے کیے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز چھپ سکی اَمَا نَظَرُہٗ بِقَدَمِہٖ مَعْنَا لَکَانَ السَّلَامَ  
 یُحِبُّ عَلَیْہِ سَکَنَ لَکَانَ یُنَظَرُ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ  
 الشَّعْرِیْنَ لِحَافِہٖ وَلَا تَوَلَّی اِلَیَّ یُفَسِّدُ عَلَیْہِ حَالُہٗ وَیَمْنَعُہٗ کَا مُوَسِّیْدِہٖ وَفِی حُکْمِہٖ لَوَیْسَ اَمَّا  
 اِلَیَّ اَصْحَابِ الدَّارِیْنِ اَصْحَابِہٖ سَیِّدِی اَلْوَالِدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ اَلْوَالدَیْنِ  
 الْمُنَیْبِیْنِ یَحِبُّ عَلَیْہِ سَکَنَ لَکَانَ یُنَظَرُ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ  
 مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَلَہٗ اَنْجَامٌ مِیْعَۃُ السَّامِیۃِ وَہُمْ مِمَّنْ یُکُونُ عَلٰی قَدَمِہٖ مَعْنٰی  
 عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی ہٰذَا الْقِیَاسِ اِذَا عَرَفْتَ مُتَّبِعَہٗ فَلَمْ تَكُنْ اَحْوَالَہٗ وَوَافِقًا لِّمَآ سَابِقَہٗ  
 یَقَاتِلُ حَتّٰی یَمُوتَہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُہٗ اور نظر قدم سے نوید مراد ہو کہ سالک پر واجب ہو کہ اپنے چلنے پھرنے  
 کے وقت کسی چیز پر نظر نہ کرے سولے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں کچھ کرے اگر  
 اس واسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور عجیب گنگن رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہو اور اس سے  
 روکتا ہو جسکی وہ طلب میں ہو اور کچھ نظر میں نہ لگے کی آوازوں اور لکڑی باتوں کی طرف کان لگانا  
 اپنے والدہ فرستے میں نہ سنا دیتے تھے کہ یہ یعنی نظر کو نہ بچے رکھنا نسبت بندہ کی کہ ہو اور منتہی توجہ  
 ہو کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہو اس واسطے کہ بعض اولیاء سید المرسلین علیہم السلام  
 والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور انکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہو اور بعض نبی موسیٰ  
 علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہو علیٰ ہٰذَا الْقِیَاسِ پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہے کہ اس کے  
 حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں و امہ اعلم اَمَّا سَفَرُہٗ وَوَطَنُہٗ  
 مَعْنَا لَکَانَ یُنَظَرُ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ  
 یَحِبُّ عَلَیْہِ سَکَنَ لَکَانَ یُنَظَرُ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ لَکَانَ فِی حَالِہٖ اِلَیَّ اِلَیَّ قَدَیْرَہٗ

۲  
 اصل شاخ نقشبندیہ  
 و انتظروا نفسکم  
 قاتلہ متشاققا اور مت  
 موت شریف جہی  
 اگر کسی نے  
 نفس و عمل  
 جہاں تک  
 الموت والماضی  
 من انتہی نفسہ  
 ونفسی علی اللہ

ذلک استأنف المؤمن وعلم أن ذلک صفة ثم يقول لا إله إلا الله يعني نعمت  
 عن قلبي الشهي اللاني وأثبت حب الله مكانه وذلك لأن عرف الحق المحبة في  
 داخل القلب كغيره خفية لا يمكن أن يستخرجها إلا بالتفحص لبلوغ ويحب عليه  
 أن يتفحص من في قلبه حسدا لأحدا أو حقد أو عدا من فليكن له كماله ومدة هذا  
 الحكمة اور ضرور وطن کا تو مطلب نقل کرنا صفت بتدریج سیسے صفت ملکیہ فاضلہ کی طرف  
 تو سالک پر واجب ہو کر اپنے نفس کا متفحص ہے کیا او میں کچھ خلق باقی ہو پھر چاہے سکوا جان جا  
 تو سر نہ تو برکے اور جائے کہ میرا بت ہی اس واسطے کہ جو شکل حد سے باز رہے وہ فی الواقع تیز  
 بت ہی پھر کہ لا الہ الا اللہ سے الود کہ کہ میں نے غلامی جزی کی محبت کو بھی کر دیا اور لا الہ سے  
 قصہ کر کے کہ اس کی محبت میں کس اور کسے مقام پر ثابت کر دی اور وہ جاسکی ہے کہ بغیر خدا کی محبت  
 کی رگین دل کا نہ بہت چھی ہو لی ہیں اور کما کما ممکن نہیں مگر کمال تفحص و تلاش سے اس کا  
 واجب ہو کر تلاش کرے کہ اس کے دل میں کیا حاسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہو یا نہ ہو  
 توڑ کر اس کے اس گلے کی مدد سے **ف** صلیق اگر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی  
 محبت کا خالص فراہ کیا تو اس نے اس کو طلب نیات سے باز رکھا اور سب گونے اس کو خوشی کر دیا  
 أما خلوت دل نجس فمعناه أن تشتغل بقلبه بالحق في الأحوال كلها من اللذات  
 والکلام والأكل والشرب المشي فحب أن يحصل السالك مملكة التوجه إلى  
 الحق في وقت الاشتغال بهذه الاشتغال قلل خواجہ نقشبند قدس سرہ اللہ عنہ  
 في قولهم غرمت قاترا رجال لا تلوهم ثم تباروه ولا يبر عن ذكر الله بل الحق أن  
 التوجه من الفقر أو دوام التعلق بالله يكون عمليا مظنة للربوبية والسمعة  
 فالأولى أن يكون الرزي في العلم والديانة والجهاد في الطاعة ويكون القلب  
 مع الحق دائما قال الخواجه علي الزمخشري بالفا ربانية ثم عرض أن شو آشنا  
 والذين سبكانه وشواين جنين يباروش كرم يبعث الله سبحانه مدد و طرح انجن کا

خارج وطن

خارج وطن

یہ مطلب ہو کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہے اپنے جمیع حالات میں پڑ جانے میں اور کلام کرتے اور  
کھانے اور پینے اور چلنے میں تو سوا لگے ہو جب کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا لگائے قوت بخیر  
پونہ چاہے ان اشغال کو روکی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہو جس  
کے قول میں کہ مرد و لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت و کراہی سے غافل نہیں کہ فی حقیقت  
کتاب پر دل پیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہو ملک حق یہ ہو کہ لباس فقر نشان مند ہو نا اور ہمیشہ  
متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح کہ لوگوں پر رحمی ہے امین اگر خدا کھانے اور سنانے کا منظم ہو تو ہرگز یہ  
کہ وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتناب فی الطاعات واللون کا ساہو اور دل ہمیشہ حق چاہے  
ساتھ ہے چنانچہ خواجہ علی رامینی نے یہی مضمون فارسی کی بہت میں ادا کیا یعنی اندر سے آشنا  
رہا اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی بیاری چال کتر ہو جان میں فترت ہم کتابی مصنف  
حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں نہ فرمایا کاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں بنائے  
واسطے کہ حلال کی وضع اور لباس اختیار کرے اور باقی یہاں کہ عوام کو اس کے ساتھ عقیدہ ہوگی یہی  
گمان کرینگے کہ یہاں کتاب کی طرح انکودیشی اور ولایت کیا نسبت بخلاف لباس فقر کے مطلق  
ترک لباس کے حکایت ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے پوچھا کہ کلبا کی عین مشغولی میں  
توجہ الی اللہ کھنا اور غافل ہونا کیونکر متصور ہو اور یہ کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمہ نے اس کی مثال  
کیا کہ جبال لا تریہم حجازہ ولا تریہم عن ذکر اللہ واما لک ذکر فصحاح ذکر اللہ تعالیٰ اما  
بالنقی والاثبات کا وبالاثبات التجویح کا مکرر تفصیل اور یاد کرے مراد ذکر اللہ ہی بانفی  
والاثبات یا اثبات مجروح چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی یاد کرے مراد یہ ہو کہ ہمیشہ پیش کر کو کار  
کراے جسکو مراد سے سیکھای بیان تک کہ حق جل شانہ کی مطوی حال ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ  
فرمایا کہ مقصود ذکر یہ ہو کہ کل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم ہواسطے کہ  
ذکر یعنی یاد و فرغ غفلت کا نام ہو کہ فی الحاشیہ الغریبہ واما بازگشت فمعنا ان لا یصح بعد  
کل حالیکہ من الذکر لک لک مکررات او محسن مکررات الی المناجا و فیدعو اللہ عزوجل



جب ظاہر ہو چکا کہ تو نفس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا چلو سکا دور کرنا مشغل میں  
 تو یہ یعنی نگاہ اشت طریقہ ہو حاصل کرنے ملکہ خلوت تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطروں سے  
**ف** مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت و ساعت بھول میں کھنا چاہیے بزرگوں کے نزدیک  
 یہ امر عموماً ہو اور کیا کاملین کو یہ دولت تا زمانہ راز حاصل رہتی ہو و اما یادداشت قیاساً  
 عَنِ التَّوَجُّهِ الصِّرَافِ النِّجَاحِ دَعِيَ الْأَلْفَاظِ وَالتَّحِيلَاتِ إِلَى الْحَقِيقَةِ وَاجِبِ الْعُجُوبِ وَنَظَرِ  
 أَنَّهُ لَا يَسْتَقِيمُ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ السَّامِ وَالْبَقَاءِ السَّائِبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَوْرِيادُ تَوْجُّهِ تَوْجُّهِ  
 سے جو خیالی ہو الفاظ اور تحیلات واجب جو کی حقیقت کی طرف اور حق بتایہ ہو کہ ایسا متوجہ ہونا مستقلاً  
 حاصل نہیں ہوتا مگر نائے تام اور بقائے کامل کے بعد و اما علم خلاصہ یہ کہ یادداشتات مقدس کے  
 و حیان کا نام ہو جو بلا فیض الفاظ اور تحیلات کے ہو یہ دولت منتہی ان لایات کو الہیہ حاصل ہوتی ہے  
 جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْكُمْ خَمِيَّةً أَوْسَعُ آيَةٍ أَمَّا وَقُوتُ زَمَانٍ فَقَدْ ذَكَرْنَا تَقْسِيمَهُ أَوْرَقُونَ  
 زمانہ کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش و مردم کی تفسیر میں بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے مائل کرنا غفلت  
 الی یا نہیں در صورت غفلت استغفار کرنا اور آئینہ کھلو اسکے نزدیک بہت باندہ رضا و اما وَقُوتُ  
 عَدَدِي فَهُوَ التَّحَافُظَةُ عَلَى عَدَدِ الْوُتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ أَوْرَقُونَ عَدِي تَوْعُودُ طَاقِ كِي  
 محافظت کرنے کا نام ہو اور اس کا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت و اما وَقُوتُ قَلْبِي  
 فَهَذَا التَّوَجُّهُ إِلَى الْقَلْبِ الَّذِي هُوَ مَوْجِعٌ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ حَتَّى تَلْقَى الْقَلْبَ فِي هَذَا  
 التَّوَجُّهِ كَالْحَيَّةِ فِي مَرَامَةِ الصُّرْبِ كَاتٍ عِنْدَ الْبَحْرِ لَا يَتَرَكُ أَوْرَقُونَ قَلْبِي عِبَارَتِ ہر اس قلب کی  
 جو بائیں طرف چھائی کے نیچے موضع ہر اوکھٹ اس توجہ کی ویسی ہر جیسے قربان کی رعایت میں مکت ہو  
 مشائخ کاویر کے نزدیک یعنی تاپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کامل میں داخل نہ ہو  
 تا بہتہ ہیج خدا ہی میں توجہ منحصر ہو جاوے **ف** مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح ہو کہ اوپر اُٹھ  
 رہے اُٹھائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کرے اور اس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مائل  
 اور یکبارہ چھوٹے خواجہ نقشبندیہ نے مجلس اس رعایت عدہ کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور

یادداشت  
 وقوت نامی  
 وقوت عدوی  
 وقوت قلبی

و توفیق قلبی تو اوتنے نزدیک نہ ملے ذکر میں لازم ہے چنانچہ بطور شد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ تقصیر  
 ذکر سے دفع غفلت ہو اور یہ حاصل نہیں بدون و توفیق قلبی کے اور کیا خوب کسی کما حقہ سیر  
 علی بغیر قلبیک کہ کمال طائرہ فتن ذالک لا حول و لا قوۃ لہ یعنی اپنے دل کے اٹھ بے پر بند  
 کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے بچیں حالات عجیبہ پیدا ہو گئے و التفتش بندہ تصرفات  
 عجبیۃ من جمیع الہمتۃ علی مراد فی کون علی و فی الہمتۃ و التاثر فی الطالب  
 و دفع المرض عن المریض و افاضۃ التوکل علی العاصی و التصرف فی فی الناس  
 حتی یحیوا و یعظموا و فی مداریکہم حتی یتمثل فیہا و افعال عظیمہ و اصلاح  
 علی نسبتہ اهل الله من الاحیاء و اهل القبور و الاشرار علی خواطر الناس و ما  
 یحیط فی الصدور و کشف لواقیع المستقبل و دفع البلیۃ النازلہ و غیرہا و  
 نحن نکتبہا علی مودج منہا اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات میں بہت باریکدستی لازم  
 پس ہوتی ہے و مدار بہت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر  
 توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا کادہ محبوب و معظم ہو جاوین یا و کون خیال  
 میں تصرف کرنا انہیں واقعات عظیمہ مثل مون اور آگاہ ہو جانا اہل مدی کی نسبت پر زندہ ہوں  
 یا اہل تدبر اور لوگوں کی سنطرات قلبی پر اور جوانی کے سینوں میں غلج کرنا اور اوپر مسلح ہونا اور قلع  
 آئندہ کا کشف ہونا اور بلا سے نازل کو دفع کر دینا اور سوائے انکے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تم کو  
 اکتا کے دیکھنے والے انہیں سے بعض تصرفات پراگاہ کرتے ہیں بطریق نمونہ کے اما احدیہ و  
 عند کبر الہمتۃ أصحاب الفناء فی اللہ و البقاء فیہ فلہا شان عظیمہ و اما عند  
 سائرہم فالنائب فی الطالب ان یقوجہ الشیخ الی نفسہ الناطقۃ و یصلہا  
 بالہمتۃ النامیۃ العویۃ ثم لیستغفر فی نسیبہ بالجمعیۃ و ہذا اصعب ان یتکون  
 نفس الشیخ حاملۃ لیسبۃ من نسب القوام و کانت مملکۃ راعیۃ فیہا متنعقل  
 نسبتہ الی الطالب علی حسب استعدادہ و منہم من یشوب بلیۃ الشیخ الذل

ایہا طالب

تصرفات نقشبندیہ

وَالضَّرْبُ عَلَى تَلْبِ الطَّالِبِ إِذَا غَابَ الطَّالِبُ عَنْهُمْ يَتَحَكَّمُونَ صَوْنًا وَسِقَاجًا وَصَوْنًا  
 إِلَيْهَا أُولَئِكَ تَصْرِفَاتُ كَالْمَلِكِ نَقِشْبَنْدِيُونِ كَزَيْدِكَ جَوْفَانِي السُّدُورِ بَقَاءُ السُّدُورِ كَالْمَلِكِ  
 أَوَّلِيٍّ أَوَّلِيٍّ شَانِ عَظِيمٍ أَوَّلِيٍّ أَوَّلِيٍّ كَزَيْدِكَ سَوَابَاتِي مَتَوَسِّطِينَ كَزَيْدِكَ طَالِبِ مِينَ تَائِيهِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ مِينَ  
 كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 ابْنِي نَسَبَتِي مِينَ جَمِيعَتِ خَاطِرٍ أَوَّلِيٍّ تَصْرِفٍ أَوَّلِيٍّ تَصْرِفٍ أَوَّلِيٍّ تَصْرِفٍ أَوَّلِيٍّ تَصْرِفٍ أَوَّلِيٍّ تَصْرِفٍ  
 ان زَبْرُكَونِ كَزَيْدِكَ نَسَبَتِي مِينَ أَوَّلِيٍّ نَسَبَتِي مِينَ أَوَّلِيٍّ نَسَبَتِي مِينَ أَوَّلِيٍّ نَسَبَتِي مِينَ أَوَّلِيٍّ نَسَبَتِي مِينَ  
 نَسَبَتِي مِينَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 تَوَجُّعٍ سَائِرٍ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 صَوْنَتِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 خِيَالِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 وَالطَّلَبِ يَحْيِي كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 وَأَخْبَرَنِي مَنْ أَتَى بِهِ أَنَّ مِنَ الشَّيْءِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالْكَفَى وَالْأَثْبَاتِ وَتَعْنِي بِهِ  
 أَرَادَ لِهَذِهِ الْأَقْدَامِ أَوْ لَا رَازِقَ أَوْ مَا يَنْبَغِي هَذَا أَلَا اللَّهُ فَاتَهُ الْفَاعِلُ لِهَذَا  
 الْفَعْلِ أَوَّلِيٍّ تَوَجُّعَاتٍ هِيَ جَمَاعَةُ خَاطِرٍ أَوَّلِيٍّ تَوَجُّعَاتٍ هِيَ جَمَاعَةُ خَاطِرٍ أَوَّلِيٍّ تَوَجُّعَاتٍ  
 اسطرچہ کر دل میں کوئی خطر نہ سماے سو اس مراد کے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب تھی ہر دور مجاور  
 دی اوسے جیسے مجھ کو اعتماد ہو کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور اَلَا اللہ سچا ارادہ  
 کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹالنے والا نہیں اور کوئی روزی نیسے والا نہیں یا اوسکے مناسب  
 جو مدعا ہو سو اے اللہ کے فاعل ہونے فرمایا مجھ کو متوقع سے مراد اخوان محمد دلیل ہیں اور  
 بعضے مشائخ سے مجھ سے مشائخ مراد ہیں اَمَّا رَفْعُ الْمَرْضَى فَعَبَادَةُ عَنَّا أَنْ تَخَيَّلَ نَفْسُهُ لِمَنْ يَنْفَعُ  
 وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرْضَى وَيَجْعَلُ إِلَهُهُ يَحْيِي كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ كَزَيْدِكَ طَالِبِ  
 هَذَا فَإِنَّ الْمَرْضَى يَتَقَلُّ بِالْمَرَضِ هَذَا مِنْ عَجَائِبِ مَخْرُجِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ أَوَّلِيٍّ

طریقہ تائید طالعہ نقشبندیہ

حقیقت میں



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو کھلاں سے عبات ہو کر دو صاحب نسبت اپنی ذات کو بجا خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں  
 ہو اور اسپر بہت کوجع کرے اس طرح کہ اس کے دل میں کوئی خطرہ آئے سوا اس تصور کے تو میری کسی  
 بیماری اس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ عجائبات قدرت اور صفت ایزدی سے ہو اس کی متوجہ  
 مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوے گا کوئی  
 گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ متوجع  
 دل ہو اور زبان سے یہی کہے یا تَنْجِيبُ الْمَضْطَرِّ اَوْ اَعَادَ تَكْلِيفُ الشُّكْرِ اَوْ اِسْمَ نَاجَاتٍ وَ تَضَرُّعِ  
 کے درمیان میں کہے کہ شخص کو کسی بیماری یا ابتلا صحت اُمل ہو جاوے اور وہ اس طریقہ پر جو صفت  
 قدس سرہ نے ارشاد کیا اَوْ اَمَّا اَقَاصِدَةُ الْقَوْلِ فَصَوْنُهُ اَنْ لَا يَخْتَلِ نَفْسُهُ ذَلِكَ الْعَاوِي  
 بَعْدَ اَنْ اَتَرَفِيهِ نَوْعٌ تَاثِيْرٌ كَانَ نَفْسُهُ اَقَاصِدَتْ اِلَى نَفْسِهِ وَ وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ  
 اِتِّصَالٌ مَا تَقَرَّبَتَا فَمُنْدَمٌ وَ لَسْتَ غَفَرًا لِلَّهِ فَإِنْ ذَلِكَ الْعَاوِي يَنْتَوِبُ عَنْ قَوْلِهِ  
 اور اَقَاصِدَةُ تَوْبَةٍ مَوْجِبَةٍ ہو کر صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کچھ سہین  
 تائید کرے اس طرح کہ گویا اس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں اتون میں اتصال ہو گیا پھر  
 از سر نو شروع کرے سوا اس مصیبتِ ناوم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے  
 تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا وَ التَّصَرُّفُ فِي قُلُوبِ النَّاسِ خَفِيٌّ يُخْبِرُ اَوْ فِي مَلِكٍ كَيْفَ خَفِيٌّ  
 يَتِمَّتْ فِيهَا الْوَاقِعَاتُ صَوْنُهُ اَنْ يُصَادِمَ نَفْسًا لِّغَالِبِ يَقُوَّةِ الْهَمَّةِ وَ يَجْعَلَهَا  
 مُسْتَعْمِلَةً لِنَفْسِهِ ثُمَّ يَتَخَيَّلُ حُبَّ الْحَبَّةِ اَوْ الْوَاقِعَةَ وَ يَتَوَجَّهُ اِلَيْهَا بِجَمَاعٍ قَلْبِهِ  
 اَوْ اِلَى الْمَوْجِبَةِ اَلَيْسَ تَاثِيْرٌ تَرَوْنَ لِيَطْعَمُ فِيهِ الْحُبُّ وَ يَتِمَّتْ لَهُ الْوَاقِعَةُ اَوْ تَصَرُّفُ كَرَامَةٍ  
 لوگوں کے دل میں ناوہمین محبت آجائے یا ان کے محلِ ادراک میں تصرف کرنا اور نہین متعلق  
 ہو جاوے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بقوتِ بہت طالب کے نفس سے بڑھ جاوے اور اس کو اپنے نفس سے  
 متصل کرے پھر محبت یا دفعی صورت کو خیال کرے اور اپنی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمیعت  
 تواوہمین اثر ہو گا جس کی طرف متوجہ ہو اور وہ میں محبت ظاہر ہو جائے گی اور واقعہ اس کے ذہن میں صورت

طریقہ توبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَیُکْرِمُ بِهَا وَیُکَلِّمُهَا عَلَى الْإِطْلَاحِ عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ الدِّیْنِ فَکَرِیْمٌ أَنْ یُفْیَسِّرَ بَيْنَ یَدِیْهِ إِنْ كَانَ  
 حَیًّا أَوْ عِنْدَ قَدْرِهٖ إِنْ كَانَ مَیْتًا وَیُفْیَسِّرُ نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَیُفْیَسِّرُ رُوحَهُ عَنِ  
 رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَاقَ حَتَّى یُعْمَلَ بِهَا وَیُجْزَلَ لَهُ ثُمَّ یَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَکُلُّ مَا وَجَدَ  
 فِیْهَا مِنْ الْکُفْرِ فَهُوَ نِسْبَةٌ هَذَا الشَّخْصِ لَا عَمَلٌ أَوْ دَلَالٌ إِلَّا سَلَّ نِسْبَتَهُ مَطْلَعُ نِسْبَتِهِ  
 بِهٖ طَرِیقَہٗ بِرُوحِہٖ سَائِمٌ مِثْلَہٗ اِکْرُوہُ زَمَنَہٗ یُوَیِّلُا وَسَلَّی قَبْرِہٖ کَیْ سَمِیْثَہٗ اِکْرُوہُ مَدَّہٗ یُوَیِّلُا وَنِسْبَتِہٖ اِکْرُوہُ  
 ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اوسکی روح تک پونہ لائے چند ساعت بیان تک  
 کہ اوسکی روح سے متصل ہو اور لمبا بے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے  
 نفس میں پائے تو الیہ وہی اوس شخص کی نسبت ہو وَاَمَّا الْاَشْرَافُ عَلَى الْاَخْطَا طَرِ  
 فَطَرِیْقَہٗ اَنْ یُفْیَسِّرُ نَفْسَهُ عَنْ کُلِّ حَدِیْثٍ وَخَاطِرٍ وَیُفْیَسِّرُ نَفْسَہٗ اِلٰی نَفْسِ هَذَا  
 الشَّخْصِ قَانَ اُحْتِکَہٗ فِی نَفْسِہٖ مَعْدِنِیَّتٍ مِّنْ قَبْلِ اِلَیْہَا سَیْہُوَ سَاطِرٌ اَوْ شَرٌّ  
 خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خط سے  
 خالی کرے اور اپنے نفس کو اوس شخص کے نفس تک پونہ لائے پھر اگر اوسکے دل میں کچھ کھائے اور  
 کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے کے تو وہی بات اوسکے دل کی ہو وَاَمَّا کَشْفُ الْوَقَائِعِ  
 الْمُسْتَقْبَلِہٖ فَکَرِیْمٌ اَنْ یُفْیَسِّرُ نَفْسَهُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا اِنْ تَطَارَ مَعْرِفَہٗ هَذِهِ الْوَاقِعَہٗ  
 اِذَا اِنْقَطَعَ عَنْہُ کُلُّ حَدِیْثٍ وَكَانَ اِلَا تَطَارَ کَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ یُرْوِ  
 نَفْسِہٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰی الْمَاءِ اَوْ عَلٰی اَوْ السَّافِلِ یَقْدَرُ اسْتِعْدَادُہٗ وَ  
 یُجْعَلُ دَیْرُہٗمَ قَانَا عَنْ قَرِیْبٍ یَنْ کَشْفُ عَلَیْہَا اَمْرٌ یُخْفِیْ خَالِیْقِ اَوْ شَرِّہٖ  
 وَاقِعَہٗ فِی الْیَقْظَہٗ اَوْ ذُو قَالِی الْمَتَامِ اَوْ وَقَالَ آمِنَہٗ کَشْفُ کَاطَرِہٖ بِہٖ کہ اپنے دل کو  
 خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعے کے دریافت کے انتظار سے پھر جب اوسکے دل سے ہر خطہ  
 منقطع ہو جائے اور انتظار اس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اتنی ہی روح کو  
 ساعت بساعت ملا علی را ملا اسفل کی طرف بلند کرتا شروع کرے بقدر اپنی ہمت بلند کرے اور وہیں

طریقہ طلاع نسبت الیہ

طریقہ اشرف خواطر

طریقہ کشف وقایع آمینہ

طرح کیلئے توجہ اور سہل عملی اور یکجا خواہم اکتف کی آواز سے یا جاگتے ہیں اور اس وقت کو یکجا ہونا  
 میں ف ملا علی ملائکہ کو رہیں کہتے ہیں مگر میں بارگاہ صمدیت میں اور عمل اور رضا و قنوت میں  
 اور بلا سالار دوستی میں جو مراتب میں اوستہ میں و اما قدفع البلیۃ التالیۃ فطریقہ  
 ان یحیل تلك البلیۃ بہا و بہا المثل الیہ و یحیل مصاہرتہا و قدفعہا بقوتہ  
 یجمع ہمتہ علی ذلک و یرفع بنفسہ زمانا بعد زمان الی حد الاملاہ علی  
 او السافل و یحیل ذلک علیہا عن قرین تنذیع و اللہ اعلم ما ہذا ربک نے کہا  
 یہ طریقہ بڑا اس بلا اور اسکی ہمت مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اسکی صداقت اور دفع اسکی  
 بقوت تمام خیال کرے پھر اپنی ہمت کو اوپر جمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملا علی ملائکہ  
 کے مکان کی طرف بان کرے اور زمین کی طرف کیسہ ہو جائے تو غریب دفع ہو جائے گی و اللہ اعلم  
 و شرط ہذا و التصرفات و ما یجری بخولہا اتصال نفس المؤمن بنفس المؤمن و لا کلام  
 بہا و لا فضاء الیہا و اصحاب التجرید بنحو انہی المہدن یفرقون ہذا الاتصال  
 و یقیدون علی غیبیہ و اللہ اعلم و ہذا الذی ذکرنا من الاشغال ہو الذی  
 کان یختار سیدی الوالد القدس سرہ اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو کہ قائم مقام ہیں  
 متصل کرنا ہوا دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جسیں تاثیر کرنا منظور ہو اور بلا دینا اس کے ساتھ  
 اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ بدن کے جھابو تے پاک ہو گئے ہیں اس اتصال کو چھانچتے ہیں اور  
 اس کے حاصل کرنے پر قادر ہیں اسد علم اور یہ جہ اشغال نہیں مذکور کیے وہ جہ جنکو طے والدہ شہد  
 کرتے تھے و للشیخ احمد الشہید ندوی اشغال انہی فلند کہ رہا یا انجمال اعلم ان  
 تعالیٰ خلق الانسان سیک لطائف ہی حقائق مفردہ و یحی الیہا کما ہو ظاہر کلام  
 الشیخ و اتباعہ اوجہات و اعتبارات للنفس لئلا یطغی فی شغی باعتبار قلبا  
 باعتبار اخر و اخری غیر ذلک و هو الذی اختارہ سیدک الوالد و صوفی صورتہا  
 فرسمہ و قال فی القلب ثمرہ دائرہ انہی فی ہذا الدائرہ فقال فی الروح الی

وہ

وہ



ارتباط ہر بدن کے بعض اعضاء سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگلیں ہر اور روح کا ارتباط بائیں چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل ہر اور سر کا تعلق دائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہو اور دھڑکی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف مائل ہر اور اعضاء کا مقام خفی کے اوپر ہر اور سر وسط میں ہر اور نفس کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہر اور ہر ایک عضو میں اعضا مذکور سے نبض کے مانند حرکت ہر توشیح ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اہم ذات خیال کرنے کا اور فراموشی میں پھر نفسی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لا کے لفظ پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور اولا اللہ کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر امداد علم مولانا نے فرمایا کہ شیخ محمد کے تابع کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر لطیف کا نور ہر اور رنگ علیحدہ ہو تو قلب نور زبر اور روح کا نور سرخ ہو اور سر کا نور سفید ہو اور خفی کا نور سیاہ ہو اور خفی کا نور سبز ہو اور سر کا مقام قلب اور خفی کے بائیں ہر اور خفی سب لطائف میں الطیف اور حسن ہر اور روح الطیف ہر قلب متشایخ مجاہد میں محل ہو کہ ہمت اور توجہ اسم اس کا ذکر کو ہر لطیف میں لطف کو ہر سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے اور حرکت کو محسوس ہوتا ہو اور اس کے ساتھ اسم اس کا ذکر کو ہر لطیف میں ہر اور حیرت اور توجہ ہر اور ہر لطیف کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفسی اور اثبات کی تعلیم کرتے ہیں خیال کی زبان و زیادت کو لا کے اور ہر ایک کو لا کے اور کلام کو اپنے منوط پر یا پستان است پر ہر ہر اور کلام لا اللہ کو لطائف مشبہ ہر ہر اور ہر ایک

### فصل ساتون

مَرْجِعُ الطَّرِيقِ كُلِّهَا إِلَى تَخْصِيصِ هَيَاةِ نَفْسَانِيَّةٍ تَسْمَى عِنْدَهُمْ بِالنَّسَبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَأَرْثَاءٌ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ وَالنُّورِ مِنْ مَشَاخِجِ طَرِيقُونَ كَامِيَّاتِ نَفْسَانِيَّةٍ كِي تَخْصِيصُ هُوَ جَسْمُ صَوْنِ نَسَبَتِ كَتَمْتِ بَيْنَ بَسْوَاطِ كُنُسَتِ اَمْرُ وَجَلَّ كِ انْتِسَابُ وَرَتَبَاتُ سَعَابَتِ هُوَ اَوْرَاوَكِي نَزْدِكِ سَمِي سَكِينَةِ اَوْرَنْوَرِ وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَةٌ فِي النَّفْسِ اَلْاَلْاَلَةِ مِنْ بَابِ الشَّيْبَةِ اِلَى اَلْمَلَاكَةِ اَوْ اَلطَّلَعِ اِلَى اَلْجَبَرُوتِ اَوْرَسَبَتِ كِي حَقِيقَتِ اَوْرَامِيَّتِ كَيْفِيَّتِ هُوَ جَوْ نَفْسَانِيَّةٍ مِّنْ حُلُولِ كَرُكِي بِرَازِ قَسْمِ شَبِيهِ هَرِجَانِ اَلْاَلِ اِيَّا طَوْنِ عَامِ جَوْتِ كِي وَ تَقْصِيصُهُ اَنَّ الْعَبْدَ اَدَّاهُ وَهْمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ اَلَا ذَكَرًا حَقِصْلَ لَهْ صِفَةٍ

نفسانی



نسبت ہے پھر اسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر قطع الی الجوت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا  
 قاعدہ لکھ دیا سو سکو اکل کر تاکہ توراویا بھو لا تظن ان ان النسبة لا تحصل الا بهذا  
 الا شغال بل هذه طريق لتحصيلها من غير حصر فيها و غالباً رأيت عيني ان  
 العقابة والتابعين كانوا يحصلون السكينة بقرق اخرى فمنها الموهبة على  
 الضلوات السبيل في الخلوة مع المحافظة على شريطة الخشوع والحضور  
 ومنها الموهبة على الطهارة وذكر هاديم اللذات وما أعد الله للمتطيعين  
 له من الثواب للعاشرين له من العذاب فيحصل انفكاك عن اللذات الحسية  
 وانفكاك عنها ومنها الموهبة على تلاوة الكتاب والتدبر فيه واستماع كلام  
 الواعظ وما في الحديث من الرقاق والجملة فكانوا يواظبون على هذه الاشياء  
 مدة كثيرة فتحصل ملكة راسخة وهيئة نفسانية فيحافظون عليها بقية العمر  
 وهذا المعنى هو المتعارف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من طريق  
 الاشفاق في ذلك والاختلاف الالوان واختلاف طرق تحصيلها او بربان  
 انما جو نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر انھیں اشغال سے بلکہ حق یہ کہ یہ اشغال بھی اسکی تحصیل کا  
 ایک طریق ہے اور انھیں میں کچھ انحصار نہیں اور بربان سے نزدیک بل غالب ہے کہ حضرات صحابہ و تابعین سلمین  
 یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو بخدا ان کے طریق تحصیل کے موافقت و صلوات  
 اور تسبیحات پر غفلت میں شرط خشوع اور حضور کی محافطت کے ساتھ ہونا اور اسکے احکامات پر اور  
 موت کی یاد پر جولہ کی کاٹنے والی ہی محافطت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب  
 عطا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب عین فرمایا ہو سکے ہمیشہ یاد رکھنا تو اس طاقت اور  
 یاد کے سبب لذات سببہ انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور بخدا اسکے موافقت و توفیق کی  
 تلاوت پر اور اس کے معافی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سے پر اور ان کو ہادی کے حامل  
 کرنے پر جسے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہ و تابعین ان شیلے مذکورہ پر مدت کثیرہ موت

نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر انھیں اشغال سے بلکہ حق یہ کہ یہ اشغال بھی اسکی تحصیل کا ایک طریق ہے اور انھیں میں کچھ انحصار نہیں اور بربان سے نزدیک بل غالب ہے کہ حضرات صحابہ و تابعین سلمین









یعنی ہونے کی ایسی آواز آتی تھی سیدہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہو **مولانا** نے  
 حدیث میں وارد ہر کہ دفعہ میں داخل ہو گا وہ درجہ و رما اللہ کے خون سے یہاں تک کہ وہ دھڑ  
 پھر جائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ کثیر البکات تھے انھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ  
 پڑھتے تھے اور جیسے بن مطعم نے کہا کجب میں یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی آم  
 من غیر شکر انتم انما لکنون تو کو یا میرا قلب و گناہوت وَمِنْهَا الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ اسخَر  
 الْحِفَاظُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصِّ  
 جَرَةُ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَانَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقِيَ بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ  
 اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ كَرَاهِ  
 الرَّجُلِ الصَّالِحِ اَوْ نَرَى لَهُ جُزْءًا مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِيهِ  
 قَوْلُهُ لَعَالَى لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اَوْ نَحْلُ مَا لَا رَفِيعَةَ فِيهَا خَوَابُ هُوَ حَافِظُ  
 حدیث نے روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک سے نبوت کے جیسا الیہ  
 حرمون میں سے ایک حصہ ہو اور آنحضرت نے فرمایا باقی رہ گیا میرے بعد نبوت سے مگر مشرت صحابہ  
 اہل او مشرت کیا میں یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک دیکھے یا اس کے واسطے دور  
 سچا خواب کچھ وہ نبوت کے جیسا الیس حصوں میں سے ایک حصہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ او  
 واسطے بنائے ہر مذکافی دنیا میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالح یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ  
 کہ نبیات دنیاوی سے سچا خواب ملو ہر **مولانا** نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 سالکوں کے خواب کی تعبیر فرما کرتے تھے تا انکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور اُٹھا کرتے کہ  
 سے کسی خواب کچھ تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اس کی تعبیر فرماتے تھے وَاللَّهِ بَالُو  
 الرَّؤْيَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَمَنَامِ اَوْ رُؤْيَا الْجَنَّةِ وَالنَّارِ  
 اَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ الْمُبَشِّرَةِ كَبَيَّتِ اللَّهُ لَهُ  
 وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَّتِ الْمُقَدِّسِ ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَا

۴  
 اسکو تطبیق مائون  
 میں نہیں ہے وہ صحابہ  
 شخصوں میں کچھ خرافات  
 کہتے تھے کہ اسکا معنی  
 جانو مائون

الْاٰتِیَةِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰی اَوِ الْمَاضِیَةِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَوْ رُوْیَةِ الْاَنْوَارِ  
 وَالطَّیْبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ وَالْعَسَلِ وَالسَّمَنِ كَمَا هُوَ مَحْدُوْنٌ فِیْ كِتَابِ الرَّؤِیَا مِنْ  
 الْاَصُوْلِ وَرُوْیَةُ الْمَلَائِكَةِ فَقَالِی الْحَدِیْثُ اِنْ رَجُلًا كَانَ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ ذَاتَ  
 لَیْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظِلَّةٌ فِیْهَا اَمْتَالُ الْمَصَابِیْحِ اِلٰی اٰخِرِ الْقِصَّةِ اَوْ رُوْیَا مَا مَعَهُ سَعَادُ  
 نَبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کِی رُویت ہر خواب میں یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صاحبین اور انبیاء علیہم السلام کا  
 اسکے بعد مکانات منبر کے کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ محرم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکے بعد رتبہ ہر واقعہ آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق رویت کے واقع ہوں  
 یا واقع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک یا ٹھیک یا انوار اور طہیات کا دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا  
 چنانچہ کتب حادث کی کتاب اروایں مذکور ہر اور سطح فرشتوں کا دیکھنا جاننے کی حالت میں حدیث  
 میں ارہم کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک آنے تو ایک سیایان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تاخر حصہ  
 ف قصہ مذکورہ مجاہدین کی روایت یوں ہے کہ اس میں بن جعفر تہجد کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے  
 تو ایک سیایان آسمان کی طرف جس میں چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اونکا کھوٹا  
 بھر گئے لگا اونھوں نے یہ قصہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا وہ فرمایا کہ مجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا  
 اونھوں نے کہا نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھ جاتا  
 تو صبح کے وقت اوکو لوگ کچھ لینے وہ غنی نہوتے مترجم کہتا ہر رویت نبوی جمیع مقامات اس واسطے  
 مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے  
 مجھ کو خواب میں دیکھا اوسنے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت نہیں پکڑ سکتا نہ تو  
 فرمایا وہ دھواور شہد کے مانند سفید پیرون کا بھی خواب ہوا احمد اور ترمذی نے عایشہ صدیقہ سے روایت  
 کی کہ کس نے ورقین نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو حدیث الکبریٰ نے کہا کہ اوسنے  
 تو اپنی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل کہ اپنے گھر کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 میں نے اوس کو خواب میں دیکھا اوس پر سفید پوشاک تھی گروہ درختی ہوتا تو اوس پر لباس سفید نہوتا







حضرت فرماتے تھے کہ جسکو باؤ لاگتا کالے اور اوسکے دیوانہ ہو جانے کا خون ہو تو اس آیت کو روٹی کے  
چالیس ٹکڑوں پر کچھ اٹھو گیندوں کی مانند لفظ روید ایک اور اوس سے کہد کہ ہر دن ایک کلمہ اٹھا کر  
وسمعتہ یقول من قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة اور میں اور حضرت  
سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا ترجمہ کنایہ پر عمل  
حدیث کے موافق ہو ولسد اعلم وسمعتہ یقول من قرأ عند نومه ان الدين امنوا  
عملوا الصالحات الى اخره سورة الكهف سأل الله تعالى ان يوقظہ فی ای  
ساعۃ اذ ايقظہ الله تعالى فیھا اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے  
سوئے کے وقتہ ان الذين امنوا وعملوا الصالحات سورة الكهف کے آخر تک پڑھے اور ابتدائی  
یہ دعا کہ کرا اوسکو گانے حبش قتل کا رادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو جگایا دینی وقت ترجمہ کہتا ہوں  
سورہ کہف آیات مذکورہ یہ ہیں ان الذين امنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس  
نزلا قالین فیہا لا یسبون عنہا ولا یجوز علیہم کوکان الجہنم اذا الکلمات بدی لفقہ النجری قبل ان یخضع  
کلمات ربی وکوجبتا بملکہ وداقل انما انما یشرک فیہ فی النجری الی انما الکلمہ وادو احد من کان یرجو  
لقا ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احد ایہ عمل حدیث کے موافق ہو چنانچہ داری نے اپنے  
مستندین روایت کیا کہ انی بحاشیۃ الغزیریہ وسمعتہ یقول اکتب هذه الفقرة وعلیہ  
فی عقی الطفل یحفظہ الله تعالیٰ بسم الله الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات الله التا  
مین من شر کل شیطان وھامۃ وعین کاذبۃ یحفظ من الف الف لا حول ولا  
قوة الا باللہ العلی العظیم اور سائیں حضرت اہ سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو کو اور لڑکی  
گردن میں لٹکا حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیکے گا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو کو ترجمہ اوسکا یہ ہوگا  
کلمات الہیکہ جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پیامہا گستاہوں ہر شیطان اور کائنات کے لیے اور نظر کا  
والے کی آنکھ کی شر سے میں پیامہی مس لکھ لاول لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قطع میں وسمعتہ  
یقول هذا الذکاء امان من کل افتۃ یقرأ اصباحا ومسائلا بسم الله الرحمن الرحیم انبؤنی

نہایت اہم ہے کہ اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر کچھ اٹھو گیندوں کی مانند لفظ روید ایک اور اوس سے کہد کہ ہر دن ایک کلمہ اٹھا کر  
وسمعتہ یقول من قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة اور میں اور حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اوسکو فاقہ نہیں ہوتا ترجمہ کنایہ پر عمل  
حدیث کے موافق ہو ولسد اعلم وسمعتہ یقول من قرأ عند نومه ان الدين امنوا عملوا الصالحات الى اخره سورة الكهف سأل الله تعالى ان يوقظہ فی ای  
ساعۃ اذ ايقظہ الله تعالى فیھا اور میں نے ان حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سوئے کے وقتہ ان الذين امنوا وعملوا الصالحات سورة الكهف کے آخر تک پڑھے اور ابتدائی  
یہ دعا کہ کرا اوسکو گانے حبش قتل کا رادہ کرے تو حق تعالیٰ اوسکو جگایا دینی وقت ترجمہ کہتا ہوں سورہ کہف آیات مذکورہ یہ ہیں ان الذين امنوا وعملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس  
نزلا قالین فیہا لا یسبون عنہا ولا یجوز علیہم کوکان الجہنم اذا الکلمات بدی لفقہ النجری قبل ان یخضع کلمات ربی وکوجبتا بملکہ وداقل انما انما یشرک فیہ فی النجری الی انما الکلمہ وادو احد من کان یرجو  
لقا ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احد ایہ عمل حدیث کے موافق ہو چنانچہ داری نے اپنے مستندین روایت کیا کہ انی بحاشیۃ الغزیریہ وسمعتہ یقول اکتب هذه الفقرة وعلیہ  
فی عقی الطفل یحفظہ الله تعالیٰ بسم الله الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات الله التا مین من شر کل شیطان وھامۃ وعین کاذبۃ یحفظ من الف الف لا حول ولا  
قوة الا باللہ العلی العظیم اور سائیں حضرت اہ سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو کو اور لڑکی گردن میں لٹکا حق تعالیٰ اوسکو محفوظ رکھیکے گا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ کو کو ترجمہ اوسکا یہ ہوگا  
کلمات الہیکہ جو اپنی تاثیر میں پورے ہیں میں پیامہا گستاہوں ہر شیطان اور کائنات کے لیے اور نظر کا والے کی آنکھ کی شر سے میں پیامہی مس لکھ لاول لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قطع میں وسمعتہ  
یقول هذا الذکاء امان من کل افتۃ یقرأ اصباحا ومسائلا بسم الله الرحمن الرحیم انبؤنی

اللہ العلی العظیم



اَلَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ  
 يَا اِلَهَ الْعِلٰی الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ احَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخَذَ بِهَا صِيَتَهَا اِنَّ رَبِّیْ  
 عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيَّ اللّٰهِ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ  
 وَهُوَ يَقُوْلُ الصّٰدِقِيْنَ اِنْ تَوَكَّلُوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ اَلَا هُوَ عَلٰی تَوَكُّلٍ  
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور سنا میں نے اولے دولت سے کرب عارضی سے اس کے آخر تک ان اور پنا  
 ہی برکت سے پڑھا کرے اور صبح اور شام ترجمہ اور کیا یہ کہ شروع کرتا ہوں کہ نام سے خداوند  
 تو میرا رب ہو کوئی معبود برحق نہیں سولے تیرے بھی پر میں بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہر عرش عظیم کا  
 اور نہ بچاؤ ہر گناہ سے اور نہ قوت ہی زندگی پر اگر اس کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہر عرش سے چاہا  
 ہوا اور جو نجا ہا ہوا میں کو اپنی تیا ہوں اس کی کراہد ہر چیز پر قادر ہو اور قدرت اپنے علم سے ہر چیز کو  
 لیا ہو اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہو کن کر خداوند میں پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چیز کو  
 جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو تو تھا جسے تیرے بقدر قدرت میں ہر مقدر میرا صراط مستقیم ہے  
 اور تو ہر چیز کا نگہبان ہو البتہ میرے کام کا بننے والا اللہ ہی جسے قرآن و بار اور وہ نیا و کاروں کو  
 دوست رکھتا ہے سوا گروہ نمانین اور گروہ کشتی کرین تو کہہ چکو اللہ کا فی ہر کوئی معبود برحق نہیں  
 سولے اس کے اور میں پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک ہر عرش عظیم کا و سَمِیْعٌ  
 يَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطٰنٍ فَلْيَقُلْ كَلِمٰتٍ حَقِيْقَةٍ مِّمَّنْ جَمَعَتْ حَقِيْقَتَہٗ وَلْيَقِيْضْ  
 كُلُّ اَصْبَعٍ مِّنَ الْيَمِيْنِ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْفَطْرِ الْاَوَّلِ مِّنَ الشَّيْءِ عِنْدَ كُلِّ  
 حَرْفٍ مِّنَ الشَّيْءِ لِيَقْتَضِيَ حَقِّيْقَتِيْ وَحَدِّثْ مِّنْ نِّجَافٍ مِّنْہٗ اُوْرِيْضْ حَقِّہٖ لِيَقْتَضِيَ  
 نَفْسَہٗ تھے کہ جو شخص کسی صاحب ملک سے ڈرے اس کو بجا ہے یہ یوں کہے کہ بعض کیفیت جمعیت  
 اور جابجائی ہونے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی

برای انسان از برای قدرت

تفہیم حکم

خبر ہو گئی کہ قبض کر کے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی اوٹھکیاں بند کر کے  
 چلا جائے پھر دونوں کو کھولے اس کے سامنے جس سے ڈرامہ ہر تہہ جم کہتا ہے لفظ اول سے کہیں  
 اور لفظ ثانی سے کہیں مراد ہے یعنی حیکات کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک اوٹھکی بند کر کے پھر جب با  
 کہے یعنی دوسرے حرف بولے تو دوسری اوٹھکی بند کر لے اور بائیں ہاتھ کے بعد دوسری اوٹھکی اور پھر  
 بعد جو تھی اور صلا کے بعد پانچویں بند کر لے و علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک  
 ایک اوٹھکی بائیں ہاتھ کی بند کر کے و سمعۃ یقول سب آیات من القرآن سب آیات  
 الشفاء یکتبھا للمریض فی اناء یفحصھا بالماء و یشرب و لیسف صند و  
 قوم من مینین و شفاء لیس فی الصد و یخیر من یطوب بہا شراب مختلف  
 انوارہ فیہ شفاء للناس و نزل من القرآن ما هو شفاء و رحمۃ للؤمنین  
 و اذا امرضت فهو یشفی قل هو للذین امنوا ہدی و شفاء و اورین سحر  
 و الداجہ فرماتے تھے کہ جب آیتیں ہیں قرآن کی جبکہ آیات شفا نام ہو یا کہ واسطے ہو یا کہ ایک  
 برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر بلاوے آیات مذکورہ و لیسف آخر تک ہیں و سمعۃ یقول  
 ثلاث و ثلاثون آیۃ تنفع من السحر و تكون حرزا من الشیطان و اللصوص  
 و السباع أربع آیات من اول البقرة و آیۃ الكرسي و آیتان بعدھا الخ الخ  
 و ثلاث من اخر البقرة و ثلاث من الاعراف ان رکبہ اللہ الیٰ محمدین و آخر  
 نبی اسرائیل قل ادعوا اللہ و ادعوا الرحمن و عشر آیات من اول الطافات  
 الیٰ لا یزب و آیتان من سورۃ الرحمن یا معشر الجن الیٰ تنصرون و آخر  
 انزل لنا ہذا القرآن و آیتان من قل اوحی و آتہ تعالیٰ حل ربنا الشیطا  
 فہی الایات المسماۃ بثلاث و ثلاثین آیۃ و کان سید الاولاد یزید  
 علیہا الفاتیحۃ و قل یا ایہا الکافرون و قل هو اللہ احد و المعوذتین و یأخذ  
 من اول السورۃ قل اوحی الی شیطا و اورین حضرت والدہ سافر مارتے تھے تیس

کیا شفا نامی مراد ہے

۳۳ آیات پڑھ کر اور فطنت از زبان و در مد لگان



وَإِنَّكَ الْمُنْفِيَةُ لَا يَخْلُقُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَاسْمُهَا كَمَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا كَسَبَتْ بِمَا لَاتُوا وَفَدَانًا تَسْبِيحًا  
 وَأَوْ أخطأ تار بنوا ولا تحمل علينا ذنر الما حمنة على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به وامن  
 غنا واغفر لنا وارحمنا أنت مولنا فانصرنا على القوم الكافرين إِنَّ سَكْمُ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ الْعِشْرِينَ لَيْلٍ النَّهَارِ لَيْلًا وَحِينَئِذٍ وَاسْتَمْسَكَ الْقَوْمُ  
 السَّمَوَاتِ بِأَمْرِهِمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِمْ لَكَنَاجٍ وَالْأَرْضُ تَبَايَعَتْ لِلْعَالَمِينَ أَوْ حَوَالَيْكُمْ تُضَرَّهَا وَخَصِيَّةٌ إِنَّهُ لَا يَجِبُ  
 الْمُتَعَبِينَ وَلَا تَفْسِدُ وَفِي الْأَرْضِ قُبَرٌ مُصَلِّيًا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ لِلْمُحْسِنِينَ  
 قُلْ أَدْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى لَا تَجْعَلْ لِكُلِّ فِتْنَةٍ بَهَانًا  
 يٰمُنِمْ ذَاكُ سُبْحَانَ قُلِ مُحَمَّدٌ لِلَّهِ لَمْ يَخْلُقْ وَلَهُ أَوْلَمْ لَيْلٍ لَيْلَتَيْنِ الْمَنَافِكُ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِشَيْءٍ وَكَانَ  
 الْقَضَاءُ صَفًا فَادْعُوا رَبَّكُمْ كَمَا تَتَذَكَّرُ الْأَنْفُ الْإِنَّمَا كُنَّا نَدْعُكَ وَالْأَرْضُ بِمَا فِيهَا وَرَبُّ  
 الْمَشَارِقِ الْإِنَّمَا يَتَّبِعُ السَّمَاءَ اللَّهُ يَزِيدُهَا كَمَا يَكُفُّ جَهَنَّمَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مُرِيدٍ وَلَا يَسْمَعُونَ إِلَى  
 آتَاكَ إِلَّا عَلَى وَفْقَةٍ مِمَّنْ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ خُورُوا لَهُمْ عَذَابٌ وَأَصْحَابُ الْأَمْنِ خَفِطَ الْحَطَفَةَ فَاتَّبَعَهُ  
 شُهَابٌ فَأَقْبَتَ فَاسْتَفْعَمَ أَهْمُ أَشَدَّ خَلْقًا أَمْ مِنْ خَلْقِنَا إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ طِينٍ لَزِيْظٍ مُّصَبَّرٍ لِّجَهَنَّمَ  
 إِنَّ سَطَطْنَمُ أَنْ تَفْعَدُوا مِنْ أَفْهَارِ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ فَافْعَدُوا وَلَا تَفْعَدُوا الْإِسْلَامُ الْفَائِي الْأَرْضِ  
 إِنَّمَا كُنْتُمْ بَنَانٌ يُرْسَلُ عَلَيْكُمُ شَحَاظُهُمْ يَنْزِفُ مِنْهُمْ وَأَخْلَافُ فَلَا تَنْفَرُوا أَنْ تَكُونُوا زِينَةً لِلْأَقْرَانِ عَلَى جِبِلٍّ لِّزِينَةِ شَعْبًا  
 مُّتَّصِدَةً تَامِرٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ  
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الَّذِي لَا يَمُنُّ  
 الْغَيْرُ إِلَّا بِمَا فِي الْكِتَابِ تَتَجَنَّاهُ اللَّهُ عَمَّا يَشْرُونَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
 كَمَا فِي السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ قُلْ أَوْحَى إِلَى آتَاكَ السَّمْعُ لَعَلَّكُمْ تَرْجِعُونَ فَقَالَ اللَّهُ إِنَّمَا يَمْنَعُ  
 قُرْآنًا عَجَابًا يَهْدِي إِلَى الْبُرْهَانِ فَاسْتَبَاهِ وَلَكِنْ تَزْكُرُ رَبَّنَا أَهْدَانَا تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا مَا تَجِدُ صَاحِبَهُ وَلَا إِلَهَ  
 وَآلَهُ كَانَ يُعْقَلُ سَفِيهًا عَلَى اللَّهِ سَطَطًا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّا خَلَقْنَا مَرَصُ الْحَصْبَةِ لَعَلَّ  
 خَيْطًا أَسْرَفَ وَأَقْرَأَ سُورَةَ الشَّحَنِ وَكَلَّمَ مَرَدَّتْ عَلَى قَوْلِهِ تَعَالَى مَبَايِ



پہلے رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد اے اے انت سبحانک لی کنت من الظالمین کہ جتنا لو بخینا  
 من الغم وکذا کہ نبی المومنین کو سوار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے ربنا فی سبیلک  
 وانت ارحم الراحمین سوار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وافرزل مرسی الی السدان  
 بصیر بالعباد سوار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قالوا حسبنا اللہ نعم الوکیل سوار پڑھے  
 پھر سلام پکیر کر کے ربنا فی مغلوبنا فقر سوار پڑھے مولانا نے فرمایا کہ اے جعفر صادق علیہ السلام  
 ارشاد کیا کہ یہ چار دن اتین اسم غلم میں کہ چٹکے ویسے سے جو سوال کرے پائے اور جو عاکرے قبول  
 اور مجتوبہ تاجر اس شخص سے کہ جو بیسٹے انکے عاکرے اور قبول نہو فائدہ کہ جلیسہ حضرت  
 شاد اہل نمد قدس برہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کہ حصول بہ مطلب میں جلالی ہو یا جمالی علم میں  
 احقر کے ہر اور اسکو ہم غم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہر آ اے انت سبحانک لی کنت من الظالمین  
 رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ عاذ والفون علیہ السلام کی جو کچھ چلی کے پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس  
 مطلب کے واسطے اس آیت دعا کر گیا قبول ہوگی اور حق یہ ہو کہ یہ عارنایت خبر الیہ اور کمال اس طرح  
 ہو جس میں طبع اس آیت دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تلفت پر اجماع اور اتفاق  
 رکھتے ہیں اور طریقہ ماکا اور مضمون باقسام متعدد ذکر کیا ہے اس آسان و طریقہ میں ایک بار  
 دن ہر نیت حصول مطلب کے ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سوار پڑھے اول اور آخر چند بار  
 درود پڑھے اور درمیان طریقہ یہ ہو کہ ایک کھچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ کسی قوت تاثیر میں کہ  
 نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ  
 کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن میں اسکی نشان میں اور یہ فاتحہ بخینا لو بخینا من الغم وکذا کہ  
 نبی المومنین ولین خبطۃ الشیطان یقرأ فی اذنیہ الیسر سبعۃ مراتب عند قنات شہادۃ  
 ہا القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب اور جسکو شیطان باور کرے یعنی جسپر کسی کا خلل ہو  
 تو اسکو کے یمن کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولفد قنات سلیمان القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب  
 ہا القینا علی کمرینہا فی اذنیہ سبعۃ مراتب ولفقر القایۃ ہو الیسر سبعۃ آیت الیسر

یہ آیت دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تلفت پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ ماکا اور مضمون باقسام متعدد ذکر کیا ہے اس آسان و طریقہ میں ایک بار دن ہر نیت حصول مطلب کے ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سوار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے اور درمیان طریقہ یہ ہو کہ ایک کھچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ کسی قوت تاثیر میں کہ نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن میں اسکی نشان میں اور یہ فاتحہ بخینا لو بخینا من الغم وکذا کہ نبی المومنین ولین خبطۃ الشیطان یقرأ فی اذنیہ الیسر سبعۃ مراتب عند قنات شہادۃ ہا القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب اور جسکو شیطان باور کرے یعنی جسپر کسی کا خلل ہو تو اسکو کے یمن کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولفد قنات سلیمان القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب ہا القینا علی کمرینہا فی اذنیہ سبعۃ مراتب ولفقر القایۃ ہو الیسر سبعۃ آیت الیسر

یہ آیت دعا کرے اور مشایخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تلفت پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طریقہ ماکا اور مضمون باقسام متعدد ذکر کیا ہے اس آسان و طریقہ میں ایک بار دن ہر نیت حصول مطلب کے ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سوار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے اور درمیان طریقہ یہ ہو کہ ایک کھچیس ہزار بار پڑھے خلاصہ یہ کہ کسی قوت تاثیر میں کہ نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جسکی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث بھی اور مشایخ کے اقوال سے بھی سوائے اسکے قرآن میں اسکی نشان میں اور یہ فاتحہ بخینا لو بخینا من الغم وکذا کہ نبی المومنین ولین خبطۃ الشیطان یقرأ فی اذنیہ الیسر سبعۃ مراتب عند قنات شہادۃ ہا القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب اور جسکو شیطان باور کرے یعنی جسپر کسی کا خلل ہو تو اسکو کے یمن کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولفد قنات سلیمان القینا علی کمرینہا جسکا اثر فاکب ہا القینا علی کمرینہا فی اذنیہ سبعۃ مراتب ولفقر القایۃ ہو الیسر سبعۃ آیت الیسر

وَالطَّاهِرَاتِ وَأَخِيرُ سُورَةِ الْحَشْرِ وَسُورَةِ الصَّافَّاتِ كُلُّهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْبِبُ أَنْ يَرْتَفِعَ  
 أَسْبَابُ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ عَوْدُ بَرِّ الصَّقِ وَأَوْفِ  
 قُلَّ عَوْدُ بَرِّ لِنَاسِ أَوَّلِيهِ الْكَرْسَى أَوْ سُورَةُ طَارِقَ يَعْنِي السَّارَ وَالطَّارِقَ أَوْ سُورَةَ شَرْكِ الْمَيْمَنِ  
 يَعْنِي بِوَاللَّهِ الَّذِي أَخْرَجَكَ مِنْ سُورَةِ صَافَّاتِ سَارِي طَرَفِ سَبَبِ جَلَّ وَجْهًا وَأَيْضًا يَنْفَعُ أَنْ  
 أَذِنَهُ أَحْسَنُ بَلَدٍ إِلَى آخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ أَسْبَابُ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ  
 كَانِ مِنْ سُورَةِ مَوْصِيْنِ كَيْ يَأْتِيَنَّ طَرَفُ الْحَسْبَةِ أَمَّا حَقَّقْنَا عَيْنًا وَأَلْزَمْنَا لَنَا رَجُوعًا فَحَالَ  
 الْكَلَامِ نَحْنُ لَا رَدَّ إِلَّا مَوْرَثَ الْغُرُثِ لَكِنْ مِمَّنْ يَنْدَعُ مَعَ اللَّهِ لَنَا آخِرَ لَبَّ زَكَاةً بِمَا حَسَبَ عَنْهُ  
 رَجُوعًا إِلَى الْفَيْضِ الْكَافِرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ وَأَيْضًا يَنْفَعُ أَعْلَى مَا كَرِهَ طَاهِر  
 بِالْقَلْبَةِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْحَجِّ وَيَوْمَئِذٍ يَدْعُوهُ وَجْهًا كَانَتْ  
 يَفِيْقُ وَإِذَا أَحْسَسَ بِالْحَيَاةِ فِي مَكَانٍ فَمَرَّتْ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فِي تَوَاسِي الْمَكَانِ كَانَتْ  
 لَا يَنْفَعُ خَدَّيْهِ أَوْ دَعِ سَبَابُ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 سُورَةِ حَمْدِ يَدَيْهِ أَوْ دَعِ سَبَابُ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 حَمْدِ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 سُورَةِ حَمْدِ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 رَأَى لَمْ يَشْهَدْ فَاثْمَانِيَةً وَلَنْ يَشْرَكَ بِرَبِّهِ أَوَّلَ مَا تَعَالَى جَدُّ بَنَانَا تَخَذَ صَاحِبَهُ وَلَا وَلَدَ أَوَّلَ مَا كَانَ يَقُولُ  
 سَفِينَتَا عَلَى اللَّهِ سَفِينَتَا وَأَنَا كُنَّا أَنْ لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْحَيُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَلَا لِمَا الشَّيْطَانِ  
 بِالْبَيْتِ وَرَمِيَتْ بِهَذَا قَوْلُهُ هَذِهِ آيَةُ اللَّهِ تَكِيدُ وَنَ كَيْدًا إِلَى رُؤْيَا  
 عَلَى أَرْبَعَةِ مَسَافِرٍ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْعُو فِيهَا فِي أَرْبَعَةِ  
 أَحْرَافٍ ذَلِكَ الْبَيْتُ أَوْ دَعِ سَبَابُ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 يَدِ آيَةٍ بِطَرَفِ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ  
 هَرَبِلَ بِحَسْبِ يَدَيْهِ عَلَى عَمَلٍ بِكَرَامَتِهِ كَانِ مِنْ مَاتَ بَارِئَانِ سِوَهُ فَاتَّحَذَّرْ قُلَّ

بِأَعْلَى أَعْلَى سَبَابُ يَدَيْهِ

بِرَأْفَتِ بَنَانِ خَانِ





اور جس عورت کا مرد زنده ہو یعنی اگر کسی مرد نے کافر و تکلیف سے توبہ کر کے کافر و کافر میں نہ آیت کے وقت  
 تا یہ بات تمام شد اذنت لربها و حققت ایسا اثر ہوا اور اس پر پے کو پاک پڑے میں پسندے اور اس کی  
 بامیں ان میں ہائے توبہ و جلد جے کی تیں کتا ہوں جگو یاد ہی حلال الدین سیوطی کی کتاب میں ہے  
 سے روایت عیش کہ یہ لکھ یعنی ایسا اثر ہوا جناب موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر ہستی او سکے کہ ان زنده  
 قبل ہر چیز کے اور زنده و بعد ہر چیز کے مترجم کتا ہوا ایسا لکھ ہر دعا و اثر ایسا شمع ہر شوقین  
 لفظیونانی ہر ہستی وہاں کی کہ ہر مسکن و حال نہیں اور اثر ایسا کہ نابون ہر کے خطا ہر زعم علماء  
 ہوئے کہ فی القاموس مولانا نے فرمایا اگر اول سورت سے حققت تک شیعہ ہر پڑھے اور عالم کو  
 کلماتے تو بھی جلد جے و ایتی لا یلد الا انشی یکتب قبل ان یضی علی الخجل ثلثۃ  
 اشہد علی رقی القزالی بالاعتراف و ما یرد ہذا الایۃ اللہ یعلم و الخجل  
 کل انشی و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ  
 و الشہادۃ الکیہما اللہ تعالیٰ و ہذا الایۃ یا زکریا اننا انعمت علیک الی سببنا انعم  
 یکتب یحییٰ مترجم و عیشیٰ ابنا صاحبنا اھو بل انعم یحییٰ محمد علیہ السلام اور جو عورت  
 سوسے لڑکی کے لڑکا یحییٰ ہر توبہ و حق میں مینے گذرنے سے پہلے ہر کی جملی پر حضرت ابراہیم  
 کتاب سلسلے آیت کو کہے اللہ یعلم و الخجل کل انشی و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ  
 عالم الغیب و الشہادۃ الکیہما اللہ تعالیٰ و ہذا الایۃ یا زکریا اننا انعمت علیک الی سببنا انعم  
 لم یجعل ان من قبل سببنا ہر کے حق مریم و عیشیٰ ابنا صاحبنا اھو بل انعم یحییٰ محمد علیہ السلام  
 تعویذ کو عالم باندھے سے و انھو ہر من انشی و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ و ما یرد ہذا الایۃ  
 ناخشا و الیل الیل الا سوسہ و یقر علیہما عند ظہیر و یقر علیہما عند ظہیر و یقر علیہما عند ظہیر  
 مترجم و الشہادۃ الکیہما اللہ تعالیٰ و ہذا الایۃ یا زکریا اننا انعمت علیک الی سببنا انعم  
 و یقر علیہما عند ظہیر و یقر علیہما عند ظہیر و یقر علیہما عند ظہیر و یقر علیہما عند ظہیر  
 اعتماد ہر مردی کہ جس عورت کا زنده رہتا ہو تو جو این اور کمال مریم کے دونوں چیزوں پر

برای لڑکی زنده زنده زاید  
 باری لڑکی زنده زنده زاید  
 باری لڑکی زنده زنده زاید



اندر لگائے اور کہے کہ میں پتھری گاڑ دی نظر لگانے والی کے دل میں پکارا سو ٹوٹو گئے سرے کا پی کے  
 نیچے یا تعجب کیجئے معنی لباق کے نیچے دَايَضًا مِّنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ الشَّاحِرِ يَا فُلَانٌ وَدَعَاهُ بِاسْمِهِ  
 بِاسْمِهِ وَقَدْ رَاحَ بَيْنَهُ اَوْ وَقَدْ حَكَا بَيْنَهُ عَنْ نَفْسِهِ بِكُلِّ عَمَلٍ اَمْرِيَهْ بھبی پر کہہ نظر لگانے والے  
 یا جادوگر کو کہہ یا فلانے اور اوس کا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اوس وقت جبکہ اوس کا ذکر کر  
 تو اوس کا اثر باطن ہو جائیگا دَايَضًا اِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ وَالْعَائِنُ اَمْرًا اَنْ تَغْيِيلَ وَنَجْهًا وَذَرَا  
 وَرَحْلَبِيہ وَدَاخِلَہ اِذَا رَاہُ فِی اِنَاہِ وَصَبَّحَ لَطْلًا عَلٰی الْمَعْيُونِ بِرَأْسِہِ سَاعَةً قُلْتُ  
 اُخْرِجْ مَا لَکَ فِی الْمَوْجِہِ اَمْرٌ عَلَیہ السَّلَامُ لِعَائِنِ تَرِیَہُ مَعْنٰی ہُنْدِہِ الْکَفِیَہِ اونیہ  
 ہر کسب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جائے تو اوس کے مونہ زور و نون ہاتھ اور دونوں پانوں  
 اور اوس کی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اس پانی کو اوپر چھڑکے جس کو نظر لگی تو اونیہ  
 اچھا ہو جائے جس کو کہتا ہوں مام مالک نے موطا میں روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر لگانے والے کو  
 اسی طرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ مونہ کا **کاف** مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں یہی ہے  
 کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوئی تو نظر  
 غالب ہوئی اور جب کسی تمسے کو حلاوت ہو یعنی اگر ذریعہ نظر کے واسطے کوئی تمسہ درخت کے  
 کہ مونہ وغیرہ دھونے کی تو دھونے چاہیے کہ شاید تمساری ہی نظر لگ گئی ہو اس کا اثر ماننا عجب ہے اور بہت  
 کہ عثمان نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کر اوس کو نظر نہ لگے نہ جسم  
 کہتا ہے کہ یہ جوڑکے کے کالا ٹیکا لگائیے میں معلوم ہوا کہ بے اصلات نہیں ہر والد علم و ایضاً اذْخِ  
 مِّنْ حَبِطٍ طَاهِرٍ ثَلَاثَ اَدْرَہِ وَانْزَلْہُ عِندَہُ مِّنْ تَحْفَظْہُ ثُمَّ اَقْرَأْہِ اَھِذِہِ الْعَمِیْمَہِ عَلٰی  
 الْمَعْيُونِ ثُمَّ اَدْرِہِ تَابِیَا فَاِنْ رَاَدَا وَنَقَصَ فَہُوَ مَعْيُونٌ فَکَرِّ الْعَمَلِ ثَلَاثًا لِّدَہْبِ  
 اَنَامَ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا فِقْہَ الْاَبَالِہِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ وَتَقْرَأُ الْقَاسِمَہُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ  
 تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْعَيْنُ الَّتِیْ فِی فُلَانٍ بِنِ فُلَانَہِ اَوْ فُلَانَہِ بِنِ فُلَانَہِ فَلَا تَعْرِ  
 عَنِ اللّٰہِ وَبِنِ رِغْظَہُ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَاجَرِیْہِہِ الْقَلَمِ مِّنْ حِثِّہِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُحَمَّدًا

نقشہ

نقشہ

۴

نقشہ

نقشہ



کرتے تھے وَمِنْ صَبَاحٍ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِیْظُ مِائَةً مَرَّةً وَتَسْبِیحَ عَشْرَةٍ مَرَّةً مِنْ غَدٍ  
 زِیَادَةً وَتَقْصَبَانِ تَعْرِفَا یَا بَنَیَّ اِنَّكَ مُتَقَالٌ حَبِیْبٌ مِنْ خَزْدَلٍ اِلٰی یَا بَنَیَّ  
 اللّٰهُ مِائَةً مَرَّةً وَتَسْبِیحَ عَشْرَةٍ مَرَّةً سَرَّكَ اللّٰهُ عَلَیْكَ خَالِدٌ اَوْ جَسَدٌ کَوْنٌ حِزْبُ کَوْنٌ جَاوِ  
 پھر کے یا حفیظ ایک سو اسی بار بدون یادتی اور کسی کے پھر یہ آیت یا بَنَیَّ اِنَّكَ مُتَقَالٌ حَبِیْبٌ  
 تَنْ خَزْدَلٍ فَتُكْنَنْ فِیْ صُخْرٍ اَوْ فِی السَّمَوَاتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَا بَنَیَّ اِنَّكَ مُتَقَالٌ حَبِیْبٌ  
 تَوْحُتِ تَعَالٰی اَوْ سَکُنْ فِیْ حِزْبٍ کَوْنٌ جَاوِ سَکُنْ فِیْ حِزْبٍ کَوْنٌ جَاوِ سَکُنْ فِیْ حِزْبٍ کَوْنٌ جَاوِ  
 یَعْسَکَانِ الْاَبْرِیْقُ بِنَدَمٍ اَوْ یَحْلِلَانِ بِنَدَمٍ اَصْبَحَیْمَا الشَّکَابَتَیْنِ وَتَکْتُبُ اَسْمَ الْعَتَمِ  
 فِی الْاَبْرِیْقِ وَتَعْرِضُ اَسْمَ کَ لَیْسَ اِلَّا مِنَ الْمَکْرُ مِنْ اَنْ کَانَ هُوَ الَّذِیْ سَرَقَ دَاسِرَ  
 الْاَبْرِیْقِ وَانْ کَوْنٌ لَیْسَ اِلَّا مِنَ الْمَکْرُ مِنْ اَنْ کَانَ هُوَ الَّذِیْ سَرَقَ دَاسِرَ  
 عَلٰی مَنْ اَطْلَعَ عَلٰی السَّارِقِ بِاَمْتَالٍ هَذِهِ اَنْ لَا یُجِزِمَ لَیْسَ رِقَّتِهِ وَلَا شَیْئُهُ فَاَحْسَنُهُ  
 اَبْلَ یَسْبِیحُ الْقَرَأَتِ فَاَتَمَّ هِیْ طَرِیْقُ اتِّبَاعِ الْقَرَأَتِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ  
 بِہِ عِلْمٌ اَوْ جَوَیْ کَ سَیْئَانِ کَ وَسَطُ وَتَخْصَلُ نَسَیْنِ یُحِیْنِ اَوْ بَدِھْنِ کَوْنِ دِیْیَانِ مِیْنِ  
 تَخَاصُّسِ بَیْنِ اَوَّلِ سَکُوْنِ کَ وَنَوْنِ وَکَلِیْمُوْنِ اَوْ تَخَاصُّسِ بَیْنِ دِیْیَانِ وَجِیْبِ حَوْرِیْ کَ تَهْمَتِ ہُوَ اَوْ سَکَانِ  
 بَدِھْنِ مِیْنِ لَکَ اَوْ سَکُوْنِ لَیْسَ کَوْنِ اَلْمَکْرُ مِیْنِ تَکْ طَرِیْقِ سَوَاکَ رُہِیْ تَخْصَلُ جَوَیْ کَ تَوْبِھِیْ لَھُومِ جَاوِیْ  
 پھر اگر نہ لکھوئے تو اوس کا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھو اور وہی تَکْ طَرِیْقِ اَوْ سَبِیْحِ ہر شخص کا نام  
 لکھتا جاوے یہاں تک کہ لکھوئے مِیْنِ کہتا ہوں کہ جو شخص علی یا ایسا کوئی اور علی کر کے چور پر مطلع ہو یا چور  
 واجب ہو اور اسکے چرانے پر یقین نہ کرے اور اوس کو بدنام نہ کرے بلکہ تَرَاوْنِ کی پیروی کرے کہ علی علی اتباع  
 قرآن کا ایک طریقہ ہر حق تعالیٰ نے سورہ نبی اسرئیل میں فرمایا اور یہ چھ پڑھو مِیْنِ خیر کے جس کا عجیب ترین  
 اسمیں مقرر کران اور کچھ اور دل ہر ایک سوال کیا جاوے گا اِذَا اَبَقَ لَكَ اَبَقٌ فَاتَّبِعْ فِیْ قَوَائِمِ  
 وَاجْعَلْ لِّیْ عِطَاءً وَانْزِلْ لِّیْ بَیْتٌ مَّظْلُومٌ وَصَفْعٌ بَیْنَ حَجْرَیْنِ وَہِی الْفَالِخَةُ وَآیَةُ  
 الْکُرْسِیِّ ثُمَّ اَتَمَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا اَنْ لَّکَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْھَا لَعَلَّ

برای کمر بند

برای نشانی ختم و زود





نیک کی کنیت اور بجا ظان بن فلاحت کے مریض کا اور اوس کی بن کا نام ہے وایضا فقیر اکل کھجور  
 بعد صلوٰۃ العصر سورۃ الجادکہ ثلاث مرتبہ دیر یہ بھی عمل ہر دفعہ تک کہ ہر روز عصر  
 نماز کے بعد سورۃ مجادہ تین بار پڑھے تپ لے پر و لعن یہ انخار نیز یقین علی سبیلین کا  
 علی مقدار طویل المریض احدى و اربعین عقدہ تینفث فی کل عقدہ وسلم اللہ  
 الرحمن الرحیم اعفی عنی و عفو اللہ و قدرۃ اللہ و قوۃ اللہ و عظمۃ اللہ و بڑھان اللہ  
 و سلطان اللہ و کیف اللہ و جوار اللہ و امان اللہ و حرۃ اللہ و صبح اللہ و کبریا اللہ  
 و نظیر اللہ و بہاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منہ یتبرک  
 ما آجید اور جس کی دین میں کنوٹا لا ہو تو چڑھے کے تسبیح جو مریض کے قدم برابر ہو کتا لیسے  
 اور ہر روز یہ عاجھوئے یعنی بسم اللہ سے آخر تک و لعن ظہرت علی بدنہ الحکم بن قتیبہ  
 بهذا الدعاء سبع مرات و ینفخہ یا سبیلین بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل  
 علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم بسم اللہ العظیم احکم الحکم الکریم الرحمن  
 الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ و قدرۃ اللہ و سلطانہ ایما الحکم و جات ذک  
 جنود من السماء و قال سلیمان انہما الذین احببت داعی اللہ و من لم یحب داعی  
 اللہ فمالہ من ملجأ و مالہ من طہیر بسم اللہ و باللہ الطیب علی اللہ اللہ ینفث  
 و اللہ ینفث فی کل داء یؤذیک و من کل افة تقتریک لاحول و لا قوۃ الا  
 باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی حایہ خلیفہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین  
 و سلمہ تسلیما کثیرا کثیرا رحمتک یا ارحم الراحمین اور جسک بدن پر سرخ زار  
 ظاہر ہو وہ فاسون کہے اس سے سات بار اور اشارہ کرتا جاے پڑھنے کے وقت مجھن سے  
 وود ما بسم اللہ سے آخر تک ہو و لعن یشکو بصرہ و یفری اھلہ لا الہ الا اللہ فکشف اعنہ  
 غطاء کبصرہ و لیوم حکم ذک بعد کل صلوٰۃ مشکوبۃ او جو ضعف بصارت ہو  
 وہ یہ پیشہ عاکسہ ہر نماز فرض کے یعنی کشفنا عنک غطاء کبصرہ و لیوم حکم ذک

۴  
 عمل خاندانی حضرت مصنف  
 قوس اور صلوٰۃ  
 تسبیح جو مریض کے  
 قدم برابر ہو کتا  
 لیسے اور ہر روز  
 یہ عاجھوئے یعنی  
 بسم اللہ سے آخر  
 تک و لعن ظہرت  
 علی بدنہ الحکم  
 بن قتیبہ بهذا  
 الدعاء سبع  
 مرات و ینفخہ  
 یا سبیلین بسم  
 اللہ الرحمن  
 الرحیم اللہم  
 صل علی محمد  
 و علی آل محمد  
 و بارک و سلم  
 بسم اللہ العظیم  
 احکم الحکم  
 الکریم الرحمن  
 الرحیم رب  
 العرش العظیم  
 بعزۃ اللہ و  
 قدرۃ اللہ و  
 سلطانہ ایما  
 الحکم و جات  
 ذک جنود من  
 السماء و قال  
 سلیمان انہما  
 الذین احببت  
 داعی اللہ و  
 من لم یحب  
 داعی اللہ فمالہ  
 من ملجأ و مالہ  
 من طہیر بسم  
 اللہ و باللہ  
 الطیب علی اللہ  
 اللہ ینفث و  
 اللہ ینفث فی  
 کل داء یؤذیک  
 و من کل افة  
 تقتریک لاحول  
 و لا قوۃ الا  
 باللہ العلی  
 العظیم و صلی  
 اللہ علی حایہ  
 خلیفہ محمد و  
 آلہ و اصحابہ  
 اجمعین و سلمہ  
 تسلیما کثیرا  
 کثیرا رحمتک  
 یا ارحم الراحمین  
 اور جسک بدن  
 پر سرخ زار  
 ظاہر ہو وہ  
 فاسون کہے اس  
 سے سات بار اور  
 اشارہ کرتا جاے  
 پڑھنے کے وقت  
 مجھن سے وود  
 ما بسم اللہ سے  
 آخر تک ہو و  
 لعن یشکو بصرہ  
 و یفری اھلہ  
 لا الہ الا اللہ  
 فکشف اعنہ  
 غطاء کبصرہ  
 و لیوم حکم  
 ذک بعد کل  
 صلوٰۃ مشکوبۃ  
 او جو ضعف  
 بصارت ہو وہ  
 یہ پیشہ عاکسہ  
 ہر نماز فرض  
 کے یعنی کشفنا  
 عنک غطاء  
 کبصرہ و لیوم  
 حکم ذک



بِالضَّرْعِ يَأْخُذُ كَوَاصِمِينَ الْفَضَائِلَ مَيْدَنُشْ فِيهِ أَوَّلُ سَاعَةٍ مِنْ كَوْنِهَا لَا خَلِيدَ فِيهَا وَكَثِيرَ  
 مَنَّهُ يَأْخُذُ أَمَّا الَّذِي لَا يَلْبَثُ أَنْ يَقْتَارَ وَلَوْ لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا لَحْمًا يَأْمُرُ بِالْمَدِّ وَالْجَبَلِ  
 عَيْنُكَ يَقْتَرِعُ عَزِيْزٌ سَلْكَ نَهْجَهُ وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ أَوْ جَوَازِي مِنْ مَبْلَا هُوَ  
 تَابِعِي كِيَاكِي تَحْتِي لِسَوَاوَسْمِيْن كَيْشِبْنِي كِيَاكِي سَاعَتِيْن أَوْ سَحْتِي كِيَاكِي طَرَفِي كِيَاكِي  
 أَنْتَ الَّذِي لَا يَلْبَثُ أَنْ يَقْتَارَ وَلَوْ لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا لَحْمًا يَأْمُرُ بِالْمَدِّ وَالْجَبَلِ  
 سُلْطَانِي يَأْمُرُ بِالْمَدِّ وَالْجَبَلِ أَوْ سَحْتِي كِيَاكِي طَرَفِي كِيَاكِي سَاعَتِيْن أَوْ سَحْتِي كِيَاكِي  
 سُلْطَانِي يَأْمُرُ بِالْمَدِّ وَالْجَبَلِ أَوْ سَحْتِي كِيَاكِي طَرَفِي كِيَاكِي سَاعَتِيْن أَوْ سَحْتِي كِيَاكِي

### فصل نویں

مصنعت قدس سر من عالم ربانی یعنی عالم حقایق جو علم ظاہر اور علم باطن و فہم سے کامل ہوا اسکے  
 آداب سے فصل میں ارشاد کیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ اَللّٰهُ تَعَالٰی قَالَ كَوْنُكُمْ مِّنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ  
 لِيَتَقَفُّهُمَا فِي الدُّنْيَا وَلِيَدِينَنَّ رُؤُوفًا مِّنْهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ  
 حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور اپنی قوم  
 کو خدا کی نافرمانی سے ڈراویں جب وہ کسی طرف پلٹ جاویں شاید وہ پرہیز کریں نافرمانی سے ف  
 سولانے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عہد و غرض فقہانیت پر نہ مانی  
 قوم کی اور ڈرانا اور نکاٹھلو دین اور ڈرانے کو اس واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ وہ رسائی کو ڈرانا  
 آج بھی یہ نہ مانی سے اور اس آیت میں دلیل ہوا کہ تفسیر اور تذکرہ فہم کا یہی ہر قوم اور شہر اور  
 گائون میں چند لوگوں پر علم دین سکھانا اور وسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا اور  
 ہر اور اگر بعض اہل شہر علم دینی نہ سیکھیں تو سب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت کے علم دین سکھانے  
 سے غرض یہ کہ خود دین پر قائم ہوا اور باقی لوگوں کو دین پر لائے اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گم ہونے سے  
 لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکا کر دنیا حاصل کرنے کو ترغیب دینا ہر حکیم عالمی کے علم  
 کیا خوب فرمایا نظم علم کو تو تیرا بستان نہ جہل قرآن علم بہ بود بعد بار نہ بدان احسن است بل احسن  
 کہ نہ اندھ بھی ہمیں دیکھتا بل بدان احسن است کا نہ دین بہ علم نہ معلوم کند کار بہ افعال لہذا تبارک



واجب ہر چیز میں ہیں آخر غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے و التعلیق فی التعلیق  
 فتحی اسم اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحو کے اسکو بیان کرے یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب  
 پیچ دار لفظ گزروں کے ذہن پر صعب ہو تو اسکو موافق صرف اور نحو کے حل کرے وَتَحْقِيقُ مَلَسَاتِلِ  
 بَانَ يَصُوْرُ دَهَا يَا لَآ مِثْلَهُ الْخَزَائِفَةُ وَبَيْنَ حَاصِلِهَا اسام اور توجیہ مسائل کی اسطرچ کرنا  
 کہ اسکی صورت باندھے جزئی مثالوں سے اور دیکھا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ  
 مذکور ہوں اور طبع کے ذہن میں آتے ہوں تصورات صاف عبارت سے انکی بعضی جزئی مثالیں مذکور  
 کرے اور خلاصہ دیکھا اسطرچ بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجائے وَتَقْرِيبُ الدَّلَالِ الْفَضْلِ  
 الْكَيْفِيَّةِ يَكُنْ وَمِنْ تَقْرِيبِ الْمَقْدِمَاتِ لِبَعْضٍ وَانْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ م م اور تقریب  
 دلالات اسطرچ کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب عدم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے  
 بعض مقدمات کے بعض میں یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلے پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات سچید کو  
 اسطرچ دان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہو تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حلیات  
 سے قیاس مرکب ہو تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہو متوق  
 دلیل سے اسطرچ کہ مستلزم مطلوب ہو و قَوْلُ الْكَلَامِ فِي التَّعْرِيفَاتِ وَالْفَوَائِدِ الْكَلِمَاتِ  
 اور فوائد ترمیم کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ میں تعینی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قیاسیہ  
 بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک حاصل ہو یعنی فلا فی قیہ اسواسطے مذکور ہو کہ فلا فی خلافی  
 صورت نکل جائے جو معرفت کے افراد میں نہیں ہو مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اسواسطے مذکور ہو  
 کہ و قال الربیع سے احتراز ہو جائے اسواسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں اور اسطرچ سے قواعد کلیہ میں  
 چنانچہ علم اہول میں یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ قیہ مرسل  
 ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیب کے مرسل امام شافعی کے نزدیک جبا عمل میں نہ دانی تھی  
 الغریزہ وَوُجُوْهُ التَّحْقِيقَاتِ کہا اور تحقیقات میں جو حصہ کے بیان کرنا یعنی بحسب

یعنی خط اور شدات  
 اور تکرار و تکرار  
 و تکرار و تکرار  
 و تکرار و تکرار

یا بایں عقلی بیان کر کے کہ مطلوب تسام مذکورہ میں منحصر و دفع الشبهات الظاہرہ کا  
 لفظ مختلفین مری انھما مشتبہان کا و مشتبہان مری انھما مختلفان من المتألف  
 والتوجیہات والحدادات کے اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ  
 یا عبارت کا مشتبہ خیال میں آنا یا دو مشتبہ مذہب غیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا توجیہ  
 یا دو عبارت میں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقہ مخالف اور مختلف ہیں فظاہر میں  
 مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں بقدریہ واضح فرق بیان کر کے اسکو تفریق بتسبیح کتبہ میں  
 اور اگر دو مشتبہ کو مختلف گمان کر کے تو اسکے حل خلاف کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ  
 اختلاف و نون کا بدلت مطابقی ہو یا ایک مطابقی ہو اور دوسرے تعینی یا التامی و کلزوم  
 ما یتمتع فی التعریفات کا سند دلائل و ذکر الکافی والذہابین کثریتہ الکبری  
 و سلبیہ الصغری اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آتا اسکا جو تعریفات میں متع ہو  
 اسدراک اور خفی تر کا ذکر کرنا و علی ہذا القیاس عدم جمع و منع یا لازم آتا اسکا جو ہر میں متع  
 ہو چنانچہ خفی ہو ناگری کا اور سالبہ ہو نا صغری کا مترجم کتابہ اسدراک عبارت ہو اس لفظ سے  
 جو کلام میں یاد ہو بلا فائدہ اور تعریف میں اخفی کا لا چنانچہ نہ کی تعریف میں کنا ہو انطوائی  
 فوق الاضطغسات او قادیح فی الذوم والا نداسر او تحافقہ یو بادقہ اخری او  
 لکلام امامہ من الاپیثہ یاد دفع کرنا اسکا جو قیاس استثنائی میں لزوم کا اور قیاس استثنائی  
 میں اندراج کا قادیح ہو یا دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری عبارت یا کسی امام کے کلام  
 وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہو یعنی اگر مصنف کی عبارت اسکی کتاب کی دوسری عبارت  
 سے مخالفت ہو یا اس فن کے امام کے مخالفت ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور نا تضد  
 اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے میں نظر آتا ہو یا اسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر مشتمل سمجھاتا  
 ہو تو اسکا دفع کرنا ضروری کہذاصح لمصنف قدس سرہ فی رسالہ اخری قال العالم لا یفید  
 تلامید تا فائدہ تا ائمہ حتی بہرین لہم ہذہ الامور شریکۃ علیہا و فیہ سہ



کہ مقرر ہو کہ روایت پونچھی ہو کتب حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ نے جو روایات  
کیا کرتے تھے مسلمانین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہیکہ روایت پونچھی ہو سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ فی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور نہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں اور ہیکہ  
بروایت ثابت ہو کہ ہیکہ صحابہ کرام قصہ جو انوں کو مساجد نکال دیتے تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم  
کیا کہ قصہ گوئی اور خبر گیری وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع میں مذہب اور جنس  
ہو کہ زمانہ صحابہ میں تھی اور وہ قصہ جو انوں کو نکال دیتے تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسند  
ہو سوا سب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہو قال القصص هو ان القصص هو ان  
الحکایات العجیبۃ الناجیۃ ویأتی فی فضائل الاعمال او غیرہا بما لیس یجوز  
لا یفہم فی ذلک تلخیص تلخیصہم الشئہ وقرینہ ہما بل الشئہ والاعمال  
والتمییز عن الناس بالفضیلة وحسن ایزاد الحکایات والاکمال فی الخصال  
قالہم من بلیہما امرئہم وسعقد لہ فضلہا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہو کہ حکایات  
عجیبہ نادرہ کو ذکر کرے اور فضائل اعمال اس کے غیر کو مبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت  
نہیں اور اس گفتار سے اس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور  
اہستہ آہستہ لوگوں کو اتباع سنت کا جو کرے بلکہ مقصود انہما زبان آوری اور اعجازی گفتاری اور  
لوگوں میں ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایر حکایات اور بر محل مثل گوئی سے خلاصہ  
کلام یہ ہو کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہو اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان  
کرینگے شرائط ذکر اور وعظ گوئی میں **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ  
کر بلا اور قصہ وفات اور قصہ مخرج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت  
نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان  
بہرے ہو جاویں ایسے ہی حکایات مصدق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابھی ہے  
مری ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری کھچی امت میں کچھ لوگ ہیں جن سے ایسی

حاشین نقل کرینگے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنی ہوئی تو اوکلی صحبت آپ کو بھی اسی طور پر  
 وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرِفَةِ وَالنَّكْرِ فِي الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ بِأَنْ تَرَى أَحَدًا  
 لَا يَسْتَوْجِبُ الْفَسْلَ فَيُنَادِي وَيَلْجَأُ قَيْدَ مِنَ النَّارِ وَلَا يَكُنْ أَلْهَامًا لَيْدَةً يَقُولُ  
 صَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ وَفِي الْبَلَاءِ الْكَلَامَ وَعَنْ ذِي الْعَقَالِ اللَّهُ تَعَالَى وَالْمُسْكِنُ  
 مَسْكَنُكُمْ أَمَّا يَذْهَبُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ  
 هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَالْآدَابُ فِيهِمَا الرِّفْقُ وَاللَّيْنُ وَإِنَّمَا الْعُفْوُ وَالشَّدَّةُ مَسْتَأْنَأُ الْأَمْرَ  
 وَالْمَعْلُومَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادَ لَهُمْ بِالْغَنِيِّ هِيَ أَحْسَنُ أَوْ مَجْمُوعُ الْأُمُورِ كَوْنُهُ أَوْ مَجْمُوعُ  
 أَوْ مَجْمُوعُ الْمُسْكِرِ وَضُومِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ  
 عَذَابُ هِيَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ  
 تَوْنِ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ أَوْ مَجْمُوعِينَ  
 عَنْ الْمُسْكِرِ كَرَانَا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعض لوگ دعوت الی الخیر کریں چھ کام کا  
 امر کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگارِ فلاح یاب ہیں اور کام بالمعروف اور  
 نسی عن المسکرین تلمظ و زجر کلامی آداب ہوا و زنجی اور چھ کرنا امر بالمعروف اور نسی عن المسکرین  
 امر اور سلاطین کا طریقہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجاہد کرو ان سے اوس طریقے پر جو نیک  
 ہوں یعنی تلمظ و زجر سے ومنہا مَوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْأَمْكَاتِ  
 فَإِنَّكُمْ يَقْدِرُونَ كَمَا إِنْ أَخَوَانِ مَوَاضِعَ خَضَعَهُمْ وَخَضَعَهُمْ عَلَى مَوَاسَاةٍ فَإِذَا  
 وَحِدَاتِ هَذِهِ الصِّفَاتِ مَجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ فَلَا تَسْتَكِنُ آتَهُ وَارِدُ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنَّهُ الَّذِي يُدْعَى فِي الْمَسْكُونَةِ عَظِيمًا وَأَنَّهُ الَّذِي يَدْعُوهُ خَلْقُ  
 اللَّهِ حَتَّى يُخْبِتَ فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ وَلَا رَيْفَةَ لَا يَكُونُ تَوَكُّفًا  
 الْكَذِبُ أَوْ كَرَاهِيَةُ اللَّهِ أَعْلَمُ أَوْ مَجْمُوعُ الْأُمُورِ كَوْنُهُ أَوْ مَجْمُوعُ الْأُمُورِ كَوْنُهُ  
 سے بقدر امکان کے اور اگر نقد و زکوٰۃ اور اسکے برادران نبوی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو انکو

تحریریں اور ترغیب اور ایک ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو فاضل مذکور ہو چکے ایک شخص میں  
 مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اوسکے وارث الانبیاء و المرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان  
 شہر ہو اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ عاقبتی و ہیمن تک کہ مچھلیان یا نی کے اندر عاقر بنی ہو جائے  
 حدیث میں وارد ہو تو اسے "سلب اسکا ساتھ چھٹو کو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جائے ہوسکتے  
 کہ بلاشک یہ تو بکبریت اجرا و اکبریم ہے و اسد علم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت  
 عالم کی عابدیہ جیسے میری فضیلت تھامے اپنی شخص اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گروہ بگردار  
 اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے انھیں میں نشے اور فرمایا اِنَّ اَبْنِیَّتَ مُعَلِّمًا لِّغُضِّیِّیْنِ مِّنْ تَعْلِمِکَ وَبَطْنِ  
 مَبْعُوْثٍ ہُوَ ہُوْنِ اَوْضَیْہِ کہ ہمیں یہ بھیہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے  
 انسان بل لعالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سرورِ خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب قوت  
 علمیہ و قوت عملیہ کی تکمیل موتی ہو خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں ہُوَ الَّذِیْ  
 فِی الْاٰیٰتِیْنَ رَسُوْلًا تَنْتَظِرُوْنَ وَلَمَّا نَسَفْنَا السَّمَاءَ وَفُصِّلَ الْاَرْضُ اَخْلَقْنَا فِی الْمَیْمَنِ  
 اَنْ کُلَّ مِّنْ اَنْتَضَبَ مَنْصَبٍ الْهٰدِیَّۃُ وَالذِّیْقُوۃُ اِلٰی اللّٰهِ مِّنْیَ مَا اَخْلَفْنَا فِی سِتْرِیْ  
 هٰذَا اَلَمْ یَقِیْۤا فِیْہِ نَعْمَۃً حَتّٰی یَسْأَلْہَا اَوْ یَعْلَمَ کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ  
 منصب قائم ہو واجب کروہ خلل نہ از ہو گا کسی امر میں اور نہ کور سے تو او سمیں خدمت پرانہ کہ اسکو  
 بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کمال ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع ہے جو  
 علم ظاہر اور علم باطن و نون کا جامع ہو و الانقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن  
 محتاج ہے اور باطنی نسبت الی کتاب و سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے نا جامع النور اور  
 مجمع البحیر اور یادگار اولیاء سابقین اور وارث الانبیاء و المرسلین ہو گا و اَنَا اَمْرٌ یَّحِیْ  
 حَیَّ اَلْبَیْ اَمْحٰی اَمَّا اَمْرٌ مِّمَّہَا اَنْ لَا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءُ الْاَلَا الذِّیْعَ مَظْلَمَۃً عَنِ النَّاسِ وَیَعْلَمُ  
 عَاقِبَتِہُمْ عَلٰی الْخَیْرِ وَہٰذَا ہُوَ وَجْہُ التَّوْفِیْقِ بَيْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّلٰلَۃُ عَلٰی اَنَّہُمْ خَصِمَۃُ  
 الْعَمَلِ وَیَقِیْنُ مَا یَصِحُّہُمْ کُنْیَۃً مِّنْ الْعِلْمِ اَلَا اَلْبَرَّۃُ اَوْ مِّنْ مَّیْمَتِہَا ہُوْنَ طَالِبِیْنَ

۲۱  
 ہرگز شک نہ کرنا اوسکے وارث الانبیاء و المرسلین ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان  
 شہر ہو اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ عاقبتی و ہیمن تک کہ مچھلیان یا نی کے اندر عاقر بنی ہو جائے  
 حدیث میں وارد ہو تو اسے "سلب اسکا ساتھ چھٹو کو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جائے ہوسکتے  
 کہ بلاشک یہ تو بکبریت اجرا و اکبریم ہے و اسد علم **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت  
 عالم کی عابدیہ جیسے میری فضیلت تھامے اپنی شخص اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گروہ بگردار  
 اور طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے انھیں میں نشے اور فرمایا اِنَّ اَبْنِیَّتَ مُعَلِّمًا لِّغُضِّیِّیْنِ مِّنْ تَعْلِمِکَ وَبَطْنِ  
 مَبْعُوْثٍ ہُوَ ہُوْنِ اَوْضَیْہِ کہ ہمیں یہ بھیہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے  
 انسان بل لعالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہی سرورِ خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب قوت  
 علمیہ و قوت عملیہ کی تکمیل موتی ہو خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں ہُوَ الَّذِیْ  
 فِی الْاٰیٰتِیْنَ رَسُوْلًا تَنْتَظِرُوْنَ وَلَمَّا نَسَفْنَا السَّمَاءَ وَفُصِّلَ الْاَرْضُ اَخْلَقْنَا فِی الْمَیْمَنِ  
 اَنْ کُلَّ مِّنْ اَنْتَضَبَ مَنْصَبٍ الْهٰدِیَّۃُ وَالذِّیْقُوۃُ اِلٰی اللّٰهِ مِّنْیَ مَا اَخْلَفْنَا فِی سِتْرِیْ  
 هٰذَا اَلَمْ یَقِیْۤا فِیْہِ نَعْمَۃً حَتّٰی یَسْأَلْہَا اَوْ یَعْلَمَ کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ  
 منصب قائم ہو واجب کروہ خلل نہ از ہو گا کسی امر میں اور نہ کور سے تو او سمیں خدمت پرانہ کہ اسکو  
 بند کرے یعنی اوس صفت کو حاصل کرے تب کمال ہو **ف** یعنی کامل مطلق فی الواقع ہے جو  
 علم ظاہر اور علم باطن و نون کا جامع ہو و الانقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن  
 محتاج ہے اور باطنی نسبت الی کتاب و سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے نا جامع النور اور  
 مجمع البحیر اور یادگار اولیاء سابقین اور وارث الانبیاء و المرسلین ہو گا و اَنَا اَمْرٌ یَّحِیْ  
 حَیَّ اَلْبَیْ اَمْحٰی اَمَّا اَمْرٌ مِّمَّہَا اَنْ لَا یَصْحَبَ الْاَغْنِیَاءُ الْاَلَا الذِّیْعَ مَظْلَمَۃً عَنِ النَّاسِ وَیَعْلَمُ  
 عَاقِبَتِہُمْ عَلٰی الْخَیْرِ وَہٰذَا ہُوَ وَجْہُ التَّوْفِیْقِ بَيْنَ الْاَحَادِیْثِ الدَّلٰلَۃُ عَلٰی اَنَّہُمْ خَصِمَۃُ  
 الْعَمَلِ وَیَقِیْنُ مَا یَصِحُّہُمْ کُنْیَۃً مِّنْ الْعِلْمِ اَلَا اَلْبَرَّۃُ اَوْ مِّنْ مَّیْمَتِہَا ہُوْنَ طَالِبِیْنَ



چند امسکی لڑ بھلی ہے کہ اغیا اور ارام سے صحبت نہ کرے مگر نیت مع کرنے ظلم کے خلق سے یا انکو مستعد کر سکے وسطے خیر پر اور یہ بھی ہے کہ جس سے ان ہادیش کے درمیان میں جو صحبت ملوک کی مدد پر دلالت کرتے ہیں اور درمیان اوسکے کہ اکثر علما صاحبین اویکی صحبت اختیار کی ہو اتفاق ہو کر تعارض وضع ہوتا ہو وینہا ان لا یعتصب بحال الصوفیة ولا بحال المتعبدین ولا المتقشفة من الفقہاء ولا الظاہریۃ من المحدثین ولا الفلکة من اصحاب المعقول والکلام بل یكون عالما صوفیا زاهدا فی الدنیا دائما التوجه الی اللہ منصفبا لا کحوال العلیہ وراغباً فی السنۃ متبعاً لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واثار الصحابة کالمبانی شرحا وبیانا من کلام الفقہاء المحققین المالیین الی الحدیث عن النظر واصحاب العقاید المتخوفاۃ من السنۃ الناطقین فی الدلیل العقلی کما یسئلون اجماعین بین العلم والنصوص غیر المتشددین علی انفسہم والمصدقین زیادة علی السنۃ ولا یعتصب الا من انصف بخبر الصفا اور از بخل یہ صیت ہے کہ صحبت اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور فقیری کی جو زہد خشک ہیں ورنہ محدثین ظاہری کی جو فقیر سے مدد لے رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو معقول کو ذلیل سمجھ کر استدلال عقلی میں اثر اٹکرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اسکے دھیان میں حالات بلند میں وہ باسحق مصطفویہ میں اغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا محبس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طالب کرنے والا اور فقیہان محققین کلام جو حدیث کی طرف مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے کلام سے جبکہ عقائد ماخوذ ہیں بہت سے جو ناظر میں عقلی میں ابدیق تہ اور دم ازوم کے اور ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور نہ وقت کرنے والے سنت نبویہ پر طعن اور نہ صحبت اختیار کر سکا اوس شخص کی جو تصوف بصفات مذکورہ ہر طرف مصنف قدس و مرد حق پرست کو غایت عظمت سے اہل نقصان کی صحبت سے منع فرمایا یا صحبت ان اشخاص کی

تراہنہ زمین ہو حافظ شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا شہر نخست موعظت پیر صحبت ابن سخن سبت ہزار مصفا  
 شہر خیاالات نادان خلوت نشین بہم برکنہ عاقبت کفر و دین ہا اور فقیہ زاہد خشک نور بلن  
 اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری مخدین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان صحاب  
 معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متروک و یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت کی جگہ بخلات و اس میں  
 کامل الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنیہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث السیّد  
 ہو ایسے فرد کامل کی صحبت کی میاں سعادت ہر حق تعالیٰ اپنی رحمت بے علت سے ہمو نصیب کرے  
 آمین ثم آمین وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي شَيْءٍ جِهَةً مَذْهَبًا أَوْ فِقْهًا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ بَلْ  
 يَضَعُهَا كُلُّهَا عَلَى الْقَبُولِ بِجُمْلَةٍ وَيَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَوْرَةَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفًا  
 فَإِنْ كَانَ الْقَوْلُ أَنْ كِلَاهُمَا مُخْتَلِفَيْنِ اتَّبَعَ مَا عَلَيْهِ الْأَكْثَرُونَ فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ  
 بِالْإِخْيَارِ وَيَجْعَلُ السُّنَّةَ أَهْبَ كُلِّهَا كَمَا ذُهِبَ وَاحِدًا مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ وَإِنْ ائْتَجَزَ بِرِ  
 كَةِ فَتُكَلَّمُ كَرِهَ فَقَاهُ كَمَا كَدَّ نَذَاهِبِ يَنْ كَرِهَ كَلِمَةَ جَمْعِ نَذَاهِبٍ حَقِّقُوا لَهَا  
 مقبول جانے اور او نہیں ہے اوپر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو سو اگر کسی صورت میں فقہاء  
 دو قول ہوں اور دونوں مانعہ اور مستند ہوں سنت سے تو اس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں اور اگر  
 دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہو تو وہ مختار ہو چاہے اس قول پر عمل کرے چاہے دوسرے پر اور  
 ایسا رابع کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے **ف** چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک  
 مذہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو مجمل الحق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے  
 منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذہب باقی کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے  
 چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعض شافعی تعصب  
 مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی سبب سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے لوگو! اسلام  
 سے مجھ کو افضل کہو واللہ عالم مصنف حاشیہ منہ میں فرمایا صریح سنت کے وہ ملاوٹ جو حسب مصلحت



اور خوشنیت سے یا عکس اس کے کہنا ہے فائدہ ہو جو جسکو سہل معلوم ہوا اور پسند آئے وہ اسکو اختیار کرے  
 اور جو فرمایا کہ اسکا مطلوب کمال وغیرہ پر انکار کرے سو میان پر خواجہ نقشبند قول کا کہ نہ انکار سکیم و نہ  
 این کار سکیم یعنی مغنوں اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کروہ تاویل سے یہ فعل کہ تم پر کمال  
 حرام ہے تمہا نہیں کرتے جو انکار و اہل سماع پر یہی اوکلی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ مرسنون نہیں  
 چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے سال میں فرمایا خدا صفا و روح کا کہ نسبت و غیرت کبریٰ دوسرا پیشین  
 چنانچہ حضرت مصنف نے دوسرے سال میں فرمایا خدا صفا و روح کا کہ نسبت و غیرت کبریٰ دوسرا پیشین

فصل سوین

اس فصل میں آداب تذکرہ اور عظمیٰ کوئی کہ مذکور ہیں جسے بیان کا مصنف قدس سرہ الغر نے وجہ  
 کیا تھا قال اللہ تعالیٰ لیرثوا لہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرنا انما انت محمد کر  
 وقال لکلمہ مؤمن علیہ السلام و ذکرکم بایام اللہ فالنار لکبر و کن عظیم و لکلمہ  
 فی صفة المذکر و کفیة التذکر و الفایة التي یلمحها المذکر و من آی علیہ السلام  
 و ما ذکرنا کانه و ما اذ انما المستعین و ما الا فأت الی تعریفی فی و عاخذ ما بنا  
 و من اللہ الاستعانة حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تمہارا بھائی یا بھائی  
 اور عظمیٰ اور اپنے ہم کلام موسیٰ سے فرمایا کہ او کو یاد دلایا کہ وقائع ساتھ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا  
 کہ تذکرہ اور عظمیٰ کو دین میں کن عظیم ہو اور ہر کو چاہیے کہ کلام کریں نہ کر کی صفت میں آؤ تذکرہ کی  
 کیفیت میں اور اس غایت میں جو نہ کر کا مقصود اصلی یہ ہو کہ اس علم سے عظمیٰ کوئی کی استمداد ہو اور  
 تذکرہ کی کیا ارکان ہیں اور عظمیٰ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا امتین ہمارے زمانے کے  
 واعظوں کو خط میں پیش آتی ہیں اور اس سے درخواست مدد گاری کی ہو فاما المذکر کہ فلا بد  
 ان یحکم و مکلفا عدم الکمال کما لکما طوافی سراوی الحدیث و الشاہد سونکر اور عظمیٰ کو  
 ضرور ہو مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں  
 علمائے تکلیف اور عدالت شرط کی ہوں مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور  
 صاحب عیبت جیسے غیبر اور فاجی لائق تذکرہ کے نہیں محدثا مقسرا عالما مجملا کلانیہ

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

مفسرین

قرن اخبار الشک فی الصحاحین و سیرتہم و اذاعظ کو ضرور ہو کہ محدث اور مفسر ہوا و مفسر صالح یعنی  
 صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الحال بقدر کفایت کے تصنیف ہو و تعین بالصحاح  
 المشتغل بکتب الحدیث بان یکون قرأ لفظاً و فہم معنیاً و عرفت صحیحاً و سقیماً  
 و کون یا خبا کما فیہا و استنبط کما فیہ و کذا لک بالحق المشتغل بشیر و غریب کتاب اللہ  
 فحاجہ مشکلی و کما روی عن الشک فی تفسیرہ اور محدث سے ہم یہ مراد لینے ہیں کہ کتب  
 حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ سے بفعل کتاب و اس طرح کہ یہ حدیث کے الفاظ کو اس واسطے پڑھ کر سند  
 کر چکا ہو اور ان کے معانی کو بوجہ ہوا و احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت  
 اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں  
 کہ قرآن کی شرح وغیرہ مشغول ہو اور آیات مشککہ کی توجیہ و تاویل سے نفع ہو اور جو سلف تفسیر  
 قرآن روایت ہوئی ہو اسکو جاننا ہو و یستحب مع ذلک ان یکون نصیحا لا یتکلم  
 مع الناس الا قد رخصہم و ان یتلون لطیفاً و اوحی و معروفاً اور اسے ساتھ سمجھتے  
 ہو کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو و نہ گفتگو کرنا ہو لوگوں کے ساتھ کہ بقدر ان کے فہم کے اور یکہ بہر بیان  
 صاحب جاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالآثار از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ  
 علی رضی کریم اللہ وجہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کر لوگوں کے اس قدر جتنا ان کی سمجھ میں آئے کیا تم یہ چاہتے  
 کہ اللہ اور رسول کی لوگوں تکذیب کریں یعنی جب کہ ایسا کلام سنیں کہ جو ان کی عقل میں نہیں آتا ہو تو  
 اسکا انکار کرینگے نیز ہم کتابہیں پس ملو ہوا کہ واعظ کو فائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل  
 فقہ کے عوام کے روبرو کرنا ہر نہیں کہ وہ میں ضلالت کا خوف ہو مطلقاً نہ فرمایا کہ واعظ کی جاہت  
 یعنی ہرنگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں حقیقت ہو اسکا کلام اور نہیں کرنا اگرچہ  
 وہ حق کتابہ ہو اور اعظمین موت یعنی جو ان فرمایا و حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہے کہ حسین  
 صفت حاصل نہیں ہوں لوگوں کے مشابہ ہو چکا تو اس فصل کے موافق نہیں ہے ایسے شخص کے وعظ سے  
 فائدہ نہ کرے کہ حاصل نہیں و اما کفیۃ اللہ لکذا ان لا یدکر الا حقاً و لا یجھل و فہم

مَلَا بَلَّ إِذَا عَرَفَ فِيهِمْ الرَّعْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ وَفِيهِمْ رَعْبَةً أَوْ كَيْفِيَّةً غَطَّ كَوْنِي  
 کی یہ ہر کہ عطف کے مکافصلہ کی معنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اس حالت میں جب  
 سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اس وقت وعظ شروع کرے جبے گون میں غبت و شوق ہو یا  
 کرے اور قطع کلام کرے و صورتیکہ او میں غبت باقی ہو **ف** ہر ترجم کتابی ہوا سلسلے کے سماع بلا غرت  
 تاثیر نہیں ہوتی سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا مصرعہ اذان پیش بس کن کہ گویند بس و آن تجلس  
 فِي مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ اَنْ يَبْدَأَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمُ بِهَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ مَخْصُوصًا  
 اور یہ کہ عطف کرنے کو پاک کان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور دوسرے کلام کو شروع کرے  
 اور انھیں پختہ بھی کرے اور دعا کرے اہل مکان واسطے عموماً اور حاضر لوگوں واسطے خصوصاً  
 وَلَا يَخْشَى فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا وَمِنْ ذَلِكَ  
 مَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ مِنْ اِتِّدَانِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعْدِ وَالْبَشَارَةِ بِالْإِذْنِ اِرَادِيَةٍ مَخْصُوصَةٍ  
 کہے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ  
 کلام کو ملاتاجلاتا ہے کبھی اس سے اور کبھو اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں عد  
 کے پیچھے وعید کالانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور نحو لین کو ملانا **ف** اس واسطے کہ فقط  
 ترغیب آدمی بیاک ہو جائے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہو تو ہر ایک کو اپنے  
 اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مصرعہ چور گزند کہ جلع و مرہم نہ است ۴۰ اَنْ يَكُونَ مَكْسِيَةً  
 لَا مَعْيَسَ اَوْ يُعْتَمَ بِالْخَطَابِ وَلَا يَخْشَى طَائِفَةً ذُوْنَ طَائِفَةٍ اَنْ لَا يَشَافَهُ بَدَنُهُ  
 قَوْمٌ اَوْ اَكْثَرُ عَلَى شَخْصٍ بَلْ يَعْزِضُ مِثْلَ اَنْ يَقُولَ مَا بَالُ اقْوَامٍ يَفْعَلُونَ كَذَا  
 وَكَذَا اور وعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرے والا ہونہ سختی کرنے والا اور نہ خطاب کو عام کرے اور خاص  
 کرے ایک گروہ کے خطاب کو دوسرے گروہ کو چھو کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص خاص  
 انکار بلشافہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کہے چنانچہ یون کہے کہ کیا حال ہے لوگوں کا کہ ایسا ایسا

کرتے ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہ مذمت اور انکار اور غلطی عداوت باطنی پر مجبور ہوگا  
اوس قوم اور شخص معین کے ساتھ توجہ نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو اور دلوں سے  
اوسکی دیانت اور صداقت جاتی ہے تو تذکرہ کا فائدہ نہ حاصل ہوگا و لا یتکلم بسقطہ و کھڑیل  
اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ ہو لے **ف** اس واسطے کہ کلام مخیر اور خوش طبعی  
کی بات رعب و رہبت کو کھودتی ہے تو غرض تذکرہ میں خلل واقع ہوگا و یحسن الحسن  
و یتعجب القیہ و یأمر بالسع و یتنہی عن المنکر و لا یکن امة و درجہ  
بیان کرے نیک بات کی اور بُرائی کھولے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے نفی  
کرے اور درجہ جانی رکابی مذہب نہ کہ جس محض میں جاوے او کی خواہش نفسانی کے موافق و عطف  
شروع کرے و اما الغایۃ الیٰ بلحجۃ امینغی ان یزود فی نفسه صفة المسلم و اعلم  
و حفظ لسانہ و اخلاقہ و احوالہ القلیبۃ و مداومہ علی الاذکار ثم یحقق قہرہم  
تلك الصفة بحکم الہا بالتذکرہ علی حسب قہرہم قیاماً و لا فضاء لالحسنات  
و مساوی السیئات فی اللباس و التزیی و الصلوٰۃ و غیرہا فاذا اتا ذکراً فلیأمر  
بالاذکار فاذا اثن فیہم فلیحیی ضمہم علی ضبط اللسان و القلہ و لیستغفر فی ثانیہ  
ہذہ فیقولو یدکر یا اہم اللہ و وقایہ من باہر احوالہ و تصریفہ و تعد فیہ  
لا مہ فی الدنیا ثم یحول الموت و عذاب القبر و شدۃ یوم الحساب و عذاب النار  
و کذلک یترغیبات علی حسب ما ذکرنا و انما غایت غلطی جو مقصود ہو سو مناسب  
یون ہی کہنے دل میں تصور کرے مسلمان کی صفت کو اوسکے اعمال میں اور اوسکے حفظ لسان اور  
اخلاق میں اور اوسکے حالات قلبی اور اوسکے اذکار کی مداومت میں پھر چاہیے کہ اسی صفت  
متمم کو علی وجہ اکمال سامعین میں ثابت اور تحقق کرے اندک اندک اور کدہ قوم کے مافوق کو پہلے  
حسالت کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ میں پھر جب  
اسکے جو کہ وہا میں تواضع و اذکار کی تلقین کرے پھر جب و نہیں ذکر کا اثر معلوم ہو تو او کو

اور شوقِ لامع زبان اور دل کے روکنے پر تو اہل تصبیحہ اور اخلاقِ ذمہ سے اور ان کے دلوں میں  
 ان امور کی تاثیر کرنے میں عانت چلتا یا مہلک سابقہ اور قانع گذشتہ کے ذکر کرنے سے بھرپور  
 کے افعالِ ظاہرہ اور اسکی تعریف اور تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں ہو چکی ہو پس  
 استعانت چاہے موت کی و بہشت اور قبر کے عذاب و رشدت یوم الحساب اور دوزخ کے  
 عذاب کرنے سے اور اسی طرح ذکرِ غیبات سے استعانت چاہے اس کے موافق جیسا ہم  
 مذکور کر چکے ہیں وَ اَمَّا سَمْعُكَ فَاَنْتَ قَلْبُكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰی نَاوِلِہِ الظّٰہِدِ  
 سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاَقْوَامِہِ الْقَصَابَةِ وَالتَّاجِیْنِ  
 وَغَیْرِہُمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبَيَانَ سُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
 اور وعظ کوئی کی ابتدا و گوشتاب سے چاہے اسکی ظاہر و اہلِ تعبی تفسیر کے موافق اور حد  
 نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہو اور صحابہ اور تابعین اور ان کے سوا اور مومنین و مومنین  
 اقوال سے اور ریت نبوی کے بیان کرنے سے وَ مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر  
 وہ مراد ہو جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق ہو اور اعتباراتِ صوفیانہ اور اشارات  
 فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو تمام وعظ میں نہ کرنا بہرگز لائق اور مناسب نہیں ہوتا  
 کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشعار میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر  
 معمول کریں گے اور گمراہ ہو جائیں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے وعظین میں سے ایک اعظم نے مقطعاتِ قرآنیہ  
 کے معانی میں غرض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں ہر کلمہ کی جمالت کی نوبت پہنچی  
 کہ اس نے ظہ کی تفسیر کی بحسابِ جبل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہر خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام کہ جو دسویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس وعظ کی جمالت اور بے امتیازی اسکو کہاں  
 کیسے لیگی اور جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور نکات اور  
 اہلِ احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے چنانچہ ہم نے کیا کیا  
 الْقِصَصَ الْمَجَازِۃَ فَإِنَّ الصَّغَابَةَ أَكْثَرُ ذَا عَلٰی ذٰلِكَ اَلَا تَنْكَارُہُ اَخْبِرْہَا



أُولَئِكَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَصَرُّهُمْ وَأَلْزَمَ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَسْرَافِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ  
 لَا يَعْرِفُ صَحَّتْهَا وَفِي السَّيْرَةِ وَسَانِ نَزُولِ الْقُرْآنِ أَوْ رُوِيَ كَوَاجِبُهَا كَمَا يَهُدُوهُ مَقْصُودُهَا  
 جو بر وایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر کرے اس واسطے کہ صحابہ کرام کے قصہ خوانی پر سخت تنکیر کیا  
 ہو اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہو اور ان کو مارا ہوا یہ دہی قصہ کا شہل کتاب کی روایت  
 میں ہوتے ہیں جنکی صحت معلوم نہیں اور سیرت و قرآن کی شان نزول میں وَاَمَّا اَرْكَانُهُ  
 قَالَ الرَّغِيبُ وَالرَّهْمِيُّ وَالتَّمْذِيلُ بِالْأَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقِصَصِ الْمَرْفُوعَةِ  
 وَالتَّكَاثُفِ النَّافِعَةِ فَهَذَا طَرِيقُ التَّكْوِينِ وَالْتَّكْوِينُ اور وعظ کے ارکان تو مرغیب  
 اور زہر سبب ہو اور مثال گذارنا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور بیکات منفعت  
 بخش سوسہ طریقہ ہر تذکر اور شرح کا وَاَلْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا أَمَّا مِنْ أَحْكَامِ الْوَحَاہِمِ  
 أَوْ مِنْ بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ وَالْفُتُو  
 الْحَلِّيُّ إِنْ هَذَا الْمَسْئَلَةُ تَعْلَمُهَا وَطَرِيقًا فِي تَعْلِيلِهَا اور جس مسئلہ کو واعظ ذکر کرے  
 چاہے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام  
 پس قول ظاہر ہے کہ یہ میان کرے واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہو اور اس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو  
 وَآمَّا آدَابُ الْمُسْتَعِجِينَ فَإِنْ يَسْتَقْبِلُوا الْمَدَّكَرَّ وَلَا يَلْعَبُوا وَلَا يَلْفُطُوا وَلَا  
 يَتَكَلَّمُوا فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يَكْثُرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمَدَّكَرِّ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ إِذَا عَرَضَ  
 خَاطِرُكَ أَنْ كَانَ لَا تَعْلُقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعْلُقًا قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْجُلُ فُتُوْمُ  
 الْعَامَّةِ فَلَيْسَتْ عَنْهُ فِي الْجَمَلِ الْحَاضِرِينَ شَاءَ سَأَلَهُ فِي الْحَلْوَةِ  
 وَإِنْ كَانَ لَهُ تَعْلُقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ الْجَمَالِ وَتَفْصِيلِ عَرِيبٍ فَلَيْسَتْ تَحْزَنُ إِذَا انْفَضَى  
 كَلَامُهُ سَأَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرے والوں کے آداب سوسہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں گے اور  
 نکوین اور شہور نہ چھوہیں اور آپس میں عظم کے اندر بائیں نکوین اور ہر میں اعظم سے سوال کریں  
 بلکہ اگر سامع کو کوئی خطہ عارض ہو تو اگر اسکو مسئلہ مذکور کے ساتھ تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر

فصل دسویں بہر جو سکھ عوام کی فہم نہیں دیکھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین میں  
 میں پھر اگر چاہے تو اسکو نفوت میں پوچھ لے اور اگر اسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جسے  
 کرا مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منظر ہے تاہم اسکا کلام آخر جو تو دریافت کرے وگرنہ  
 المند کہ کلام کہ ثلث مکررات اور چاہیے کہ وعظ ملک کنے والا اپنے کلام کو تین بار عادیہ کرے  
 ف بخاری میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب کلام فرماتے  
 تو تین بار عادیہ فرماتے تھے تاخوب بوجہ میں آجائے فَإِنْ كَانَ هَذَا أَهْلَ لُغَاتٍ شَتَّى  
 وَالْمَدَّ كَيْفَ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَلْسِنَةٍ ثُمَّ فَلْيَفْعَلْ ذَلِكَ وَلْيَتَجَنَّبِ دِقَّةَ الْكَلَامِ  
 وَأَجْمَالَهُ سوا اگر مجلس غظ میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں اور واعظ کو کئی زبان پر قدام ہو تو  
 اسکو بیکرنا چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرنیز کرنا چاہیے دقیق اور مجمل کلام سے یعنی  
 اسواسطے کہ کلام باریک و مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں وَأَمَّا الْإِلَاقَاتُ الَّتِي تَقْدِرُ  
 الْوُضُوعَاتُ فِي مَوَاقِفِهَا عَدَمُ تَعْيِينِ هِمِّ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ  
 كَلَامِهِمْ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمَوْضُوعَاتُ وَذِكْرُ كَلَامِهِمُ الصَّلَوَاتِ وَالذُّعَوَاتِ الَّتِي يَتَعَلَّقُ بِهَا  
 الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ اور وہ آفتیں جو ہر کے زمانہ کے واعظوں کو پیش آتی ہیں  
 اور نہیں سے ایک عدم تمیز ہو درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اور کلام موضوعات  
 اور غیر فائز ہیں اور مذکور کرنا اور نکالوں نمازوں اور دعاؤں کو جنکو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار  
 کیا ہے وہ سب اسکا یہی کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہو واعظ  
 کوئی کا وجود ہو ایت اور قصہ کسی کتاب میں علوم فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر دیا حالانکہ  
 حدیث صحیح میں ثابت ہو کہ جو عجمی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر محبوس باندھیا گیا وہ جنسی ہی  
 مترجم کہنا کہ اہل ایمان پر واجب ہو کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے  
 اور سوا اہل حدیث کی کتابوں مشہور کہہ کتاب حدیث نقل کرے اسواسطے کہ خود چھوٹا باندھنا  
 یا جسو ہی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں پر اہل عذاب میں و مینہا مباحا لکنہم فی

۴  
 کتاب شامیں حدیثیں  
 چھپ کر کلام میں  
 اہل ایمان میں اور  
 کلام میں

شوق و اشتیاق و از راز بجلد ببالند و ذکر زیاد و غفلت و کسی ختم بین غیاب و تریب  
 ف چنانچه چون کہ تا اگر دور رفت فلانی فلانی سوخت فلانی دن و رفلانی ساعت میں پرچہ تو تمام  
 عمر کی قصداً عذاب کا عذاب رہو جاتا ہو یا جو کوئی بھنگ پیے اوستے گویا اپنی جان کو بے غلطی میں فعل کیا ہے تعالیٰ  
 بے تیریزی اور بے احتیاطی و رافز و دازی اپنی پناہ میں کھائیں مہمہا قصصہم قصہ کبرا و الوفا  
 و غیر ذلک و خطبہ ہم قہما اور از بجلد قصہ کبرا اور وفات کی قصہ خوانی اور اسکے سوا اور بھون میں  
 قصہ گوئی اور زمین چٹبہ خوانی کرنا ف اس واسطے کہ ایسے امور کا راجع قرون سابقہ میں تھا اور قریب ہو  
 اور حقیقت کٹر خالی ہو بلکہ ہر سال نئے مضمون کا کثرت طیار ہوتا ہوا تازت و کثرت زیادہ ہو سچاں اند کیا اولٹا نا  
 ہو گیا ہے کہ اگر نماز پڑھے اور فرائض پائی نہ کوٹا داکرے اور ساجد میں جمہ و جماعت واسطے نہ حاضر ہو کوئی اور پیر  
 طعن و تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تغزیہ داری میں نہ جاوے اور فکے بد تا میں شریک نہ ہو تو طبعوں طعن  
 ہوتا ہو بلکہ اسکے ایمان میں حرف آتا ہو کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور فوسن اہلبیت ہو شمع  
 بیریہ دراصل کار و پیوستہ بفرع کم متعہ خدا و بسیار بشرع

### فصل گیارہون

اس فصل میں مصنف قدس نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کرتے ہوئے صحیح بنا و تعلیم لاد اب الطریقہ  
 و السلوک مشہدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا شہید الصغیر المستفیض  
 ان کفر یلبت تعین لاد اب لا ینکد الا شغال ہماری صحبت و طریقت و سلوک آداب کو  
 سیکھنا متصل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح سیکھ جو مشہور و متصل ہو یعنی مصنف تاسدہ  
 رسالت صحیح میں کوئی واسطہ منقطع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقریر ان اشغال کا نہایت نہیں یعنی  
 باعتبار آداب معینہ اور اشغال خصوصہ اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمال ہے فالضد الضیف و اللہ  
 عفا اللہ عنہ و احمہ لیسلفہ الصالحین صحباً بابہ التتیمہ اکجیل عبد الرحیم رحمہ اللہ  
 عنہ و آرضا کہ ہر اہل و یار و تعلم منہ العلوم الظاہری و نادب علیہ لاد اب الطریقہ  
 و رای منہ لکرامات و سألہ عن المشکلات و سمع منہ کثیراً من قوال الطریقہ

وَأَحْقَقَ قَوْلَهُ مَا جَرَى عَلَيْهِ وَعَلَى شَيْئِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ الْآخِرَاتِ وَالْأَوَّلَاتِ  
 جَزَاءَ اللَّهِ سُبحَانَهُ عَذْوَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا تَوْبَهُدْ ضَعِيفٌ إِلَى السَّيْرِ جَوْنًا  
 اوس سے عفو کرے اور اوسکو اوسکے سلف صالحین کے ساتھ ملائے زیادہ دراز صحبت کھی اپنے والد شیخ  
 اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہوا ونسے اور انکو راضی کرے اور انھیں علوم ظاہرہ اور ادب نیت کے  
 سیکھے اور ونسے کرامات کھی اور مشکلات پوچھے اور ونسے اکثر فائدہ طریقت و حقیقت کے سننے اور جواب دہ  
 اور انکے مرشد فن پر واقعات و رعالات اور کرامات گدے ونسے جمع ہوئے السید سیدنا مولانا ہدایتی انکے  
 مستفیدہ دن کی طرف سے اوکو نیکو لب و صحیح ہو شیوخ کا کثیر اَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ كَثُرُ  
 خَوَاجِهِ خَرَجَ صَحْبِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّهْرَنْدِي وَالشَّيْخِ الْهَذَا وَخَوَاجِهِ حَسَامُ الدِّينِ  
 صَحْبُ خَوَاجِهِ مُحَمَّدٌ بَاقِي وَتَأْنِيهِمُ الشَّيْخُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبِ الشَّيْخِ أَدَمُ الْبُنُورِي  
 صَحْبِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّهْرَنْدِي صَحْبِ خَوَاجِهِ مُحَمَّدٌ بَاقِي وَتَأْنِيهِمُ الْخَلِيفَةُ أَبُو الْوَلَاءِ  
 صَحْبِ مَلَاوِي مُحَمَّدٌ صَحْبِ الْأَمِيرِ أَبِي الْوَلَاءِ وَشَيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بَيْتِ مَرْدَن کی صحبت  
 ہے بزرگوار میں تین مرشد ہیں دل آویز ہیں خواجہ درویش جو شیخ احمد سہروردی اور شیخ الہاد اور خواجہ  
 حسام الدین کی صحبت میں ہے اور منیوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں ہے اور دوسرے مرشد شیخ عبد الرحیم  
 سید عبد السمیع جو شیخ آدم بنوری کی صحبت میں ہے اور شیخ احمد سہروردی کی صحبت میں ہے اور  
 وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں ہے اور میرے مرشد شیخ عبد الرحیم کے خلیفہ ابو القاسم بن جملہ اولی محمد  
 کی صحبت میں ہے اور وہ امیر ابو العالی کی صحبت میں ہے وہ سہروردی شہر لاہور کے قریب ورنہ  
 برون تنہا قصبہ سہروردی کے تابع ہے ثُمَّ الْخَوَاجَةُ مُحَمَّدٌ بَاقِي صَحْبِ خَوَاجِهِ مُحَمَّدٌ مَنَّانُ  
 صَحْبِ أَبِي الْوَلَاءِ مُحَمَّدٌ دَرُوِش صَحْبِ مَلَاوِی مُحَمَّدٌ زَاهِد صَحْبِ خَوَاجِهِ عَبْدِ اللَّهِ  
 الْآخَرَارُ وَالْأَمِيرُ أَبُو الْوَلَاءِ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبِ الْأَمِيرِ مُحَمَّدٍ صَحْبِ خَوَاجِهِ  
 عَبْدُ الْحَقِّ صَحْبِ خَوَاجِهِ عَبْدُ اللَّهِ الْآخَرَارُ الْمَذْكُورُ خَوَاجِهِ مُحَمَّدٌ بَاقِي خَوَاجِهِ مُحَمَّدٌ مَنَّانُ  
 صحبت میں ہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں ہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت میں ہے

وخواجہ عبید اللہ حرکی صحبت میں ہے اور امیر ابو العلاء امیر عبد اللہ کی صحبت میں ہے وہ امیر بحر کی  
 صحبت میں ہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت میں ہے وہ خواجہ عبید اللہ کور کی صحبت میں ہے وہ خواجہ  
 اخرار صاحب بنیو کا کثیرین میں ہم معاً لانا یعقوب انجو خانی و خواجہ علاء الدین  
 الخجندی و ابی صاحب خواجہ نقشبند بلا واسطہ و صاحب اکا و ابی صاحب خواجہ علاء الدین  
 عطارد و الشافعی خواجہ محمد یازسا و ہما من کیا را صاحب خواجہ نقشبند و خواجہ  
 احرار بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخ اور خواجہ علاء الدین غجدانی  
 و درویش خواجہ نقشبند کی صحبت میں ہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخ خواجہ  
 علاء الدین عطارد کی بھی صحبت میں ہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد یازسا کی صحبت میں  
 ہے اور دونوں یعنی عطارد و یازسا خواجہ نقشبند کے عہد مریدوں سے ہیں چرخ قریبہ  
 غزنی کے تالیع سے اور غجدانی بکر فین مجاہد کے موضع ہوٹار کے تالیع سے اور نقشبند کاتب  
 کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد ہی پیشہ کرتے تھے وہ خواجہ نقشبند صاحب بنیو کا  
 کثیرین آج کل خواجہ محمد بابا ساسی و خلیفہ اکامیر سید کلال و الخوا  
 محمد صاحب خواجہ علی الترمینی صاحب خواجہ محمود اکا خیر افغانی صاحب  
 خواجہ عارف دیوگری صاحب خواجہ عبد الخالق الہمدانی صاحب خواجہ یوسف  
 الہمدانی صاحب علی الفاریدی اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں ہے بزرگوار  
 خواجہ محمد بابا ساسی ہیں ان کے خلیفہ میر سید کلال اور خواجہ محمد بابا ساسی خواجہ علی ربیعی کی صحبت میں ہے وہ  
 خواجہ محمود ابو الخیر نقوی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ عارف دیوگری کی صحبت میں ہے وہ خواجہ عبد الخالق غجدانی کی صحبت میں  
 ہے خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ علی غازی کی صحبت میں ہے وہ خواجہ یوسف حسین و نقشبند سیم  
 قریبہ ہر دو کس تالیع سے اور امین نصیر ہر دو کے تالیع سے اور غزنی و سکون خین ہر دو قریبہ ہر دو کے  
 تالیع سے اور یوگر کے تالیع سے ہر دو کے مضامین اور فاروق ہر دو کس تالیع سے صاحب  
 شیوخ کثیرین آج کل ہر دو انسان احمد ماما اکامیر القاسم نقشبند صاحب

ابا علی الدقاق صاحباً بالقاسم النصرا دی و انحضرت علی صاحبہما الشیخی صاحب سید  
 الکافیة الجندی البغدادی و الثاني حواجہ ابوالقاسم الکراکانی صاحباً بالمشائخ  
 المغربي صاحباً ابا علی و الکاتب صاحب ابا علی المرودی باری صاحب جندی البغدادی  
 علی فارمدی بہت مشایخ کی صحبت میں ہے بزرگوار و نہیں سے دوہین کیا نام ابوالقاسم قشیری  
 ابو علی دقاق کی صحبت میں ہے وہ ابوالقاسم نصرا بادی اور ابوالحسن حفری کی صحبت میں ہے اور  
 دونوں یعنی نصرا بادی اور حفری شیلی کی صحبت میں ہے وہ سید الطائفہ جندی بادی کی صحبت  
 میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابوالقاسم کرکانی ہیں جو ابو عثمان مغربی کی  
 صحبت میں ہے وہ ابو علی کاتب کی صحبت میں ہے وہ ابو علی رودباری کی صحبت میں ہے وہ جندی  
 بادی کی صحبت میں ہے **ف** ابوالقاسم قشیری رسالہ تفسیر کے مصنف ہیں جو حقیقت  
 ولایت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے تفسیر قبیلہ عرب کا اور دقاق بفتح وال  
 و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رے مملوکات عجی ایک گائون کا نام ہے اور باکا  
 منسوب بناجیر کرانے آبا کا منشا تھا و الجندی البغدادی صاحب خالہ الشری السقطی  
 صاحبہ معروف الکرخی صاحب شیعہ اکثرین اجلہم اثنتان احدہما الامام علی  
 ابن موسی الرضا صاحب اباء الامام موسی کاظم صاحب اباء الامام جعفر  
 الصادق صاحب اباء الامام محمد الباقر صاحب اباء الامام زین العابدین  
 صاحب اباء الامام حسین صاحب اباء امیر المؤمنین علی بن ابی طالب صاحب  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و تابعیہ ما داود الطائی صاحب فضیل و حبیب  
 العجمی و ذوالنون صاحبوا شیوخا کثیرین من التابعین و تبعہم اجلہم الحسن  
 البصری صاحب ہوا کبار اصحاب الشیعی صلی اللہ علیہ وسلم معہم انشخادم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حافظ سنیہ و فہد سلسلۃ التصبی و حافظ  
 فی صحیحہا و اتصالہا و علیہ ہندوی اپنے ناموں مری سقطی کی صحبت میں ہے وہ معروف

۲  
 قشیری باری حفری  
 صاحب جندی بادی

کرخی کی صحبت میں ہے اور معروف کرخی بہت مرشدوں کی صحبت میں ہے بزرگتر او نہیں مرشدین  
 ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امام جعفر  
 صادق کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی  
 صحبت میں ہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں ہے وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب  
 کی صحبت میں ہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہے اور معروف کرخی کے دوسرے  
 مرشد راؤ دھانی ہیں جو فضیل عیاض و حبیب عجمی اور ذوالنہین مسری کی صحبت میں ہے اور  
 شیوخ حضرت تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں ہے بزرگتر او نہیں  
 حسن بصری ہیں اور تبع تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں ہے ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم  
 تھے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور ان کے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ بجز صحبت کا اسکی  
 ہیئت اور انصال میں کچھ شک نہیں مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت نبوی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو چھ شیعہ ابوعلی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت کرتے ہیں اس سلسلے میں  
 کہہ رہے ہیں کہ کیا نہ بایا کہ یہ نسبت اولیائیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس سلسلے میں غرض  
 یہ ہے کہ نسبت صحبت کی جن جن عن عالم شہادت میں جو ثابت ہو نہ ہو لیکن اولیائیت کی نسبت  
 قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اور ان کو بایزید نظامی کی  
 روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادق کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدس میں خواجہ  
 محمد یار علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا ہے وَلِلَّامَامِ جَعْفَرٍ بِالْصَّادِقِ اَيْضًا اَنْتِسَابٌ اِلَى الْحَدِّ  
 اَبِي اَمَّا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّامًا جَعْفَرًا صَادِقًا كَوْنَتَابًا  
 اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّامًا جَعْفَرًا صَادِقًا كَوْنَتَابًا  
 اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّامًا جَعْفَرًا صَادِقًا كَوْنَتَابًا  
 اَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنْ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ  
 الصِّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّامًا جَعْفَرًا صَادِقًا كَوْنَتَابًا

وَلِيَّ اللَّهِ أَحَدًا طَرِيقَةً عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّيْخِ  
 أَحْمَدَ الشَّهْرَنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْكَادِرِ عَنْ شَاهِ كَمَالٍ أَوْ بَعْضِ أَوْ بَعْضِ سُلَاطِينِ  
 جَنَّةِ بَعْضِ مَنَ بَابِ مَوْجِبِ اتِّصَالِ بَابِ بَعْضِ مَنَ بَابِ بَعْضِ مَنَ بَابِ بَعْضِ مَنَ بَابِ بَعْضِ مَنَ  
 طَرِيقَةِ ابْنِ وَالدِّشْنَجِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْ بَعْضِ سَيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ أَوْ بَعْضِ شَيْخِ آدَمَ بَنِي مَنَ أَوْ بَعْضِ  
 شَيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ بَعْضِ شَيْخِ عَبْدِ الْكَادِرِ أَوْ بَعْضِ شَاهِ كَمَالٍ سَيِّدِ مَنَ أَوْ بَعْضِ  
 سَيِّدِ مَنَ حَبِيبِ شَيْخِ كَمَالٍ لَمَّا كُنَّا عَنِ السَّيِّدِ فَصِيلِ عَنِ السَّيِّدِ كَدَارِجِ مَنَ عَنِ السَّيِّدِ ثَمَرِ الدِّينِ  
 عَارِفِ عَنِ السَّيِّدِ كَدَارِجِ مَنَ عَنِ السَّيِّدِ ثَمَرِ الدِّينِ عَارِفِ عَنِ السَّيِّدِ ثَمَرِ الدِّينِ عَارِفِ عَنِ السَّيِّدِ  
 عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ رَحْمَتِ الدِّينِ قَتْلَ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِيهِ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ  
 أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْهَرَوِيِّ عَنْ أَبِي حَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ الطُّوسِيِّ  
 عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْغَنِيِّ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّيِّدِيِّ  
 لَيْسَ بِدَايَةِ الْمَنْدُوكُورِ أَوْ شَيْخِ أَحْمَدَ سَهْرَنْدِيِّ كَوْشِجِ سَكَنَةِ سَيِّدِ طَرِيقَةِ آدَمَ أَوْ كَوْشِجِ كَمَالِ كَوْشِجِ  
 سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ فَصِيلِ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ ثَمَرِ الدِّينِ عَارِفِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ سَيِّدِ كَدَارِجِ مَنَ  
 أَبُو حَسَنِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ ثَمَرِ الدِّينِ مَحْرَافِ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ ثَمَرِ الدِّينِ مَحْرَافِ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ  
 أَوْ كَوْشِجِ ثَمَرِ الدِّينِ قَتْلَ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ إِمَامِ طَرِيقَةِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ  
 جِيلَانِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ أَبُو سَعِيدٍ الْهَرَوِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ أَبُو الْفَرَجِ الطُّوسِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ  
 عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّيْمِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ شَيْخِ عَبْدِ الْغَنِيِّ النَّيْمِيِّ سَيِّدِ مَنَ أَوْ كَوْشِجِ أَبُو بَكْرٍ السَّيِّدِيِّ  
 جَوْ قَبْلِ سَكَنَةِ مَنَ كَوْشِجِ بَعْضِ جَنَابِ بَعْضِ دَمِي سَيِّدِ مَنَ شَاهِ وَلايَتِ عَلِيٍّ مَرْتَضَى فِي شَرَفِ الدِّينِ  
 لَقَبِ قَتْلَ مَنَ بِسَبَبِ نَفْسِ كَشِي كِي يَاضِ كِي فَخْرِ مَنَ مَنَ وَتَشْدِيدِ مَنَ مَنَ مَشْدُودِ مَنَ مَنَ مَنَ  
 أَيْكَ كَوْشِجِ مَنَ أَيْضًا تَادَبَ شَيْخُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيٍّ رُوحِ جَدِّهِ لَامِيهِ الشَّيْخِ رَفِيعِ الدِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ  
 وَاجِدِ كَمَالِ قَبْلِ أَن يَقُولَ كَدَارِجِ مَنَ بِطَرِيقِ خَرَقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيهِ هُطَيْبِ الْعَلَوِيِّ عَنِ بَعْضِ  
 الْحَقِّ جَامِلِ كَدَارِجِ مَنَ الشَّيْخِ عَبْدِ الْغَنِيِّ النَّيْمِيِّ أَوْ بَعْضِ مَنَ مَشْدُودِ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ مَنَ



شیخ رفیع الدین کی روح سے اور انھوں نے اوکو مبارزت طریقت دی اور ان کے پیرو ہونے سے چند سال کے  
 پہلے بطریق کرام کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم سے اور اوکو نعم الحق چاہیلہ سے  
 اوکو شیخ عبد الغنی سے جو سلسلہ غزنیہ کے مصنف ہیں ولہ طرق اُخری کا جاذبہ الشیخ علیہ السلام  
 الا کبر ابا دی عن اباکیم عن الشیخ عبد القوی عن قاضی خان یوسف سلطان اصفہانی عن حسن بن  
 طاہر عن سید داہجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکبوری عن خواجہ  
 نور قطب عالم عن آئینہ علیہ النحی بن اسعد اللہ پوری النکالی اخی سراج عثمان  
 الاولادی عن الشیخ نظام الدین اولیا عن الشیخ فرید الدین گنج شکر عن خواجہ  
 قطب الدین بختیار کاکی عن خواجہ مولین الدین السیجری عن خواجہ عثمان ہارون  
 عن حاجی شریف الدین ندوی عن خواجہ مؤدود چشتی عن آئینہ خواجہ یوسف  
 ابن محمد بن سیمان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی عن آئینہ خواجہ ابی احمد  
 چشتی عن خواجہ ابن اسحق الشامی عن قمشاد علوی الدینوری عن ابی ہبیرہ  
 البصری عن حدیقہ التمر عشتی عن ابراہیم بن اذہم عن فضیل بن عیاض عن  
 عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن علی بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن سید  
 المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں اوکو مبارزت دی  
 سید عظمت مدد کبر بادوی نے اوکو سند حاصل ہوا اپنے باپہ دن سے اوکو شیخ عبد الغنی سے اوکو  
 قاضی خان یوسف نامی سے اوکو حسن بن طاہر سے اوکو سید داہجی حامد شاہ سے اوکو شیخ  
 حسام الدین ماکپور سیاحی اوکو خواجہ نور قطب عالم سے اوکو اپنے والد علامہ حسن بن اسعد جو اصل میں  
 لاہوری ہیں اور سکون میں بنگالی اوکو اخی سراج عثمان اوصی سے اوکو سلطان المشعل نظام الدین  
 اولیا سے اوکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اوکو خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے اوکو خواجہ  
 معین الدین سبزی رضی سیستانی سے اوکو خواجہ عثمان ہارونی سے اوکو حاجی فرید بن ندوی  
 اوکو خواجہ مؤدود چشتی سے اوکو اپنے والد خواجہ محمد بن سیمان چشتی سے اوکو اپنے مامون خواجہ

سلسلہ طریقت

محمد چشتی سے آؤنگو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے آؤنگو خواجہ ابو اسحق شامی سے آؤنگو مشاء علم  
 وینوری سے آؤنگو ابو ہریرہ بصری سے آؤنگو حذیفہ بن مرثی سے آؤنگو ابراہیم بن ابراہیم سے آؤنگو  
 فضیل بن عیاض سے آؤنگو عبد الواحد بن یس سے آؤنگو حسن بصری سے آؤنگو ابیہ المومنین علی بن  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آؤنگو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** مولانا نے فرمایا یا بگو  
 یورپ میں ایک قصبہ ہے اللہ آباد کے قریب ولودہ ایک شہر ہے یورپ میں جس کو اب فیض آباد کہتے ہیں  
 اور بحر ہند کی کبریاں حملہ و سکون جم و زلے مجموعہ مشروب ہے بھستان کی طرف جو مغرب ہے بھستان  
 اور ہر چند اولیا جمع ہو ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہوا گیا کہ ایک بلی  
 اولیا کے مانند چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو است فرمایا اور اس کی مثالیں بہت  
 ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب قرار ہو اور کعب کا لقب اخبار احمد زندقہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات  
 پرگنوں میں سے اور ہارون قریریہ زندقہ سے آؤنگو کس پادشہ شہر ہو درگاہ میں واقع  
 ہو و منزل ہرات سے اور اب و سکون شاغلان کہتے ہیں اور محل ایک شہر ہے شام کے قریب  
 وَ تَأَذَّبَ سَيِّدُ الْوَالِدِ أَيْضًا تَحْسِبُ لِبَطْنِ مَنْ كَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَ ذَلَّ إِلَيْهِ أَنَّ رَأَى فِي مَبْنَعِهِ مَبَاقِعَهُ وَ عِلْمَهُ النَّفْيِ وَ الْإِثْبَاتِ وَ الْفَيْضُ لَمْ يَزَلْ  
 النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ فَإِنَّهُ عِلْمُهُ انْتَمَ الْكَاتِ اُورِجِہ والد شداد کبوز  
 طریقت کے ہو بحسب بطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت کو خواب میں  
 دیکھا سنا و نسے بیعت کی اور اپنے آؤنگو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت زکریا سے بھی  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب موزہ ہو کہ انہم ذات کی اور خصوصاً تعلیم فرمائی وَ اَيْضًا مِنْ رُوحِ  
 الْاِيْمَةِ الشَّيْخِ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي وَ الْحَاجَةِ تَهَامِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ  
 نَفْسُكَ بَدَنَ وَ الْحَاجَةِ مَعِينِ الدِّينِ بْنِ الْحَسَنِ الْجَشْتِي وَ اِنَّهُ رَأَاهُمْ وَ اخَذَ مِنْهُمْ  
 الْاِحْكَازَةَ وَ عَرَفَتْ نِسْبَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حَدِّهَا مِمَّا قَاضَى مِنْهُمْ عَلَى قَلْبِهِ  
 وَ كَانَ يَحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور بھی اللہ رحمہ

فیض بابا میر طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد نقشبند  
اور خواجہ معین الدین بن حسن کی روح سے اور ان کو خواب میں دیکھا اور ان سے اجازت لی اور میرزا  
کی نسبت ان سے علمی و علمی دریافت کی جس کا فیض ہوا اور حضرت کی طرف سے ان کے دل پر  
اور حضرت والد سے اس کی حکایت بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ ان سے اور ان حضرات سے رضی  
وَأَمَّا الْعُلَمَاءُ الطَّاهِرُونَ مِنَ التَّعَصُّبِ وَالْحَدِيثِ وَالْفَقْدِ وَالْعَقَائِدِ وَالْخَوَافِ وَالْغُرُورِ  
وَالْكَلَامِ وَالْأَحْوَالِ وَالْمَنْطِقِ فَقَدْ عَلِمْنَا مِنْ سَيِّدِنَا الْوَلِيِّ الرَّضِيِّ اللَّهُ عَنْهُ  
وَمَنْ أَوْصَاكَ الْكِتَابَ عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضِيِّ مُحَمَّدٍ وَابْنِهِ الْكَبِيرِ مِنْهَا عَلَى مِثَرِ زَاهِدٍ  
لَا يُهْدِي صَاحِبُ الْحَقِّ الشَّهِيدَ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ  
عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ عَنْ مِثَرِ زَاهِدٍ  
عَنْ تَلَامِيذِهِ الْعَلَمَةِ التَّقْدَارِيِّ وَالْعَلَمَةِ الشَّرِيفِ الْجَرَجَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ اور علوم ظاہر و باطنی تغیر و تبدل اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور خواجہ اور  
کلام اور اصول اور منطق کے سوا ان کو ہنر پر حال پسند والد سے رضی اللہ عنہما اور والد نے  
چھوٹی کتابیں اپنے بھائی ابوالرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی کتابیں میرزا بہرہ دہی سے پڑھیں  
جو مصنف ہیں جو شمس شہرہ درسیہ کے اور میرزا بہرہ دہی سے میرزا فاضل سے آنحضرت نے ملا یوسف کو سچ سے  
آنحضرت نے میرزا جان غیر سے آنحضرت نے محقق ملاحلان دانی سے آنحضرت نے اپنے باپ سعد وغیرہ  
تلامذہ علامہ تقی زانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم علامہ تقی زانی  
اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علمائین مشہور اور معلوم ہوئے مصنف نے اس کو ذکر فرمایا  
وَأَجَارَنِي مِثْرُكَ الْفَصْلَانِي وَحُجَّتِي الْبُخَارِي وَعَيْدِي مِنَ الصَّحَابَةِ السَّيِّئَةِ الْوَقْفَةِ  
الْمُتَّبِعَةِ حَاجِي مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ  
عَنْ حَدِّ شَيْخِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ الشَّهْرِيدِيِّ بِسِنْدِهِ الطَّوِيلِ الْمَكْنُونِ فِي  
مَقَامَاتِهِ وَهَذَا آخِرُ مَا أَرَدْتُ أَنْ أُرَادَ فِي هَذِهِ الرِّسَالَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوَّلًا

آخر اَوَظَاہِرًا وَاَبْجَلًا اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتد ثابت القول حاجی محمد فیض نے شیخ عبدالاحد انھوں نے اپنے والد شیخ محمد سعید انھوں نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سہروردی سے اور انکی سند طویل مذکور ہو چکی ہے مقامات و تصانیف میں اور یہ تمامی ہوا میں مضمون کی جسکے لانے کا ہم نے اس سلسلے میں ارادہ کیا تھا اور شکر جو حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی آؤ ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی مترجم کتاب الہیہ کہہ کر اسکی حسن تفہیم سے ترجمہ قوال مجتبیٰ کاچو بیسویں بیچ الآخر مسئلہ بارہ سو ساٹھ ہجری میں پورا ہوا گیا تعالیٰ میری بھول چوک اور کج فہمی کو برکت و روح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاون کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میرے غلط کردہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے بچاؤ میں رکھے آمین ثم آمین ۛ

## خاتم الطبع

ہزاروں شکر پروردگار و درود بشار بر نبی مختار و آل طہار و اصحاب اخبار کہ ائمہ دین

یہ کتاب علم سلوک و معرفت میں لاجواب کہ من اور کا قول المجتبیٰ تصنیف عارف الہی

آیتہ من آیات اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ہوا اور ترجمہ

اور کا شفا العلیل تالیف مولانا غلام علی صاحب بھوری

ہوا اور نوامد اسکے مولانا شاہ عبدالمعز بنیہ صاحب قدس سرہ

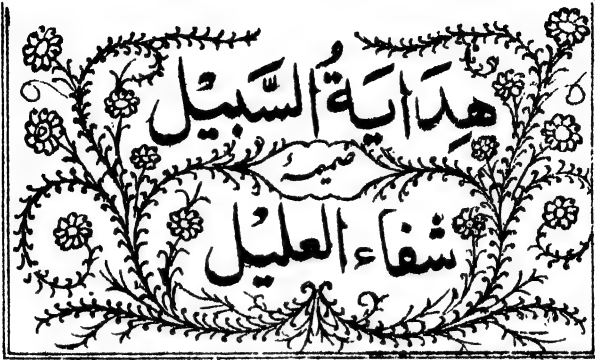
سے مستفاد ہیں اور حاشی و سپر مولانا نواب

قطب الدین خان دہلوی کے کلمے ہیں

بصحت تمام ۱۳۰۲ھ میں

تمام ہوئی

نقد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شکر مہیا پس بقیاس اوس خداوند و محدث اساس کا کہ جسے ہکودا سطلے معرفت طریق باطن کے عقل و دانش عنایت فرمائی اور قرآن شریف بھیج کر راہ راست حقیقت کی بتائی اور سزا و ناصوات و سلام اوس شفیق یوم القیام و آلہ العظام و صحبہ الکرام پر کہ جسے ہکودا ظلمت مگر ای کفر سے نکال کر ہدایت دین اسلام کی روشنی دکھائی اور تعلیم احکام شریعت طریقت سلوک عرفان کی سکھائی بعد اسکے ارباب عرفان و اصحاب یتقان پر ظاہر ہو کہ ہمیشہ سے فرقہ ظاہر پر کو علوم باطنیہ و اسرار عرفانیہ سے نفرت اور حضرات مرقوئیہ صافیہ سے مداوت رہی کسی نے اپنے تکفیر کا حکم لگایا اور کسی نے طریقت کو خلاف شریعت کے بتایا قصوف کو زندہ ٹھہرا یا بیعت مسنونہ کو بدعت مذمومہ بنایا خصوصاً اس کا میں فساد اسکا پھیلا کہ جو لوگ ظلم ظاہر و باطن میں کامل اور کتاب و سنت کے پورے پورے معامل تھے اوپر بھی اعتراض ہونے لگے تیج پوچھیے تو یہ لوگ دین اسلام کے صاف راستے میں زخمہ اندازی کے کانٹے بونے لگے چنانچہ اس فرقے میں کا ایک شخص پنجابی لازمہ یوں میں مجتہد مشہور فراق عرفانی سے کہیں دور قمولوی ابو عبد اللہ غلام علی ساکن قصور نے ایک کتاب موسومہ تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعت والہام لہنذیف کی اور اس میں نسبت بیعت والہام و دیگر طرق حضرات تصوفیہ کرام کے مذمت کی داد دی

اور نہایت ہبہاکی سے بزرگان دین اور سلف صالحین کو مخالفت کتاب سنت کے ٹھیکر یا اور دیگر  
نشانہ تیر ملاست کا بنایا اگرچہ عموماً جو لبان سب خرافات بے معنی اور نفوٹ لافنی کا کتاب انبات الاہل  
والبیعة بآدلة الکتاب السنۃ میں ہر چکا ہو لیکن خصوصاً جو ایرات اس کتاب قول الجمیل  
کی نسبت اقوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر وارو کی گئے تھے جواب ان اعتراضات کا بنام  
ہدایہ السبیل بلکہ بطور ضمیمہ کے اس کتاب میں لکھا دیا گیا واللہ اعلم بالصواب

### اعتراضات قصوری

یہ چاروں مذہب حنفی شافعی مالکی قبلی ہمت اور محدث بن فقر اور اہل لند کی محبت میں  
کچھ اثر نہیں اور نہ انکے فیض تعلیم سے نماز میں ملاوت ایمانی اور کیفیت نورانی ہوتی ہو اور نہ  
اشغال پیری مریدی کی شرع میں کچھ مل ہو اور جو دربارہ بیعت قول الجمیل میں مرقوم ہو  
قَطَّنَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ مَقْصُورَةٌ عَلَى قَبُولِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي يُعْتَادُهُ الْمُتَوَفِّيَةُ مِنْ تَلْبِاسِغِ  
الْمُتَوَفِّيِينَ لَكَيْسٍ يَسْتَحْجِجُ بِعِنِّي سُنَنِ ظَنِّ كَيْدٍ أَيْبَ قَوْمِ عِلْمَانِ كَيْدٍ يَسْتَحْجِجُ بِعِنِّي سُنَنِ ظَنِّ كَيْدٍ  
اور جو عادت صوفیوں کی ہو کہ اپنے مریدوں کی بیعت کرتے ہیں یہ بیعت کوئی چیز نہیں اگرچہ شاہ ولی اللہ  
اسکا رد کیا ہو لیکن مائل اور فکر سے معلوم ہوا کہ یہ رد اد کا بیچ و بچ ہو اور پورا نہیں کیونکہ قوم  
علمائے مجتہدین جنکے احکام کی شیخ نے نقل کی ہو اور محاذ عوی یہ ہو کہ بیعت بجمیع اقسام بعد وفات  
مخضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک ہو گئی الا بیعت قبول خلافت اور شیخ کا جواب کہ  
مخضرت کبھی قاتل ارکان اسلام کی بیعت کرتے تھے اور کبھی تسکب السنۃ کی اور کبھی عدم  
سوال بوالی آخر وہ جواب لغو ہو کیونکہ خلافت دعوے کے ہو اور پھر کہا ہو کہ بیعت اسلام کی خلفاء  
راشدین کے وقت میں متروک تھی یہ اونکے قول کی تسلیم ہو اور جو ترک کی یہ بیان کی کہ  
خلفاء راشدین کے وقت یہ لوگ جبراً مسلمان کیے جاتے تھے اسی واسطے متروک تھی  
اس جواب پر یہ اعتراض ہو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ الْآیہ یعنی ایمان اکراہ  
سے قبول ہی نہیں ہوتا اور پھر کہا ہو کہ غیر خلفاء راشدین کے وقت متروک تھی اسکا جواب

یہ دیا کہ اکثر خلفاء عالم اور فاسق تھے اس واسطے بیعت ادا کرنے کی گئی آپ پر اعتراض ہو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبدالعزیز نے کیوں نہ جاری کی اگر خلیفہ فاجر تھے تو اور علمای مجتہدین تیج تابعین تو موجود تھے انھوں نے کیوں نہ بیعت کی معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم میں بیعت حضرت خلیفہ پر منحصر ہے مراخواندی و خود بہام آمدی و پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت متک بحبل تقویٰ بھی خلفائے راشدین کے وقت میں متروک تھی اس واسطے کہ وہ صحابہ تھے ان کو آنحضرت کی برکت سے کسی کے ساتھ بیعت کی حاجت نہ تھی راقم کہتا ہے کہ اگر صحابہ کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ روم و شام وغیرہ ملکوں کے جو نئے مسلمان ہوتے تھے ان کو بھی حاجت نہ تھی اقامت سنت کی کہ جو حاجت نہیں ہوتی پھر اَلْاِسْلَامُ عَلَیْکَ بھی ترک کرنا چاہیے تھا برکت صحبت اقامت سنت کی دلیل ہے نہ ترک سنت کی پھر شیخ صاحب کہتے ہیں کہ زمانہ خلفائے راشدین میں کیوں متروک تھی اس واسطے کہ خوف تھا افتراق کلمہ خلافت کا اور اس بات کا خوف تھا کہ اس بیعت کو لوگ بیعت خلافت نہ سمجھ لیں اور فتنہ نہ اٹھے مآصل یہ کہ مارے خوف خلیفوں کے بیعت تو بہ متروک تھی مین کہتا ہوں کہ یہ دلیل تو اور جیتوں کے وقت میں بھی لگتی ہے یعنی خلفائے راشدین کے وقت اسی فتنے کے خوف سے بیعت تو بہ کی ترک ہوئی اسوجہ کو زمانہ غیر خلفائے لگانا اور ادنیٰ خاص کرنا بیوجہ ہو بلکہ اتنا کافی تھا کہ کل بیعتین میں اولہ اے آخرہ اسی خوف سے ترک ہو مین الامیعت قبول خلافت پھر کہتے ہیں کہ اس وقت کے صوفیوں نے فرقہ پھانے کو قائم مقام کے کر لیا راقم کہتا ہے کہ خلفائے عباسیہ کی حکومت میں یہ بھی قائم رہی اس وقت تک صوفیوں نے بیعت کی بلکہ فرقہ دکھا اب فرمائیے تغیر سنت کے کیا معنی ہیں کہ ایک سنت کو ترک کر کے دوسری جبکہ ایک سنت مستحدث قائم کر لیں کہ اصل سے اون لوگوں نے فرقہ کو قائم مقام بیعت کے کیا آیا یہ بھی کوئی مسئلہ شرعی ہے کہ جب خوف سے کوئی سنت ادا نہ ہو سکے تو سنت کو ترک کر کے اس کے قائم مقام کوئی ایسی شواہد کر لیں جسکی کوئی اصل دین میں اسواسکی نظیر شروع میں

کبھی نہ ملیگی پھر اگر یہ بات خوف سے تھی تو ممانعت اذہمون نے کیوں کی چاہیے تھا کہ وہاں ہجرت کرتے جہان سنت قائم ہوتی وہاں جا کر رہتے اگر ہجرت نہوسکتی تو ہجرت کی استطاعت پانے تک تفتیح کرتے چھپ چھپ کے ایسے طریق سے سنت کو ادا کرتے جس دہم بیت خلافت کا ہوتا جتنے دیکھا کہ سکھوں کے عہد حکومت میں اذان اور فوج سے ممانعت تھی مگر مسلمان لوگ ہانچوٹ اذان غلیہ دیتے تھے اور قربانی بھی کرتے رہے کیا یہ بھی دوا طبعی ہو کہ ایکے دانہ ملے تو دوسری دوا قائم مقام اوسکے کر دین اور کسی تاریخ صحیحہ یا غلط نہیں کہ خلفائے مشایخ کو بیت سے منع کیا ہو یہ صرف شخص صاحب کا عذر اور بہانہ ہے شخص صاحب تو خود اور اوکے والد ماجد (یعنی مولانا شاہ عبدالغلام صاحب) اس بلا میں مبتلا تھے یہ نہ کہتے کہ اوکے کیا کہتے پھر شخص صاحب کہتے ہیں کہ جب بیت کی رسم خلیفوں میں اوسکئی توصیفیوں نے فوضت کو غنیمت جانکر بیت مسنونہ جاری کی مین کتا مون نے شخص صاحب نے جاری کی کیوں فرمایا بلکہ لفظ اتحاد کتنا چاہیے تھا میان شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ حضرات صوفیہ اس کام کے جاری کرنے میں مصداق اس حدیث کے ہوئے

مَنْ أَحْبَبَ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدِي فَإِنَّ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَ الْجُزْءِ مِنْ عِلْقِ بَقْعَا

یعنی جس نے رواج دیا میری سنت کو بعد میرے کہ لوگوں نے اوسکو چھوڑ دیا پوپل اوسکو اودن سب کا ثواب ملیگا جنھوں نے اس پر عمل کیا مین کتا ہوں کہ یہ لوگ اس حدیث کے مصداق نہیں ہوئے بلکہ انھوں نے توبعت صریحہ یعنی فرقہ پوشی کو چھوڑ کر ایسا میری مریدی کا طریقہ نکالا کہ مستحبہ بالسنت ہوا اور سنت متروکہ و منسوخہ بالاجماع کو جاری کرنے والے کے مصداق ہوئے فَتَذَرُوهَا لِمَنْ يَكُونُ

اور اوکی اولاد تو اس میں مغذوین قول ابھیل میں کیا کچھ کہا ہے جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو مثل شہر حُبْلَاك السَّيِّئِ يَعْنِي وَيُصَدِّقُ - تمام ہوئی عبارت قصور ہی کی

### جوابات

قولہ یہ چارون مذہب بہت میں انھ حال آنکہ یہ چارون مذہب متفق شافعی اہل متنبی موافق عمل کتاب الطر و سنت رسول اللہ کے حق میں اور حقیقت دین اسلام کی



اعین چاروں میں دائر و سائر ہو اور قیامت تک ہی قائم رہیں گے اور کسی کے بدعت کہنے سے نہ بیٹھیں گے اور انہیں جو بعض مسائل فروع کا اختلاف ہو یہ کسی طرح منافی حقیقت کے نہیں بلکہ یہ اختلاف ایسا ہو جیسا صحابہ کرام میں بعض مسائل کا اختلاف ہو اگر تا تھا اور باوجود اختلاف کے ایک دوسرے سے بغض و عداوت نہیں رکھتے تھے اور مثل خواجہ اور روافض کے باہم سب شتم نہیں کرتے تھے صلی اللہ علیہ دین کی بہت جزو ایمان ہو اور عداوت اونسے گمراہی کا نشان ہو یہ چار دن مذہب ان کے ساتھ اس اعتبار سے منسوب ہیں کہ انھوں نے استنباط مسائل فروعیہ کے احکام حلال و حرام میں بڑی بڑی کوششیں اور محنتیں کی ہیں اور کتاب سنت کے کلیات سے ان جزئیات اور ردئیہ کے استخراج میں نہایت مستقیم و ٹھکانی ہیں اور ہر ایک نے خالصاً لوجہ اللہ کیسی کیسی تحقیق و تنقیح کی ہو اور کس وجہ کی تلاش کامل اور تفصیل سے دین محمدی کو رونق دی ہو اس واسطے تقلیدین حضرات کی مسائل فروع مجتہدین اور احکام اجتہاد میں ہم ضروری ہو گئی کہ بغیر اسکے حفظ دین کی کوئی صورت نہ تھی اور اصول مسائل منصوصہ تو دین محمدی میں ایک میں تعصب عین کیسکو بچا ہے شرط مستقیم یا میں فراط و تفریط کے ہو **اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ** اور پڑھا ہو کہ غیر عقلی اور لاندہی اس نے میں بالکل تلمی فی الدین اور موافق خواہش نفس ہمارے موجب تخفیف تکلفین ہو کہ جب کسی امام کی تقلید نہیں ہو تو پھر کیا پوچھنا کہ عمل بالمسائل مختلفہ کا نتیجہ ہو گیا جو حقیقت میں آیا اور نفس کو بھایا اسی پر عمل کیا کسی امر کی پابندی نہ رہی چلو فرغت ہوئی تخفیف شرعی اور ٹھکانی قید تقلید سے چھوٹ گئے آزادی ہاتھ لگی غرض کہ مقلد ہر کے حنفی یا شافعی یا حنبلی اور خاص کسی امام کی ائمہ اربعہ میں سے منابت کرنا عین اتباع محمدی و اختیار طریقہ نبوی ہو کہ اصل ان سب اربعہ کی ہی قرآن حدیث اور حکم خدا و رسول ہو اور حقیقت یہ ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین فقہائے کبار اور محدثین محققین کے سب فطانت شریعت و پاسا نامان سنت ہیں اور انھیں کے ذریعے سے ہر کوئی راہ دین اسلام کی معلوم ہوئی اور ہر چیز کی حاکمیت و حرمت معلوم ہوئی انھوں نے فقہ و حدیث کو خوب چھانا اور اجتہاد کی کسوٹی پر دین کے کھولے کھولے کو خوب بچانا انھیں کے غلط ہے

مسائل فقہیہ کی تفصیل سے بیان فرمیں گے بیانِ عصمت اور ضعف حدیث کا سمجھ میں آیا اور کتاب نے سنت کے خلاف نہ ہو کہ یا یا یہی لوں قرآن و حدیث کو خوب سمجھ گئے اور کلام شارح سے مسائل کے کمال میں کامل اور صادق مہرب ہو گئے وہی حدیث کے راوی اور ناقل ہیں انھیں کی کتاب نے آج تمام امت شاہد پکڑتی ہے اور انھیں کے اعتبار پر مدار کا یہ گروہ خفی یا شافعی ہو کے باعث معاذ اللہ گمراہ تھے تو اب ان کی روایت کا کیا اعتبار رہا امام بغوی و قاضی نووی و سیوطی و ابن حجر و قاری ابن عبد البر و ترمذی و ابن تیمیہ و جزیری و حافظ سیوطی وغیرہ جو بڑے بڑے محدث اور فقیہ تھے اور صد ہا مثل ان کے بلکہ روایتِ اہل بیت میں سے بھی جو کچھ کہے گئے ہیں ان کے بعد کی طرف منسوب ہوتے تھے اور اس امر کو جو ہر صالح دینی ضروری سمجھتے تھے اگر یہ سب ٹولے مستحکم اور بدعت کی طرف نسبت کرنے سے بدعتی اور گمراہ تھیں تو یہ سب کچھ روایتِ مالک و یوسف کون رہے یہ سب بھلا جب حضرت بکالے لکین ہوں یہ عبادتِ جان چھوڑ دو اسکی کریں پس ہر گمان دینِ مخصوصاً حضراتِ ائمہ مجتہدین کو اپنا پیشوا جانے اور حسن عقیدت سے ان کا اتباع کیسے اور ان کے طریقہ کو عین طریقِ سنت سمجھ لے اگر کسی جزئی مسئلے میں کسی ظاہر حدیث سے اس کے قول کی مخالفت پائی جائے تو وہ ان بلا تحقیق اور بغیر تفحص لو کے کتب مسائل کے بدلتے ہو کر پڑا کرتے دیکھو انھیں لوگوں کے حق میں سودِ ظنی اور بدگواہی سے بچنے کیواسطے حق تعالیٰ نے ہم لوگوں کو اس طرح دعا اگائے کہ تِلْمِمْ فَرَأٰی بِرَبِّنَا اَعْفُو لَنَا وَلَا حَوْلَ لَنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا يَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِیْمٌ یعنی ای پروگار ہمارے بخش ہو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے سابق تھے ایمان میں اب نہ رکھنا ہمارے دونوں میں سے جو پہلی کا لگاؤ اور رب ہمارے شیک تو ہر مذہب ان رحمہم اللہ اتمی بلکہ پھر ان حضراتِ مجتہدین کی شکر گزاری ہو جب اس حدیث شریف کے واجب ہو مَن لَّمْ یَشْكُرْ لِّلَّهِ مَا اَعْزَمَ شُكْرُ اللَّهِ یعنی جو لوگوں کا شکر گزرا نہیں وہ اللہ کا بھی شکر نہیں کرتا پس ہر ایک کے احسان کا کتنا بڑا حق شکر ہو کہ انھوں نے ہماری ہدایت کے واسطے قمع مسائل دینیہ میں کیسی کیسی کوششیں کیں کہ جنکی برکت تعلیمت پر اس قدر مرتبہ ولایت کو پایا اور لا کوں نے کوہِ زمان کو پڑھ کر ہی نہ جب کے فیضِ تعلیم سے منزلِ قربت تک پہنچایا

**قولہ** فقر اور اہل اللہ کی تاثیر صحبت عبادت میں کیفیت نورانی پیدا نہیں ہوتی انحراس میں تو قصوری صاحبکار کا یہ بھی جو بیشک اہل اللہ کی صحبت میں عبادت کی اور ہی لذت یا مانی ہو کہ کیفیت نورانی ہوتا ہو اس واسطے کہ صحابہ کرام آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضور و صحبت کے فیض و برکت سے ایسی توجہ دلی و اطمینان قلبی کے ساتھ نماز میں مشغول ہوتے اور عبادت کرتے کہ دشمنوں کے تیردن میں گھر جاتے اور فوج کفار سے زخم پر زخم کھاتے یا اینہم فرط علاوت جب تک نماز سے فارغ نہ ہوتے اپنی حالت کی طرف توجہ نہ کرتے یہ قصہ ابو داؤد میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے مگر قصوری صاحب نے تو اس طرح کا خوش و حضور و مثل الی اللہ کبھی خواب میں بھی نہ دیکھا ہو گا یہی منشا انکار فیض صحبت کا ہے افسوس میں ہوسکتا کہ ایسا انکار بھی بچا ہے کہ جسے انکار کرامات اولیا اللہ کا لازم آئے آہاں نے میں بھی ہزاروں نے قصور کرام کی ایسی حالتیں مجھ میں خود ملاحظہ کی ہیں جنکے دلوں کو حق تعالیٰ چاہتا ہے اپنے نور و برکت سے منور کرتا ہے اور اونکے دل جان کی روح پر تجلی خاص کا پر تو ڈالتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ مثال نور کی بیان فرماتا ہے **مَعَادِیْہُمْ یَا یٰضِیُّ وَ لَوْ کَوْنَتْ سُنَّةُ نَارٍ مِّنْ نُّورٍ عَلٰی نُّوْرِ یَدِی اللّٰہِ لَکَوْنَتْ مِّنْ یُّسْنٰہِ** یعنی قریب ہے کہ تل اور اس کا خود ہی روشن ہو جائے اگرچہ چھوٹے اور سکوگ نور ہو اور نور کے رہنا ہی کرنا جو اللہ اپنے نور سے جس کو چاہے اتنی اور بھی صحبت کے برکات و فوائد احادیث صحیحہ و بیہ شبہات میں آنحضرتؐ فرمایا **مَثَلُ الْحَبْلِیْلِ الصَّالِحِ کَمَثَلِ الْمَسْلُکِ اَمَّا اَنْ تَجْزِیْکَ وَ اَمَّا اَنْ تَتَّبَاعَ مِنْہُ وَ اَمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِجْلًا حَلِیْبَةً مِّنْ شِفَعِ عَلَیْہِ** یعنی صحبت ہمیشہ صحابہ کی مانند صحبت شک فروش کے جو چاہے اس کے پیٹھے گلاب نصیب نہ رہے گا یہ حدیث مروی ہے بخاری و مسلم میں تو یہ دوسری حدیث بھی صحیحین میں وارد ہے **وَهُمْ الْقَوْمُ لَا یَشْفِی حَلِیْسُهُمْ** یعنی ذکرین خدا ایسے لوگ ہیں کہ ہمیشہ ان کا فیض و برکت صحبت سے نہیں اور محروم نہیں رہتا اگر قصوری صاحب کو اس پر اطلاع ہوتی تو ہرگز اس تاثیر صحبت بزرگان دین کا انکار نہ کر بیٹھتے ظاہر ہے کہ اہل غفلت مردہ دل کی نماز کو اہل اللہ زندہ دل کی نماز کے ساتھ کچھ نسبت نہیں جیسا کہ غافلہ کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے **قَوْلٌ لِّلْخٰصِیِّیْنَ الَّذِیْنَ هُوَ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** یعنی خدا انہی سے غافل ہے اور تباہی جو ان نمازیوں کی جو اپنی نماز کی کیفیت سے غافل ہیں اور اہل اللہ کے حق میں

ارشاد کرتا ہوتا ہے کہ **الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ** یعنی بیشک کامیاب ہو کہ وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع کر نیوالے ہیں اتنی پس ان میں سے کوئی ایک نہ ہو کہ چاہے کہ حق تعالیٰ نے غافلگی نماز کو ویل اور غرابی اور غرابی کا سبب فرمایا اور خشوع کر نیوالی نماز کو فلاح اور کامیابی کا منشا ٹھہرایا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **إِنَّ الْعَبْدَ لَيَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ وَأَمَّا كِتَابُ لَهُ مِنْهَا إِلَّا أَنْ يَصِفُهَا إِلَّا تَلَهُ لَهَا حَتَّى قَالَ لَا عَشْرَ هِيَ عِنْدَ اللَّهِ** نماز پر ہلکے فارج ہو اور اسکے نامہ اعمال میں نماز کا ثواب کبھی آدھا لکھا جاتا ہو اور کبھی تہائی یہاں تک فرمایا کبھی چھوٹا حصہ صرف **أَصْحَابُ الْمَشْنَنِ** پس ظاہر ہے کہ یہ کی بیشی ثواب کی بطلت ملت زیادت خشوع و حضور نماز کے جو وہ نہ بحسب ظاہر تو سب نمازی برابر ہیں ان خصوص میں اگر قصوری صاحب

کو آگئی ہوتی تو بے سمجھے یہ **بِغَيْرِ مَعْنَى كَرِهِيْتُمْ قَوْلَهُ** اشغال پیری مریدی کی شرع میں کچھ اصل نہیں الخ حال آنکہ یہ دعویٰ محض غلط ہے اکثر اشغال نماز اور مصروفیہ کرام کے اذکار قرآن و ادعیہ نبویہ ہیں اور مراقبات ان کے جملہ خصوص ثابت ہیں جسے دلوں کو رانیت اور حیات ابدی حاصل ہوتی ہے اور رجوع الی اللہ و انابت منقطع و خشیت و تذلل پیدا ہوتا ہے مراقبہ معیت مراقبہ قربت مراقبہ صمدیت اکثر آیات قرآن سے ثابت ہو جیسے **وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ** یعنی وہ اللہ تمہارے ساتھ ہو جہاں کہیں تم ہو اور آیت **وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ** یعنی ہم انسان کی طرف اوسکی رگ جان سے زیادہ قریب ہیں اور آیت **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ** یعنی کہہ اگر محمد وہ اللہ ایک ہے نہ پورا پس مصوری صاحب کا اشغال نماز کا مصوفیہ کوئے اصل کہنا صرف منشا ہی جمالت اور بے علمی کا سبب ہے جو کہیں کوئی شک نہیں کہ کوئی امر بدعی اور محدث کسی قوم میں مروج ہو شرعاً کچھ قدر نہیں رکھتا اور عند اللہ ایک جو کبھی برابر نہیں بلکہ موجب مذلات اور خلافت شریعت ہے صوفیہ کا ایجاد ہو یا کسی اور کا احداث **أَنَّ الْبَيْتَ بَدْعٌ حَسَنٌ** جو مؤید دین اور باعث عمل خیر اور ذریعہ وصول الی اللہ ہو بشرطیکہ شریعت میں اوسکی ممانعت نہ آئی ہو اوسکا کرنے والا ثواب ہوگا اور اشغال و اذکار مصوفیہ کے جسے انقطاع و تذلل و خشیت و تذلل و قناعت و تذلل

و انابت واستقلال و تقوی و تجلیہ روح و تخلیہ دل و تزکیہ نفس وغیرہ من الکالات الانسانیۃ حاصل ہوتا ہے  
کتاب سنت ثابت ہیں اور اصل او کی شرح میں موجود ہے یعنی اس سبب امور معمولہ صوفیہ کا ہدایت و  
ارشاد ہے چہرہ ایسے امر بدیہی الثبوت کا انکار خرقہ القناد ہے **قولہ** اس بیعت کے انکار میں اکثر  
ایئمہ دین بھی کتاب الحروف کے ساتھ ہیں انہ واد اس جھوٹ کا کیا کہ ناقصوری صدا اکثر کو تو جاوین  
ایئمہ دین ہیں دو ایک کا ہی نام بتلا دین کہ کون اس انکار بدیہی میں اور کا شریک ہی مگر کوئی انکا  
شریک نہیں فقط اس عبارت قول الجمیل کو دیکھ کر فظن قوم کہ ہما مقدمہ سورۃ علی  
قبول الخ لافہ یہ دعویٰ کر بیٹھے اور قریب ہی عوام کیواسطہ اپنی طرف سے قوم کے بعض قوم  
ہلای مجتہدین لکھ دیے یہ کوئی دیانت یا اگر منکر و نہیں سنت کوئی عالم شہور یا مجتہد یہ تاویلا وغیرہ کوئی نہ  
کوئی مفسرین یا شارحین حدیث میں کسی آیت یا حدیث کی تحت میں اس اختلاف کا ذکر کرتے اور مخالف کا  
نام لکھتے اور بالفرض کسی نے لکھا بھی تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جو کوفن حدیث سے کچھ واقفیت نہیں اور  
قصوری صاحب کی طرح فہم علم سے قاصر ہیں اس قوم بے علم بچوں الاسلام نے تو سوای بیعت خلافت  
کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہے اور قصوری صاحب ان کے قول کی یوں تاویل کرتے ہیں  
(انکا دعویٰ یہ ہے کہ بیعت جمیع اقسام بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باجماع متروک  
ہو گئی الا بیعت قبل خلافت اور شیخ کا جواب انہو پر کیونکہ خلافت دعویٰ کے ہی حال انکا قصوری صاحب نے کوئی  
منکر و نکی تحریر دیکھی اور نہ انکا کوئی دعویٰ سنا ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تو کسی کی زبان سے ایسا  
باطل دعویٰ سنا کہ فظن قوم لکھ دیا اور خود ہی اس قول مردود کا رد کردیا قصوری صاحب نے انکا قول  
دیکھا نہ سنا یوں ہی اپنی طرف سے ایک مطلب تراش کر شاہ صاحب زبردستی لڑائی باز دئی اور انکو  
الزم ہلا لایزم دیا حال انکہ شاہ صاحب کی ظاہر عبارت سے یہی مستفاد ہوتا ہے کہ اس طائفے کو جملہ  
اقسام بیعت کے وجود سے انکار ہے اس واسطے اسکا رد کر دیا اور نہیں معلوم کہ قصوری صاحب کیا  
سمجھا شیخ کے جواب کو خلافت دعویٰ بتلاتے ہیں اور چھوٹا منہ بڑی بات او کی نسبت لفظ لغو کہتے  
ہیں کمان قصوری شیخ نہ لگاہ اور کمان حضرت شاہ ولی اللہ علیہ السلام من آیات اللہ مگر اس کہنے سے

کیا ہوتا ہے سبک بد اصل کو باقیمت گوہر شکنندہ طعن نجف اشکبار و فنی خوشید برآمد **قولہ** اسپر  
 اعتراض جو کہ کل خلیفہ فاسق نہ تھے عمر بن عبد العزیز نے کیوں نہ ہماری کلمہ اصل جواب اسکا یہ ہے کہ خلفائے قوت  
 میں جو بیت متروک تھی جاری تھی پھر ہماری کرنا پر معنی وارد کہ تحصیل حاصل و اعلام معلوم تھا صحابہ کرام نے  
 اول ابو بکر صدیق بعد ان کے عمر فاروق بعد ان کے عثمان ذی النورین بعد ان کے علی مرتضیٰ رضوان اللہ علیہم  
 کے ہاتھ پر بیعت کی معاذ اللہ تصوری صاحب کو خلفای راشدین کی خلافت اور بیعت بھی انکار ہے دیکھو  
 سب سے ترین اہل کربہ کو انھیں منکرین خلافت خلفای اربعہ کے حق میں وعید بتلاتے ہیں کہ **مَنْ**  
**كُفِرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ** یعنی جن لوگوں نے انکار کیا بعد اسکے سو وہ لوگ فاسق  
 ہیں اتنی اگر کوئی یہ ان کہے کہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنی حمد اس بات کا کہ ہم بغاوت نہ کریں اور گفتگو انکا  
 کی تو بیعت تو یہ ہیں جو ہم اوسکے جواب میں روایات کتب حدیث پیش کرتے ہیں اہل انصاف کو معلوم  
 ہو جائیگا کہ حق بجانب اسکے ہے چنانچہ معراج بخاری میں وارد ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت  
 خلیفہ سوم کے بشوریت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت وقت یہ کہ **لَا يَأْتِيَنَّكَ**  
**عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَأَخْلَافِهِ مِنْ بَعْدِهِ** یعنی میں تیری بیعت کرتا ہوں کہ **أَتَا**  
 خدا و سنت رسول اللہ و طریقہ شیعین پر اور بروایت امام احمد مروی ہے **يَأْتِيَنَّكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ**  
**وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَسِيَرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَا** یعنی میں تیری بیعت کرتا ہوں اور کتب اللہ و سنت  
 رسول اللہ و طریقہ ابو بکر و عمر کے اتنی پس حسن بیعت کا ان روایتوں میں ذکر ہے ظاہر ہے کہ وہ بیعت  
 تقویٰ ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمیں داخل ہیں اب اگر کوئی یہ کہے کہ جو بیعت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ تک کرتے رہے وہ اسلام اور جہاد کی بیعت تھی اور جو بیعت  
 تو یہ تھی وہ بعد ہجرت کے ترک ہو گئی پس بیعت جو مشایخ صوفیہ میں مروج ہے سنت مستفیضہ  
 نہ ہی سو یہ کہنا اوسکا جمل و نادانی پر محمول ہو گا اس واسطے کہ اگر مطلق بیعت بھی لیا جائے تو وجہ  
 تو یہ ہے خارج نہ ہوگی بیعت تو یہ ہیں توکل اقسام بیعت کے داخل ہیں بیعت تو یہ کیا ہے سب گناہوں سے  
 تو یہ کرنا اور اوم شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ کرنا ہے اور یہی بیعت اسلام بھی ہے کہ اومین شرک و کفر و دیگر گناہوں سے

تائب ہونا اور پچا آوری احکام شرعیہ کا عہد کرنا ہوتا ہے اس لیے طرح بیعت جہاد بھی ہو کر اور سین ثابت و مبرور  
استقلال کا اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ و نزاع باہمی اور میدان جنگ میں بھاگ جانے سے باز رہنا اور  
پہنچ بیعت تو یہ کہ ترک ثابت ہو جائیگا تو بیعت مطلقہ کا ترک بھی لازم آئیگا حالانکہ یہ مطلق بیعت نہیں  
قرآنی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جس سے تفرد کرنا ہی مقصود نہیں کہ بعض سنت ہو اور بعض بدعت جیسا کہ تصوری  
صحا کے دعوے سے ثابت ہوتا ہے اور باطل ہو گیا ہے بیعت اسلام بیعت تو یہ بیعت تقویٰ سب ایک ہی چیز ہیں تو بیعت  
جہاد کا ایک فرد ہو اور سو اس کے اور قسام کی عین میں ہی سنون ہیں اور ہر زمانے میں جاری رہیں چنانچہ صحیح بخاری  
میں ہے **بَابُ الْمُبِيعَةِ عَلَى اَقَامِ الصَّلَاةِ وَنَهَى بَابُ الْمُبِيعَةِ عَلَى اِيْسَاءِ الزَّكَاةِ وَصَفَحَةُ بَابُ كَيْفَ يَبْأِغُ**  
**الْاِسْلَامُ النَّاسُ** اس باب میں بہت سی حدیثیں ہیں اور قسم قسم کی بیعت کا اسمین کر کے مثال ہے جو اپنا اور دینی مسائل  
میں کسی کی ملا بہت سے ذکر نا اور مسلمان بھائیوں کے غیر خواہ رہنا اور مطابق کلام اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفائے  
راشدین کے عمل کرنا اس باب سے بھی معلوم ہوا کہ امام بخاری کے نزدیک ایسے امور میں امام کے ساتھ بیعت کرنی سنت ہے  
اور صفحہ جلد ثانی صفحہ شرح مطا میں ہے **بَابُ الْمُبِيعَةِ عَلَى اَنْ يَكُنْ كَالْاِسْلَامِ وَتَرْكُ الْكِبَارِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ**  
**الْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ** اور اس باب میں بھی تو کوئی بیعت کا بھی کر کے بیعت نہ خلافت کے واسطے خاص نہیں ہو بلکہ عام ہے  
جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے بیعت تو یہ واستغفار کی جو حضرات صوفیہ میں معمول ہے اصل اس کی ہاوسی سنت نبوی  
سے ثابت ہوتی ہے اس لیے واسطے سوسے شرح سرطا کے باب مذکور میں مسطور ہے **وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ الْمُبِيعَةَ**  
**هِيَ مَقْصُودَةٌ عَلَى قَبُولِ الْاِيْمَانِ لَا فَاَقَةَ وَالَّذِي يَتَّعَاهِدُ كَمَا مَشَايِخُ الصُّوفِيَّةِ لَهُ وَفَعْلُهُ** یعنی ہمیں  
دلیل ہے اس بات پر کہ بیعت من خلافت پر تو قوت نہیں ہے اور جو صوفیہ میں بیعت کا رواج ہے اس کے لیے ثبوت  
میں اصل ماخذ ضرور ہے اور اس آیت شریفہ میں بھی یہاں عہد سے تعمیم بیعت کی سمجھی جاتی ہے اور  
ایضاً محدود بیان کے واسطے جو وعدہ ترک معاصی بجا آوری احکام شرعیہ کا جو حق تعالیٰ کی طاعت و عطا  
اجر عظیم ہے وہ مائیت ہے **وَمَنْ اَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اَللّٰهُ فَمِنْ وُثْقِهِ اَجْرًا عَظِيمًا** یعنی جس نے  
پورا کیا کام جس پر اوصی اللہ تعالیٰ سے محدود بیان کیا تھا پس منع فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ بڑا ثواب  
اور عطا کرے کہ بجا کرنا بیعت کی نیابت پر جو اپنے پر سے معاہدہ کرنا گویا خدا و رسول سے معاہدہ کرنا ہے

اور علمای شریعت و دواویان طریقت نائب سوال مند اور وارث انبیاء ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح تھا  
 کی طرقت نائب ہو کر بیعت لیتے تھے چنانچہ یہاں کہ یہاں پانچ سو مرتبہ عبادت الہیہ کیا کرتے تھے  
 اذکر اللہ ذلک بالحق و قولہ لیس فی تحقیق جو لوگ تجھے بیعت کرتے ہیں بیشک بیعت کرتے ہیں امدت اعتماد کا  
 اوتھے اتھ پر ہزار اگر صاحب قول اخیل کا طرز اختیار کیا جاوے تو جواب یہ ہو کہ بعد خلفا علیہ السلام کے اکثر خلفا فاسق گذرے  
 ہیں اور جو پرہیزگار مشہور تھے اویں بھی ستون نہیں تصور ہوتا تھا چنانچہ بعض خلفا وقت کو مع وجود کے بعض کفر کرتے  
 تھے اور بعض لوگوں کو اول وقت پہنچتے جبکہ صلوات ستون زمین ایسی سستی ہوئی تو کیا تمہارے اس سنت بیعت میں کیا  
 سستی آگئی ہو اگر بالفرض کسی غیر خلفا علیہ السلام کے کسی سنت میں سستی کی ہو تو کیا وہ سنت ہمارے واسطے  
 سنت نہیں کی اور کیا حضرت رسالت کا قول فعل عمر بن عبد العزیز کی تصحیح کا محتاج ہو گا استغفر ربک و اطع  
 یتیک قولہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کے زعم میں بیت شریف علیہ پانچ سو مرتبہ عبادت الہیہ خود بلام آدمی الخ  
 کہ شیخ نے تو اس عرض کو بخوبی رفع کر دیا ہو اگر تصدیق صحت کو سبب معاذ اللہ کہ محمد بن راشد شاہ صاحب نے  
 فرمایا ہو کہ بیعت سے فتنے کا خوف تھا شاید لوگ بیعت خلافت کا گمان کرتے تو غلط وقت دشمن ہو جاتا  
 پس امتیاطاً علیہ اسکو ترک کر دیا آپ عرض صحت کو چاہیے کہ آئندہ اس جواب کی یاد رکھیں اور کھای مصرعہ خواہی  
 و خود بلام آدمی کے بیعت پڑھا کرین شد غلامی کہ آجے آرد۔ آپ جو آمد غلام پر برد۔ قولہ اگر صفا  
 کو حاجت نہ تھی تو اور لوگ جو روم و شام وغیرہ ملکوں سے اگر سلطان پہنچتے تھے کیا انکو بھی حاجت نہ تھی الخ  
 پہلے تو صحابہ کرام کا ترک ناسخ حدیث بتلایا تھا اب شام و روم کے نو مسلموں کا ترک کدھی ناسخ شہر یا نو مسلموں کے  
 ترک کر لینے نہ تھا کہ ہو کہ قولہ السلام علیک ترک کرنا چاہیے تھا آخر وہ کیا خوب جواب ہے تو صحیح لازم آتا ہو کہ  
 شلا جس سے اس کا ہر توحید میں غفلت ہو ہو کہ تو وہ اوقات ہو جگہ کی سنتیں بھی چھوڑ دے انفسہ کی مثل مشہور بھی  
 یاد نہ رہی مالا لید نہ کہ لکھ لکھ لکھ لکھ اسکے ترجمے میں یہ ہندی مثال کافی ہے سارا لہا تاو کھیے تو اھا دیکھیے  
 بات اگر کسی قاعدہ تصوری صاحب کا جاری ہو جائے تو رفتہ رفتہ تحریف شریعہ میں تخفیف کو کہ  
 سب مسلمان غیر سلف ہو جائیں قولہ برکت صحبت نامست نہت کی دلیل جو ترک سنت کی اگر تصوری  
 کو سمجھنا چاہیے کہ بیعت اون ستون نہیں ہیں جو روم و شام کو چاہو بلکہ اگر عمر عمر بن ابیک ہی نہ کرے تو بھی



کفایت کرتی ہے صحابہ کبار کو برکت صحبت نبوی نصیب ہوئی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ساتھ پریمیت کر کے فیضیاب ہو چکے تھے پھر ان کو دوسرے سے صحبت کرنے کی کیا حاجت رہی **سہ** سنہ  
سورج کے شعل کا جلانا جو بحث **قوله** بلکہ اتنا ہی کافی تھا کہ کل بیعتین میں اولہ الی آخرہ اسی  
خوف (یعنی خوف تفرقہ و فتنہ و فساد) سے ترک ہوئیں الا بیعت قبول خلافت آنحضرت جزاک اللہ قصہ سوری صحت  
سے حق بات بھی یہ کہ امت صاحب قبل انجیل کی جو کیونکر نہ ہو کہ وہ اسم باسمی و لیت اللہ بین یشک خوف  
فتنہ سے علماء اسی بیعت کو ترک کر دیا تھا اور یہی شاہ صاحب نے فرمایا اوجب ساری بحث متعرض صاحب  
کی انوشحیری آئندہ ہرگز بیعت کو بدعت نہ کہیں **سہ** عدو شوہ سبب خیر گزند اخواب **قوله** صوفیون  
سے بیعت کی بجائے فرقہ رکھا ان کے بقول بعض محدثین متحققین کے ثابت ہے کہ خرقہ خیر القرون میں جاری ہوا اور جس  
کا خیر القرون میں رواج ہو علماء متحققین کے نزدیک نہ داخل بدعت نہیں ہوا علامہ جلال الدین سیوطی نے  
اتحاد الفرقہ بوصول الخرقہ میں اور علامہ قازی نے موضوعات کبیر میں رواج خرقہ کو خیر القرون سے  
ثابت کیا ہے اور خیر القرون سے تابعین تک کا وہ زمانہ ہے کہ جس کے خیر ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت  
دی ہے قصہ سوری صاحب کو اس تحقیق سے خبر نہیں ورنہ ایسی جرأت نہ کر بیٹھتے پس خیر القرون کے لوگوں کو  
اہل بدعت ٹھیکرانا اور ان کے رواج کو بدعت قرار دینا خوارج کا کام ہے اور اگر خیر القرون سے قطع نظر کریں  
اور روایات مذکورہ کو صحیح نہ سمجھیں جیسا کہ بعض محدثین کا قول ہے تاہم طائفہ صوفیہ رحمہم اللہ حدیث  
امام خالد و حاذی سے استنباط کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام خالد کو کوئی عنایت فرمائی اور  
معاذ کو حبس کی طرف روانہ کیا تو عامر بن نضال **قوله** چاہیے تھا کہ وہ اسے ہجرت کرنے کے لئے اور سوقت تمام  
واللہ اسلام تو ظیفہ وقت کا ظہر تھا اور جو غافلہ ملک تھے وہ دارالہرب تھے پس ایک سنت کی واسطے دارالاسلام  
کو چھوڑ کر دارالکفر میں جانا اور ہزاروں قیامت اور سیکڑوں مصیبت کے ارتکاب کو کوئی مسلمان پسند  
کونگا کیا عجب کہ اس وقت خدا انہما سے قصہ سوری صاحب ہوتے تو فتوا اسکا یہ تہ **قوله** اگر ہجرت نہ سوتی  
تو ہجرت کی استطاعت نہ ہوتی تھی اور چھوٹے چھوٹے کے لئے طریقی سنت ادا کرتے جس سے وہ ہجرت نہ  
کا ہوتا تھا مگر اگر کوئی کہے کہ وہ لوگ ضرور چھوٹے ہی تھے تو قصہ سوری صاحب ہرگز اسکو حجتلا نہیں سکتے

چرک کی بات کو سوا عالم الفی کے کون جانتا ہے؟ ان کسیکو غیب کا علم ہے تو البتہ وہ ثابت یا انکار کا دعویٰ کر سکتا ہے ایسا تو سوا ہی حق تعالیٰ کے کوئی نہیں معلوم ہوتا پس اسکا علم خدا ہی کو ہے چوں کہ اسے ثابت یا جابجا حق تھا حتیٰ الوسع لوگ چھپاتے تھے جب وہ سوئٹ کے حاکم کو خبر ہوئی تو ان نے ہر سال کے بعد ایک سو سطح حال اور انکا معلوم ہو جاوے کہ وہ بعیت کرتے تھے یا نہیں اگر عمر فرس کرین کہ ان لوگوں نے خوفِ حکام وقت سے بیعت کو چھوڑ دیا تھا تو بھی اونپر شرفا کچھ الزام اور مواخذہ نہ ہوگا اسواسطے کہ یہ ترک سنت کا عذر سے ہوا بلکہ تارک سنت غیر متوکلہ کا بلا عذر بھی قابل الزام و ملامت کے نہیں ہو سکتا اور یہ جو فقہ کا ارشاد ہوا ہے پہلے انکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ بعیت واجب تھی اور وہ لوگ درپردہ بھی نہ کرتے تھے **وَالَّذِينَ فَلَسَ قَوْلَهُ**

کیا یہ بھی دوائی طبی ہو کر ایک دوائے تو دوسری قائم مقام اسکے کر دینا وہ قصوری صاحب اتنا بھی نہیں جانتے کہ ضمیمہ مطلق نے دین محمدی میں بنسبت اور دینوں کے اسقدر سہولت رکھی ہے اور آسانی کی ہے کہ ہر چیز کے بدلے دوسری چیز یا دوائی ہو مثلاً اگر بانی نہ ملے یا پانی موجود ہو مگر اوس کا استعمال نہ کر سکے تو عیم جائز ہے اور قرآن مجید یاد نہ ہو تو صرف سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا کافی میں کافی ہے اور جو قیام نہ کر سکے تو بیٹھ کر اور جو بیٹھ نہ سکے تو لیٹ کر نماز پڑھے اور ضعیف العمر روزہ نہ رکھ سکے تو فدیہ ادا کرے اور نماز کے وقت مسجد یا پس نہ ہو تو تمام زمین مسجد بنوے بھی شریعت میں ایسی بہت صورتیں بدل کی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طبیب عالوہ میں بنسبت طبیب فانی کے زیادہ آسانی رکھی گئی ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَا جَعَلَ عَلَيْكَ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ** دین آسان ہے نہ بوجہ پشیمانی جسمانی میں اصلاح بدنی کی واسطے اہل بانی بدل جو نیکی میں تو علاج روحانی کے لیے حکم حقیقی ہے اور اگرچہ بدل کیوں نہ مقرر فرمایا گیا ان دو کے تبدیل و تغیر میں بیکر کو کچھ اختیار نہیں بلکہ کام کا **قَوْلُهُ** اگرچہ

سے بھی ثابت نہیں کہ خلفائے کسی مشایخ کو بعیت کرنے سے منع کیا ہے اور جبکہ رسم بعیت حلیفوں میں جاری تھی ان کے خوف سے دوسرے کے ہاتھ پر بعیت نہیں ہوتی تھی اور جب ضعیفوں نے رسم بعیت کو ترک کر دیا اور بعیت انکی رسم نہ رہی تو لوگوں کو اس کام سے کیوں منع کرتے پھر بھی جس کے ہاتھ پر بعیت نہ ہو رعایت کثیر کی ہوتی تھی تو حکام ان سے خوف فتنہ دشمنی رکھتے تھے قصوری صاحب تو بالکل تاریخ سے واقف نہیں انہی ہندوستان

یہ واقعہ گذرا ہوا تاریخ سے بھی پرام نہ ہوا ہے کہ حضرت شیخ نظام الدین صوفی سلطان الاولیاء کے ہاتھ پر جب سلاکھوں مسلمانوں نے بیعت کی اور ان کے معتقدین کی جماعت کثیر ہوئی تو پادشاہ وقت کے دل میں خندہ شدہ لڑائی کیست تک شیخ کا دشمن بنا **قولہ** شیخ صاحب تو خود اور ان کے والد ماجد اس بلا میں مبتلا تھے اگر میان قصوری صاحب کا قصور اور ان کی عقل کا فتور کس وجہ سے برعابہ ہوایا دیکھنا چاہیے کہ ایسے بڑے شیخ کا حال اور حدیث و قرآن کے حامل کو گرفتار بلا کدیا اور بیعت مسنونہ کو پشت گمان فاسد اور طبع خاص میں بدعت مذمومہ قرار دیا اور اپنے رسالہ تحقیق الکلام میں لکھا نار لکھا کہ بسم اللہ کہنے والی کو کفر کا فتوا دینا چہنچا لکھا ہے اگر کوئی کسی لگے لکھا نار لکھا بطور اجازت کے کہ بسم اللہ جیسا کہ عام رواج ہے کہ کہتے ہیں بسم اللہ کیجیے کیجیے والا کافر ہو جائیگا پس کئی میان قصور صاحب سے پوچھے کہ بسم اللہ کہنے سے اور سنت پر عمل کرنے سے تو آدمی کا فوراً بدعتی ہو جاتا ہے اس پر اس نے کہ جس میں باقی ہی رہتا کہ لا تُرْعَ قُلُوبُنَا بَعْدَ مَا زَكَّيْنَا قُلُوبَهُمْ لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا نَسْمَعُ جَارِي كُیون فرمایا بلکہ لفظ استحدث کہنا چاہیے تھا اگر حال آنگاہ عبارت شیخ کی یہ ہے (بیعت مسنونہ جاری کی اگر لفظ استحدث کہتے تو یوں عبارت ہو جاتی (بیعت مسنونہ استحدث کی) بھلا امر مسنون بھی کبھی بدعت ہوتا ہے مزین بے تامل جھنڈا دم اور بیعت مسنونہ کوئی چیز ایسے اجزائے مرکب بھی نہیں جس میں تاویل کر کے قصور صاحب کی اصلاح بجا رکھی جاوے کہ کچھ سنت ہے اور کچھ بدعت استحدث نہیں ایک ہی چیز کو سنت و بدعت کہنا غلط کام نہیں **قولہ** سنت ترک اور منسوخ یا جماع کو جاری کرنا لیکے صدق ہے ان شاء اللہ قصور صاحب کے بھی نئے نئے اجتماعات ہیں اور عجیب عجیب رنگ رنگی خیالی بیج بوئے ہیں چیلے تو فطن قوم کے معنی (قوم علمای مجتہدین نکلن کیا) لکھے پھر اسپر حاشیہ چڑھایا (اکثر ایسا اس انکار بیعت میں سیر ساتھ ہیں) اور پھر میان ہونچکر جو طبیعت جولانی پر آئی تو لکھ دیا (بیعت سنت منسوخ یا جماع) ایسے بدلیل دعویٰ آدمی درو غلو کہلاتا ہے اگر دعویٰ صحیح ہے تو کسی عالم مستبر کا قول نقل کرتے اجماع یا اکثر اموی کا اتفاق ثابت کرنا تو امر محال ہے ایسے اعتراضات لایسنی سے قصوری صاحب کا مبلغ علم معلوم ہو گیا کہ تعصب لحدنافی میں کمال پائے بزرگان دین کو یہ کہنے میں بے باک نہایت بڑھلک لکھا ہے کہ شاہ صاحب نے قول الجلیل کو کفر و شرک سے مجھو دیا ہے ہر متفقہ بالکل یا تمام مجاہد گمان ناروا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ و شمس جس نے سب سے پہلے اتباع سنت

توحید کا صحیح ہندستان میں ہوا اور ایک ایسا شخص جامع علم ظاہر و باطن کا سرزمین ہند میں پیدا نہیں ہوا جو کہ  
 کسی مثل اس کے رد کرنے پر عت و احیای سنت میں کوشش نہیں کی شاہجہاں کا علم و فضل و تجربہ دانی و کمال  
 اتباع سنت و ملوک کی تعظیم دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے خاص کر حجۃ اللہ البالغہ و عقد احدیہ و انصاف و قہمات کے  
 مطالعہ سے یقین ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنا نظیر نہیں رکھتا تاخرین تو کیا متقدمین میں بھی کوئی ایسا کم گذر یا ہوگا اگر نہ ہوگا  
 سب علم اویسی خاندان کے خوشہ چین ہیں انھیں فیضیایع ناما اور اخصیہ پر اعتراض بجا کرنا کفرانِ نعمت کی  
 علامت ہے ہم سب ملنا نہ کو چاہئے کہ ایسے پیشوا ہی جس کے الفت و محبت رکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا  
 کرتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ فِیْ حُبِّکَ وَ عُبَّتْ مِنْ فُحْشِکَ یعنی اے پروردگار تو ہمیں اپنی اولیٰ پنے دوستوں کی  
 محبت نصیب کیے **قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کوئی سوای اللہ کے کسیکے دلیل قویہ القانین کیسکتا ہے حالانکہ یہ  
 اس آیت کا یہ جو کہ جسکو اللہ گوارہ کرے اسکا کوئی مادی نہیں بیشک یہ بات حق ہے کہ جسکی قسمت میں مگر یہ بھی  
 گئی وہ کبھی ہدایت نہ پایگا مگر اس آیت کا یہ طلب نہیں کہ انبیاء و اصفیاء و اولیاء سے خلافت کو کچھ ہدایت حاصل نہیں  
 ہوتی یہ چھوڑ دو گارو تاہم و اِنَّکَ لَکَیْ اِلٰی حِجْرٍ اَوْ مُسْتَقِیْمٍ یعنی اسی ہی تو ہدایت کرتا ہے جس بھی اہل  
 طرف آورے یا کہ کتاب اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ لِنُخْرِجَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلِی النُّوْرِ یعنی یہ کتاب ہے تجھ پر نازل کی ہے  
 تاکہ تو نکالے لوگوں کو اندھیرے کی طرف روشنی کے اور فرمایا وَاَوْحٰی اِلَیْہِمْ فِیْہِمْ قَوْلَہٗ بِمَنْ یَّکُوْنُ سِرُّہٗ  
 فرمایا وَمَنْ خَلَقْنَا اُمَّتَہٗ یُھْدُوْنَ بِالْحَقِّ یعنی ہماری مخلوقات میں سے ایسے لوگ ہیں جو بھی اہل بتلا ہیں  
 پس ان آیتوں سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین ہیں یہی راہ دکھلائی گئی ہے ان اور موافق ہے بتلا  
 قرآن کے ظلمات کی طرف نور کے کھینچ کر لاتے ہیں اور ہر امت کی طرف رہنمائی کیو اسطے رسول آتے رہے ہیں اور  
 ہر وقت بندگان خدا سے ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو مگر ابھو نکوراء حق بتلاورین ہدایت ضلالت و تقدیر  
 الہی کے تابع ہیں جو چاہے تو ہدایت کرے نہ چاہے تو نکرے ہمیں کسیکو انکا زمین فاعل حقیقی وہی جو مگر انبیاء  
 و کتب آسمانی و اولیاء و صلحا و علما کو پروردگار نے اسباب ہدایت مقرر فرمایا ہے اگر انکو ہدایت خلق میں  
 کچھ دخل نہ ہوتا تو پروردگار رسول نہ بھیجتا اور کتابیں نازل نہ فرماتا اور امر بالمعروف کی تائید نہ کرتا آیت  
 کوئی فوائد تاثیر صحبت صلحا و علما کا انکار کرے وہ منافق و منافق تمام اسباب ہدایت کو لغو و بیکار ٹھہراتا ہے

**قولہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی زندہ کامل کو حکم نہیں کہ کسی کو اپنا عبد یا مرید یا پیچلہ کہے آخر شان نزول اس آیت کا مفسرین یوں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اور آپ نے تمام خلقت کو طرف توحید اور اقرار رسالت کے بلایا تو یہودیوں نے لوگوں میں یہ بات مشہور کی کہ خدا کو ہم بھی مانتے ہیں مگر شخص مدعی نبوت چاہتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ یعنی مجھ کو اپنا محبوب و محبوب فرض اس تحسب سے آنحضرت کو بدنام کرنا چاہتا تھا کہ کوئی شخص آپ کی بات نہ مانے اور آپ کا دین اختیار نہ کرے اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرما کر اور بکاذب کھول دیا اور ارشاد کیا کہ نبی شرک نہیں بتلا یا کرتے بلکہ ہمارا رسول یہ حکم کرتا ہے کہ تم خدا پرست ہو۔ افسوس کہ یہاں تصویر جیسا بھی احبار کی پیروی کرتے ہیں اور اہل اللہ پر تعلیم شرک و بدعت کی تمہین لگا کر خلقت کو اور اسے نفرت لانا ہیز عباد کے معنی اس جگہ عبادت کہنوالے ہیں اس لفظ سے پرور میر کہنے کی ممانعت استنباط کرنا سراسر تحریف ہے جو پرور مدین تو شاگرد اور استاد کی نسبت ہوتی ہے جس سے کوئی فن یا علم یا احکام دین اسلام سکھے اور سکھاتا اور شیخ کہتے ہیں اور جو مرد کامل طریقہ حضور دائمی کا جسکو اصطلاح شرع میں احسان کہتے ہیں بتلا کہ تو اسکو مرشد اور پیر کہہ کر پکارتے ہیں احسان کا درجہ سب علویں پر ہر لوگ اس منزلت عالی پر پہنچتے ہیں وہی پرور مرشد سمجھے جاتے ہیں اگر کوئی کہے کہ یہ سب صوفیوں کے ڈھکوسلے ہیں اسلام کے سوا اور کچھ نہیں ہے تو ہم فصل اول کتاب الایمان مشکوٰۃ شریف میں بتا دیتے ہیں کہ درجہ احسان کو اس میں مصادف ذکر کیا ہے جس تصویر صاحب کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ تعلیم مرشد احسان کو شرک و بدعت کہتے ہیں باون کا ملین حق ہیں جو ائمہ اربعہ کے معلم ہیں آیت کو تو اعباد الیٰ مروج و نزل اللہ پر مٹتے ہیں اس آیت کو نہ چل جانے سے معلوم ہوا کہ توحیف جو عبادت یہود و نصارا کی جواب میں بھی موجود ہے اور جو بعض لوگ اسے مانیکہ کہتے ہیں کہ بیعت صاحب کے ہاتھ پر بیشک سنت ہے مگر پیری مریدی بدعت جواب اس کا یہ ہے کہ جب بیعت صاحب کو نہ کہ ہاتھ پر سنت جاتے ہیں تو پیری مریدی کیونکر بدعت ہوئی اس واسطے کہ وہ عبارت ہی بیعت کرنے اور طریقہ احسان بتلانے سے تیز تر ہوں باتیں کتاب سنت سے ثابت ہیں بلکہ اس وقت میں پیری مریدی فقط بیعت لینے اور بیعت نہ ہونے کے ہاتھ پر بیعت کیجاوے اسکو پیر اور بیعت کرنے والی کو مرید کہتے ہیں یہ تعجب ہے کہ بیعت کو سنت





طاجوہیہ میں تو تین بنائے ہیں کہ ہا اسطبل یہ کہ نام اوکھا یعنی بیعت لینے والے کو یہ کہ اسطبل  
 اور بیعت کر نیوالے کو مرکہ کنابر عت وصال لکھ کر دل بھی اوکھا غلط ہے کہ لکھنا سوا وادیہ میں اور امور عادی  
 میں بلا اتفاق بیعت میں ہوتی ورنہ غلام علی واحد اللہ و عطا اللہ وغیرہ نام لکھنا اور اسٹاروشا اگر وہ نہ لکھنا  
 بھی عت ہوگا لکھ کر نام سلف منقول میں آتے ہو یہ اسٹبل سے لکھنا اور اسٹھانے سے میر و زبان میں  
 تو یہاں سے ہم الزام اوکھ کر دیتے تھے فصوالتا اعلیٰ کہ قولہ قرآن ہی کی تعلیم کریں اور اسکی بیعت میں اور اسٹبل  
 بزرگ کی طرح نہ محدث کہ انحریات تو نہایت لکھا ہے کہ اگر اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 یہ طریقہ بیعت سونما کہ میں سلیم احسان ہوتی اور اور علیہ ماضی تو یہ کہ لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 دیا جاتا اور طریقہ قرآن و حدیث و تعامل حدیث میں نہایت ہرگز طریق میں نہیں داخل میں ہو سکتا  
 تو میر عت و قدس کہ سب وافق قرآن کے ہے کہ بیعت تعلیم و ہدایت کرنا میں یہ تعلیم قرآن میں ہے اور اسٹبل  
 شخصہ کہ میں جہان میں کہ نوایک ہو قولہ شاید میں صاحب اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 ہو یہ ان تصویر لکھنا بیعت کلام نہ کہ میں نے کیا حدیث کہ شیخ نے اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 بھی ہو جسکے سبب شرک اور بیعت کا رواج دیا جائز ہو جائے اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 میں سے صاحب ہو کہ تصویر لکھنا کہ نہ کہ میں نے کیا حدیث کہ شیخ نے اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 الا باللہ جب ہی آپ کا رسالہ بہستان اور محوٹ کا بیوت ہر قولہ اس میں نہایت ہو کہ رات میں  
 بات میں سفر و زمین بلکہ اور مجتہدین بھی میر ساتھ میں انھیں تصویر صاحب کا تو یہ کہ یہ کلام میں اور اسٹبل سے لکھنا  
 ہونے کا لازم ہے اجتماع است اور اتفاق اکثر ائمہ کا ثبوت اس بات میں تو قیامت تک اوستے نہیں ہوگا  
 کہ اسٹبل میں تو صرف ایک مجتہد یا کسی عالم معتبر کا ہی اپنے ساتھ ہونا بتکادین اور اوکھ کر قول کہ میں نے کیا حدیث کہ شیخ نے اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 و حوائج کو دلیل قبول غرض میں نہایت صاحب صرف اتنا لکھا ہے کہ ایک نوے بیعت میں خلافت پر شخصہ لکھا ہے  
 کہ ساتھ ہی ہو کہ میں نے کیا حدیث کہ شیخ نے اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 کو یہ کہ میں نے کیا حدیث کہ شیخ نے اسکی بیعت لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا  
 جو بار نقل کر میں انمول لکھنا ہے کہ کتاب کو میر میں لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا اور اسٹبل سے لکھنا



خلافت پر منحصر نہ تھا تو بالضرور غیر میں ہو محمد بن کسی کتاب میں اسکا قول نقل کرتے اور نام بھی لکھتے  
تھیں کہ انھیں یہ خبر دین کسی میں پسند آیا نہیں جاتا چنانچہ اس بنی فاسد علی امامیہ تصویر صا صاحب کا  
رقوی کہ انھیں بڑا مشکل اور اختلاف ہوا اور جامع امت بیعت منسوخ ہوا لکھ دین میں سے کچھ مانتے ہیں اور  
راحم صاحب میں غیر زمین (کے مقدر راسی اور حق سے دور) اگر لوگ اس جمیع تصویر صا صاحب کے تعصب سے  
راہ انسانی کو نہ سمجھیں تو جو کچھ تصویر **قولہ** بہت علماء متصوفہ کے طریق کا انکار کیا اور ان کا انبت زمین  
پر بعض جہالت طریقہ بالکل خلاف شریعت اور بدعت فلاحات میں ہو علمای متقین شیخ کا مدینہ کو لگا  
کر دیا ہو اگر کسی تصویر صا صاحب کی طرح بیعت تو بہ بیعت اسلام و بیعت اتباع سنت کا رشتہ نہیں کر سکتا  
حق صریح کا صاحب بنی کو مبارک ہے کہ باوجودیکہ ابن جوزی کو صوفیہ سے نہایت تعصب تھا اور ابن جوزی نے اکثر فرق  
متصوفہ کا رد کیا ہے لیکن باوجودیکہ بیعت کہیں لوگ نے زبان قلم سے صرف انکار نہیں کیا اب تو تصویر صا صاحب کس  
کتنی اور شایع ہیں جو اس پر قلم اور مٹاویں اور امر حق کو مٹاویں **سہ** اہل شیعہ اپنے دین کو یہ کہتے ہیں **والحق**  
**یقولوا لا یحل قولہ** راقم کتاب جو کہ نووی کے بیان میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیعت قوم واسطہ تھا کہ اول مرتب  
تھی یعنی قبل از ہجرت اور بعد از ہجرت ترک ہوئی تھی نووی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ درست فرمایا اگر تصویر  
اسکا مستند امام اسے محض غلط اور بہتان ہے اس واسطے کہ وہ صوفیہ کے نہیں فرمایا کہ بعد از ہجرت بیعت ترک  
ہو گئی تھی تصویر صا صاحب کا اوراق پر چنانچہ واسطے تسکین ناظرین کے ہم یہاں اول روایت کو نقل  
کرتے ہیں **باعتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلی ان لا نعیرہ باللہ شیئا وکانی**  
**ولا لفسق ولا نقول النفس التي همم الله ان لا یالحق یعنی** نبیادہ بن صامت فرماتے ہیں  
کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی کہ کبھی ہم شرک اور ناوہ چوری  
اور خون ناحق نہ کریں گے امام نووی بعد نقل اس روایت کے فرماتے ہیں کہ یہ مواصل قبل از ہجرت  
ہوا تھا کہ یہ نہیں کہہ کہ ہجرت کے بعد کبھی آنحضرت نے بیعت تو یہ نہیں لی اور وہ ایسی بات  
نہیں کہ جسے اس واسطے کہ ہم میں کی کہ روایت کے خلاف اسکا ثبات ہوتا ہے کہ تصویر صا صاحب کی کبھی  
کے قرآن جلالت کا نہ ہو انہی کی فہمی سے ایک بے اصل بات امام نووی کے ذمہ لگادی جائی



[illegible]















